خطب النادرہ امیر المومنین علیہ السلام

ترتیب وتدوین

عبد الرسول زین الدین

ترجمہ

رشید احمد ملتانی (عربی فاضل)

ناشر

ولایت مشن پبلیکیشنز (رجسٹرڈ)

www.wilayatmission.org
Email: info@wilayatmission.org

Title: Khutab Al Nidira Ameer Al Momineen (ASWS)

Original Author Name: Abdul Rasool Zain Ud Deen

Translator Name: Rasheed Ahmed Multani

Publisher: Wilayat Mission Publications

CEO : Syed Ali Ahmad Naqvi

Ph: 03214066598

Director:Malik Meesam Ali Khokhar

Ph: 03214167156

Email: info@wilayatmission.org

First Edition 2018

Wilayat Mission Publications®

Lahore, Pakistan

http://www.wilayatmission.org

Email: info@wilayatmission.org

Official Distributors of Wilayat Mission® In Pakistan

Turabi Publications R/941 FB Area Karachi

Contact #: 03412135807

Al Qaim Book Depot Karbala Gamay Shah Lahore

Contact #: 03234535338

Maktaba Al Raza Urdu Bazar Lahore

Contact#03444151214

Turab Publications Lahore

Contact # 03458512972

فہرست مضامین

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

تمام حمد اللہ کے لیے جو رب العالمین ہے اور رحمت نازل ہو تمام مخلوق میں سے سب سے اعلیٰ ترین محمدؐ پر جو اولین و آخرین کے سردار ہیں جو ہماری شفاعت کرنے والے اور قیامت کے دن پناہ گاہ ہیں اور درود و سلام ہو ان کی آل پاکؑ پر جو بابرکت اور پاکیزہ ہیں تمام جہانوں کے سردار ہیں۔اور ہمیشہ کی لعنت ہو ظاہری اور باطنی ان کے تمام دشمنوں پر جو جہنم کے کنارے ہیں اور اس دنیا میں تمام برائیوں کا منبع ہیں۔

بعد حمد و صلوٰۃ پس بے شک کوئی منکر انکار نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی معترض اعتراض کر سکتا ہے جب یہ کہا جائے کہ اسلام میں کوئی بھی ہستی امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے زیادہ فصیح و بلیغ اور ربانی علوم کا ماخذ ہے اور یہ بات ہر خاص و عام، عالم و جاہل اور دوست و دشمن کو معلوم ہے۔اسی ہستی کا ذکر پردہ نشینوں میں ان کے گھروں میں، نصاریٰ میں ان کے گرجوں میں اور یہودیوں کے ہاں ان کے معبودوں میں ہوتا ہے اور آپؑ کی بلاغت اور فصاحت اور خطبات کو تمام اہل فصاحت نے تسلیم کیا ہے اور آپؑ کی کلام کی شرینی اور حلاوت کے سامنے سجدہ ریز اور جھکے ہوئے رہتے ہیں تمام اہل کلام اور فلسفہ دان۔اور یہ کیسے ممکن نہ ہوتا جبکہ آپؑ کے فضائل و مناقب تمام جہانوں میں آشکار ہیں۔اور یہ کیسے ممکن نہ ہوتا جبکہ آپؑ انبیاء کے لیے لسان صدق (سچی زبان) ہیں۔اور انبیاء نے اپنے رب کے حضور یہ دعائیں مانگیں تھیں (بنادے میرے لیے سچائی کی زبان بعد میں آنے والے لوگوں میں) تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر کے جواب دیا کہ میں تمہارے لیے علیؑ کو سچائی کی زبان اور اپنے تک پہنچنے کا راستہ بناؤں گا اور اسے ایسا دروازہ بناؤں گا کہ جو اس میں داخل ہوا وہ امن میں آجائے گا اور محفوظ رہے گا اور جو داخل نہ ہو گا وہ ہلاک ہو گا پس اللہ نے فرمایا(ہم نے ان کے لیے

علیؑ کو لسان صدق بنا دیا ہے) ۔

اور بے شک آپؑ کے خطبے بہت معروف و مشہور ہیں اور نہج البلاغہ کی شروحات بے شمار ہیں جو ان کے بارے میں جاننا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ بزرگ عالم بزرگ تہرانی کی کتاب الذریعہ کا مطالعہ کرے۔ لیکن اس کتاب میں آپؑ کے خطبات کئی قسم کی متفرق کتب میں موجود تھے جن کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ مگر آپؑ کے تمام خطبات کسی ایک کتاب میں موجود نہیں تھے اور کسی ایک نے بھی انہیں ایک کتاب میں جمع نہیں کیا ہے۔ تو میں نے اپنے مولاؑ سے نصرت چاہی کے اس عظیم فریضے کو میں سرانجام دوں۔ شاید کہ میرے اس عمل سے مجھے آپؑ کے ہاں قبولیت کی سند مل جائے اور آپؑ مجھے اپنے غلاموں میں شامل کرلیں۔ ہمارے ہاں عمومی تاثر یہ پایا جاتا ہے کہ مولاؑ کے تمام خطبے نہج البلاغہ میں مذکور ہیں حالانکہ یہ بات سراسر غلط ہے۔ امیر المومنینؑ کے بہت سے عظیم المرتبت خطبات نہج البلاغہ میں موجود نہیں ہیں پس میں نے امیر المومنینؑ کے وہ خطبات جمع کرنے کی سعی کی ہے جو نہج البلاغہ میں ذکر نہیں کئے گئے مگر ساتھ ساتھ ایسے خطبات بھی اس کتاب میں موجود ہیں جو نہج البلاغہ میں ذکر کئے گئے ہیں مگر کچھ ایسے بھی ہیں جو نہج البلاغہ میں ذکر تو کئے گئے ہیں مگر نامکمل ہیں اس کتاب میں ان خطبات کے مکمل نسخے بھی شامل کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کا نام میں نے خطب النادرہ امیر المومنینؑ رکھا ہے اور میں اس کتاب کے مقدمے اور تعارف میں آپؑ کے خطبات کا تذکرہ کروں گا جو ہمارے ساتھیوں نے روایت کیے ہیں اور جو ان خطبات کا بھی ذکر کروں گا جو امامی میراث میں گمشدہ ہیں اور مجھے نہیں مل سکے اس طرح میں نے آواز بلند کر دی ہے ایک اور مجموعہ خطبات کے بارے میں جس کا نام نادرہ رکھا جائے شاید اللہ عزوجل میرے علاوہ کسی اور کو ان پر مطلع ہونے کی توفیق دے اور وہ ان کو کسی مجموعہ میں جمع کرلے تاکہ وہ اس مجموعہ کا حصہ و نظیر ہو سکے اور اگر زمانہ میرے لیے میسر ہوا تو میں خود اس کا اہتمام کروں گا اور میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اسے خالصتاً اپنی ذات کے لیے کرلے اور سب حمد اللہ رب العالمین کے لیے ہیں

الشیخ عبد الرسول زین الدین

تعارف

امیر المومنینؑ کے خطبات کا اور ان کی تدوین و ترتیب اور ان میں سے بعض کے نام۔

اس وقت ہمارے سامنے مشہور و معروف تین مجموعے ہیں جن میں عام طور پر امیر المومنینؑ کے کلمات و خطبات ملتے ہیں۔

اول۔ نہج البلاغہ جسے شریف رضی نے جمع کیا ہے اور اسے سب سے اہم شمار کیا جاتا ہے

ثانی۔ المستدرک علیہ۔ یعنی وہ خطبات جو ان میں سے باقی رہ گئے شیخ ہادی کاشف الغطاء کے جمع کردہ ہیں۔

الثالث۔ مستدرک نہج البلاغہ۔ جو محمد باقر المحمودی کی آٹھ حصوں پر مشتمل ہے۔

اور ان کے ساتھ یہ تینوں مجموعوں کے علاوہ بہت سے مجموعے ہیں جو آپؑ کے خطبات پر مشتمل ہیں ان میں سے اکثر نامکمل ہیں اور ان کو تلاش کر کے لکھنے والوں سے بہت سے خطبات پوشیدہ رہ گئے کیونکہ امیر المومنینؑ کے خطبات تو سمندر کی طرح ہیں اور یہ کتابیں ان میں سے ایسے ہیں جیسے کہ سوئی ہو جب کہ آپ اسے سمندر میں ڈبوئیں اور کہاں اوج ثریا اور کہاں یہ پکڑنے والے ہاتھ۔ بے شک قدیم مجموعے امیر المومنینؑ کے خطبات کے ان سے کئی گنا زیادہ ہیں اور دوستوں نے آپؑ کے خطبات کی کئی کتابیں جمع کی ہیں ہو سکتا ہے ہم ان میں کچھ ذکر کریں

۔وہ یہ ہیں جیسے آگے آرہا ہے۔

ا۔کتاب الخطب ابی اسحاق الغزدری ابراہیم بن حکم ظہیر۔جو آپ سے نجاشی نے تین واسطوں سے روایت کی ہے۔

۲۔کتاب الخطب ابی اسحاق الھیثمی ابراہیم بن سلیمان بن عبیداللہ بن خالد الکوفی۔جو آپ سے نجاشی نے تین واسطوں سے روایت کیے ہیں جن کے آخر میں حمید بن زیاد ہے جس کی وفات ۳۱۰ھ میں ہوئی۔

۳۔خطب امیر المومنینؑ ابراہیم بن الحکم بن طہر الغزاری۔شیخ نے فہرست میں فرمایا ہے کہ جیسے القھبائی نسخہ میں ہے کہ یہ صاحب الفسیر السندی کا بیٹا ہے اس نے ہماری کئی کتابیں تصنیف کی ہیں جن میں سے کتاب الملاحم اور کتاب الخطبہ ہے اور ظاہر ہوتا ہے کہ کتاب الخطبہ وہی ہے جسے نجاشی نے ذکر کیا ہے اور اس نے اسے دو اعلیٰ اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے جو کہ ابن عقدہ سے ہیں جس کی وفات ۳۳۳ھ میں ہوئی یہ بغیر واسطہ کے روایت ہے چنانچہ نجاشی نے اسے شیخ محمد بن جعفر المودب اور شیخ الطوسی سے جنہوں نے اسے شیخ احمد بن موسیٰ بن الصلت سے روایت کیا اور پھر دونوں نے ابن عقدہ سے روایت کی اور ابن عقدہ نے اس کتاب کو یحییٰ بن زکریا بن شبان انہوں نے المولف العزدری سے روایت کی ہے۔

۴۔خطب امیر المومنینؑ ابی یعقوب اسماعیل بن مہران بن محمد بن عمر بن نصر زید السکونی۔یہ معتبر ترین راوی ہے یہ امام علی الرضا علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہے اور یہ امام جعفر الصادق علیہ السلام کے اصحاب سے بھی روایت کرتا ہے۔اس کا ذکر نجاشی نے بھی کیا ہے اور اس کی سند کے بارے میں کہا ہے کہ یہ مولف الحسن بن علی بن الحسن بن علی بن فضال سے (جو کہ قابل اعتماد اور حدیث کی معرفت رکھنے والا ہے اور اس کی کسی لغزش اور عیب پر اطلاع نہیں ملی) روایت کرتا ہے۔یہ کسی کمزور راوی سے بہت کم روایت کرتا ہے اس کی عمر اپنے باپ کی وفات ۲۲۴ھ کے وقت اٹھارہ سال تھی۔

۵۔خطب امیر المومنینؑ علی المنابر فی الجمع والادعیاءابی سلیمان زید بن وہب الجھنی الکوفی جو کہ ۸۰ھ یا۹۶ھ میں فوت ہوئے جیسا کہ اس کی توثیق اور تاریخ ابن حجر نے التقریب میں کی ہے اور شیخ نے فہرست میں اس کتاب کا ذکر کیا ہے اور اس کی سند ابو مخنف المتوفی ۱۵۷ھ تک بیان کی ہے اور یہ ذکر کیا ہے کہ ابو مخنف اسے مولف سے ایک واسطہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ ابو منصور الجھنی ہے پس ابو منصور نے کہا کہ زید بن وہب نے کہا کہ امیر المومنینؑ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور آگے کتاب کا ذکر کر دیا ہے اور ابو جعفر احمد بن محمد بن خالد البرقی المتوفی ۲۷۴ھ یا ۲۸۰ھ نے یہ صراحت کی ہے کہ زید بن وہب امیر المومنینؑ کے اصحاب میں سے تھا اور نصر بن مزاحم جو کہ ابو مخنف سے کتاب صفین میں روایت کرتا ہے اس نے تصریح کی ہے کہ زید بن وہب ان لوگوں میں سے تھا جو کہ جنگ میں حاضر تھے اور اس نے امیر المومنینؑ کے مقام صفین کے چند خطبات روایت کیے ہیں جن کی سند عمر بن سعید سے ان سے مالک بن اعین یعنی الجھنی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس نے خطبہ اس کتاب سے نقل کیا ہے جو اس تک مذکورہ سند سے پہنچی اور وہی خطبہ ہمارے شیخ نے کتاب صفین سے مستدرک الوسائل کے خاتمہ میں حاشیہ صفحہ ۸۰۵ پر نقل کر دیا ہے۔اور میرا خیال ہے کہ منصور الجھنی جس کے واسطہ سے ابو مخنف زید بن وہب سے روایت کرتا ہے یہ مالک بن اعین جہنی کی کنیت ہے جو کہ امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر الصادق علیہ السلام دونوں کے اصحاب میں سے ہے اور اس کی وفات امام جعفر الصادقؑ کی زندگی میں یعنی ۱۴۸ھ سے قبل ہوئی۔

۶۔خطب امیر المومنینؑ ابی الخیر صالح بن ابی حماد سلمہ الرازی جس کی ملاقات امام جوادؑ،امام ہادیؑ اور امام عسکریؑ سے ہوئی جیسے کہ رجال الشیخ میں مذکور ہے اور اسے ان سے احمد بن عبداللہ البرقی روایت کرتے ہیں جیسے کہ الفہرس میں ہے اور سعد بن عبداللہ الاشعری روایت کرتے ہیں جیسے کہ نجاشی میں ہے۔

۷۔خطب امیر المومنین المرویہ عن الامام الصادق علیہ السلام المتوفی ۱۴۸ھ جس میں دو واسطے ہیں اور اس کی بعض

اسناد سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بر روایت ابی روح فرج بن فردی عن مسعدہ بن صدقہ عن امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام ہے اور اس کتاب کے نسخہ پر تحریر ہے السید علی بن طاؤس کے خط سے کہ اہ آپ نے ۲۰۰ھ کے بعد لکھی ہے اور یہی کتاب الشیخ حسن بن سلمان الحلبی کے پاس موجود ہے اور انہوں نے اپنی کتاب منتخب البصائر میں امیر المومنینؑ کا وہ خطبہ بھی نقل کیا ہے جس کا نام الخطبہ المخزون ہے۔

۸۔ خطب امیر المومنینؑ ابی احمد عبد العزیز بن یحییٰ الجلودی المتوفی ۱۸ ذی الحجہ ۳۳۲ھ جیسے کہ اس کی تاریخ بیان کی ہے اور اسے نقل کیا ہے سید علی بن طاوؤس نے اپنی کتاب محاسبہ النفس صفحہ ۱۵ میں لیکن اس کی طباعت میں لفظ و ثلاثینکا تاریخ سے چھوٹ گیا ہے کیونکہ ابن الندیم نے صفحہ ۱۶۷ پر تصریح کی ہے کہ وہ ۳۰۳ھ میں فوت ہوا اور اس نے چوتھی صدی کا ثلث اول پایا ہے اور سید نے فرمایا ہے کہ ان میں سے ایک پرانا نسخہ خط الجلودی میں منقول ہے۔

۹۔ خطب امیر المومنینؑ السید الشریف ابی القاسم عبد العظیم بن عبد اللہ بن علی بن الحسین بن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب علیہ السلام اس نے امام رضا علیہ السلام اور امام جواد علیہ السلام کا زمانہ پایا ہے اور اپنا ایمان امام ہادی علیہ السلام پر پیش کیا ہے اور انہی کے ایام میں فوت ہوئے کیونکہ ان سے بعض اہل الری نقل کرتے ہیں کہ اگر میں نے آپ کی قبر کی زیارت کی تو یہ اس شخص کی طرح ہے جو امام حسن عسکریؑ کی قبر کی زیارت کرتا ہے اور بعض کتب میں منقول ہے کہ ان کی وفات نصف شوال ۲۵۲ھ میں ہوئی اور یہ ری بستی میں مدفون ہوئے اور نجاشی سے ظاہر ہوتا ہے کہ احمد بن خالد البرقی المتوفی ۲۷۴ھ یا ۲۸۰ھ عبد العظیم سے ملے ہیں اور وہ ان کے حالات سے مطلع تھے لیکن ان سے کوئی روایت ذکر نہیں کی بلکہ یہ ذکر کیا ہے کہ ان سے تمام روایات ابو تراب عبید اللہ بن موسیٰ الرویانی نے روایت کیں لیکن شیخ نے الفہرست میں تصریح کی ہے کہ یہ البرقی مذکور سے روایت کرتا ہے۔

۱۰۔ خطب امیر المومنینؑ ابی الحسن بن محمد المدائنی الاخباری المولود ۱۳۵ھ المتوفی ۲۲۵ھ اس کا ذکر الصغدی نے فوات الوفیات میں کیا ہے اور ابن الندیم نے صفحہ ۱۴۹ میں انہیں خطب علیؑ سے تعبیر کیا ہے اور آپؑ کے خطوط اپنے عاملوں کی طرف اور شیخ طوسی نے مصنفین اصحاب کی فہرست میں ان کا حال درج کیا ہے لیکن ساتھ یہ تصریح کر دی ہے کہ وہ عامی المذھب تھا۔

۱۱۔ خطب امیر المومنینؑ ابی محمد ابی بشیر مسعدہ بن صدقہ العبدی جو امام ابو عبداللہؑ اور امام ابوالحسنؑ سے روایت ہے اسے نجاشی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند ذکر کی ہے کہ یہ چار واسطوں سے ہے اور یہ اصحاب الروایت میں سے تھا دونوں آئمہؑ کی جانب سے اور شیخ نے اس کے رجال کے بارے میں کہا ہے کہ مسعدہ بن صدقہ عامی ہے مطلب یہ ہے کہ عامی المشرب ہے اور جو مسعدہ نے امام ابو عبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے وہ خطبہ المخزون امیر امیر المومنین علیہ السلام ہے۔

۱۲۔ خطب امیر المومنینؑ بروایت الواقدی۔ یہ ابو عبداللہ محمد بن عمر بن واقد الاسلمی المولود ۱۳۰ھ و المتوفی ۲۰۷ھ ابو غالب الزراری اپنی کتاب اخبار آل حسین میں فرماتے ہیں کہ وہ اس کے پاس موجود کتب میں سے یہ کتاب بھی تھی جس میں امیر المومنینؑ کے خطبات تھے اور یہ واقدی کی روایت ہے اور الشریف الرضی نے نہج البلاغہ میں چند خطبات واقدی کے ہاتھ سے نقل کیے ہیں اور کچھ ان کی کتاب الجمل میں سے بھی ابن الندیم فرماتے ہیں کہ یہ شیعہ المذہب تھا۔

۱۳۔ خطب امیر المومنینؑ ابی المنذر ہشام بن محمد لاسائب الکلبی السنابہ المتوفی ۲۰۶ھ ابن الندیم نے اس کا ذکر اس عنوان سے کیا ہے کتاب خطب علی علیہ السلام۔

اور یہ مجموعے ایسے ہیں کہ ہم ان کی حقیقت کو نہیں جانتے جس پر یہ مشتمل تھے مگر بہت کم اور ممکن ہے کہ یہ باور کیا جائے کہ اکثر جو ہمارے ہاتھوں میں ہیں وہ نہج البلاغہ پر مشتمل ہے لیکن یہ بات بھی بعید نہیں کہ ان میں سے

ایسے بھی ہوں جو نہ نہج البلاغہ میں مذکور ہیں اور نہ ہی اس کے مستدرکات میں بے شک ہم حدیث اور تاریخ کی کتابوں میں امیر المومنینؑ کے خطبات کے کئی نام ایسے پاتے ہیں کہ امیر المومنینؑ نے وہ خطبے ارشاد فرمائے مگر ہم نہ تو نہج البلاغہ میں انہیں پاتے ہیں اور نہ ہی اس کی شروحات میں اور نہ ہی اس کی مستدرکات میں بلکہ ان کتب حدیث وہ تاریخ میں بھی نہیں پاتے جو کہ ہمارے پاس موجود ہیں اور شاید یہ خطبے زمین کے کسی کونے میں محفوظ خزانوں میں موجود ہوں اور جس چیز کا ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہمیں ان کے جمع کرنے کی توفیق دے اس مجموعے کے کسی اور جز میں اور ہم مطلع ہو جائیں ان پر جو ہم سے پوشیدہ ہیں یااللہ ہمارے علاوہ کسی اور کو توفیق دے دے اپنے احسان اور مہربانی سے کہ ہم میں سے ذکر کر سکیں ہم ان کا تذکرہ کرتے ہیں صرف بعض کا ان میں سے۔

ا۔ خطبہ الکشف۔ اس میں امیر المومنینؑ پر منافقین اور آپؑ کے حاسدین کا ظلم کرنا بیان کیا گیا ہے اور قریش کی جانب سے مدد طلب کرنا بیان کیا گیا ہے چنانچہ پہلے دو ابو بکر اور عمر کو بعنوان تیم وعدی ذکر کیا ہے اس خطبہ کی سند امیر المومنینؑ تک جاتی ہے یہ نہج البلاغہ میں مذکور نہیں ہے بلکہ اس کا ترجمہ فارسی زبان میں سورہ روم کی تفسیر میں جو صفحہ ۱۹۵ پر مذکور ہے بیان کیا گیا ہے جع کہ جمع الجمع کے ترجمہ سے نقل کیا گیا ہے اور اکثر اس کے مئولف کو شیخ سے تعبیر کیا جاتا ہے اس میں ان کا قول ہے۔ تحریر کتاب جمع الجمع میں آئی ہے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا عجیب حالات ہمارے اور قریش کے درمیان کہ وہ ہمارا انکار کرتے ہیں یہاں تک فرمایا کہ بس ابو حازم انصاری اٹھا اور اس نے کہا اے امیر المومنینؑ کیا انہوں نے سخت ظلم کیا ہے اور انہوں نے آپؑ کا حق غصب کر لیا ہے آخر ترجمہ تک۔

۲۔ خطبہ التوحید۔ اسے رضی نے نہج البلاغہ میں روایت کیا ہے اور کہا یہ خطبہ اصول علم سے جمع کیا گیا ہے کہ کوئی خطبہ اس کا جامع نہیں ہے اور اس کا پہلا حصہ نہج البلاغہ میں مذکور ہے (الفاظ کا ترجمہ یہ ہے) اس نے اللہ کو واحد

نہیں جانا یا توحید بیان نہیں کی جس نے اس کی کیفیت بیان کی ہے اور اس کا ترجمہ میرزا ابراہیم الخوئی نے درہ النجفیہ میں خوب تفصیل سے کیا ہے جس میں اللہ عزوجل کی صفات نوے سے اوپر بیان کی گئی ہیں جو کہ اس خطبہ کے فقرات میں درج ہیں اور شارح نے اس پر دلائل قائم کیے ہیں۔

۳۔ خطبہ البالغہ۔ یہ خطبہ نہج البلاغہ میں مذکور نہیں ہے یہ ابن ابی ذوئیب کی روایت ہے جسے باقر مجلسی نے بحار الانوار جلد ۱۷ صفحہ ۱۱۲ میں ذکر کیا ہے کہتے ہیں کہ ابو نعیم نے اس کا کچھ حصہ حلیہ میں نقل کیا ہے۔

۴۔ خطبہ الا قالیم۔ یہ ایک بہت بڑا خطبہ ہے جنگوں میں جناب امیرؑ کے فرمودات میں سے۔ اسے بھی سید رضی نے نہج البلاغہ میں ذکر نہیں کیا اور نہ ہی یہ اس کی مستدرکات میں موجود ہے جو ہمارے دور میں تالیف ہوئیں لیکن اس خطبہ کا کچھ حصہ مکتبہ الرضویہ میں پایا گیا ہے جیسے کہ اس کی فہرست میں جلد ا صفحہ ۹۸ کتب الاخبار میں ہے جو کہ مخطوطات ہیں اور یہ نہج البلاغہ کے آخری نسخہ میں بعض خطبوں کے ساتھ ہے جو کہ نہج البلاغہ میں مذکور نہیں جیسے کہ خطبہ البیان ہے اور جیسے کہ وہ خطبہ ہے جو درۃ الیتیمہ کے نام سے مذکور ہے اس مجموعہ کا ذکر نہج میں الخطبہ الیتیمیہ کے مقدمہ میں ہے اور ابن شہر آشوب نے مناقب میں اسے ذکر کیا ہے جیسے کہ اس نے بحار الانوار میں خطبہ الا قالیم امیر المومنینؑ بیان کیا ہے اور البرسی نے اپنی کتاب میں اس خطبہ کا ذکر نہیں کیا ہے بلکہ اس نے خطبہ التطنیجیہ کو ذکر کیا ہے جو کہ اقالیم اور بعد کے آواخر میں مذکور ہے اور ابن شہر آشوب نے اقالیم کو التطنجیہ کے بغیر ذکر کیا ہے تو احتمال ہے کہ یہ متحد ہوں پس اس کی طرف رجوع کیا جائے۔

۵۔ خطبہ اول دین معرفت۔ یہ خطبہ نہج البلاغہ میں مذکور ہے اور ہمارے شیخ خراسانی نے اس کی مفصل شرح کی ہے۔

۶۔ خطبہ الذھراء۔ اس کا کوئی حصہ بھی نہج البلاغہ میں مذکور نہیں ہے اسے ابو مخنف نے اپنی کتاب میں اسی نام کے ساتھ روایت کیا ہے جیسے کہ اس نے ذکر کیا ہے اور شیخ طوسی نے الفہرست میں ابی مخنف سے چار واسطوں سے

روایت کی ہے اور کہا کہ ابو مخنف نے عبدالرحمٰن بن جندب سے انہوں نے ابن نباتہ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ نے یہ خطبہ ارشاد فرمایااور یہ ایک طویل خطبہ ہے۔

۷۔ خطبہ ھمام۔ یہ وہ خطبہ ہے جو کہ امیر المومنینؑ نے ارشاد فرمایا جب ھمام نے آپؑ سے سوال کیا کہ آپ متقین کی صفات بیان فرمائیں اور اس خطبہ کی بہت سی شروحات ہیں ان میں سے ایک شرح فارسی میں ہے نعمت الہیٰ کی اور دوسری شرح بعنوان الاحباء ہے اور اس کا تذکرہ شیخ صدوق نے اپنی امالی میں کیا ہے۔

۸۔ خطبہ المنبریہ۔ ابن الجوزی نے مناقب میں امیر المومنینؑ کا یہ خطبہ روایت کیا ہے اور انہی سے بحار الانوار میں نقل کیا گیا ہے لیکن یہ نہج میں ذکر نہیں کیا گیا۔

۹۔ خطبہ المداحم۔ یہ وہ خطبہ ہے جس میں لفظ معاشر الناس بار بار ذکر کیا گیا ہے یہ بھی ایک بہت بڑا خطبہ ہے جو امیر المومنینؑ سے منسوب ہے اور یہ نہج البلاغہ میں مذکور نہیں ہے اور اسے السید عبداللہ شبر نے اپنی کتاب علامات الظھور میں خطبہ البیان ذکر کرنے کے بعد روایت کیا ہے۔

۱۰۔ خطبہ اللولو۔ ابن شہر آشوب نے اس کا تذکرہ مناقب میں کیا ہے مگر اس کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۱۱۔ خطبہ الہدایہ۔ یہ ان خطبات میں سے ہے جن کا نام ابن شہر آشوب نے ذکر کیے ہیں لیکن اس کے فقرات میں سے کچھ ذکر نہیں کیا اور نہ ہی یہ خطبہ نہج البلاغہ میں پایا جاتا ہے۔

۱۲۔ خطبہ القصبیہ۔ یہ ان خطبوں میں سے ہے جن کو ابن شہر آشوب نے مناقب میں ذکر کیا ہے مگر اس کے فقرات کو ذکر نہیں کیا اور نہ ہی یہ خطبہ نہج البلاغہ میں پایا گیا ہے۔

۱۳۔ خطبہ النخیلیہ۔ یہ ان خطبوں میں سے ہے جنہیں ابن شہر آشوب نے مناقب میں ذکر کیا ہے مگر اس کا متن ذکر نہیں کیا شاید اس کے نام نخیلیہ ہونے سے اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ آپؑ نے یہ خطبہ النخیلیہ میں ارشاد فرمایا۔ پس یہ بات رہنمائی کرتی ہے کہ یہ وہ خطبہ ہے جس میں آپؑ اپنے ساتھیوں کو صفین کی طرف لوٹ جانے پر

برانگیختہ کر رہے ہیں جس کے شروع کے الفاظ ہیں۔ تمام حمد اللہ کے لیے ہے جس کی طرف تمام مخلوق کا لوٹ کر جانا ہے۔ یہ خطبہ نہج البلاغہ میں بھی مذکور ہے لیکن شاید یہ اور ہو اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے۔

۱۴۔ خطبہ السلمانیہ۔ یہ ان خطبات میں سے ہے جن کو ابن شہر آشوب نے مناقب میں ذکر کیا ہے مگر اس کا کوئی فقرہ ذکر نہیں کیا اور نہ ہی یہ نہج البلاغہ میں مذکور ہے۔

۱۵۔ خطبہ الناطقہ۔ یہ بھی ان خطبات میں سے ہے جن کو ابن شہر آشوب نے مناقب میں ذکر کیا ہے مگر اس کا ایک فقرہ بھی ذکر نہیں کیا اور نہ ہی یہ نہج البلاغہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

۱۶۔ خطبہ الدامغہ۔ یہ ان خطبات میں سے ہے جنہیں ابن شہر آشوب نے مناقب میں نقل کیا ہے مگر ایک فقرہ بھی اس خطبے کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی یہ نہج البلاغہ میں پایا گیا ہے۔

۱۷۔ خطبہ الاضحہ۔ یہ ان خطبوں میں سے ہے جن کو ابن شہر آشوب نے ذکر کیا ہے مگر اس کا کوئی فقرہ ذکر نہیں کیا اور نہ ہی یہ نہج البلاغہ میں مذکور ہے۔

۱۸۔ خطبہ النورانیہ۔ یا حدیث نورانی۔ یہ وہ گفتگو ہے جو امیر المومنینؑ نے سلمانؓ اور ابوذرؓ سے ارشاد فرمائی یہ خطبہ نہج البلاغہ میں مذکور نہیں ہے۔

ان خطبات کی تعداد بہت زیادہ ہے جو کسی مجموعہ میں جمع نہیں ہو سکے ہم اس کتاب میں ان خطبات کا ذکر کریں گے جو اکثر مجموعات میں پائے گئے ہیں اور ہم ان خطبات کی وجہ تسمیہ بھی بیان کریں گے اور ان کے اصل لفظ و متن بھی بیان کریں گے اور ان کی اسناد کا بھی ذکر کریں گے۔ اللہ عزوجل سے قبولیت کا سوال ہے اور اس کے اولیاءؑ کی شفاعت کی درخواست کرتے ہیں بے شک وہ بہترین قبول کرنے والا ہے۔

شیخ عبدالرسول زین الدین

(۱)خطبہ الدرۃ الیتیمہ

یہ توحید میں بہت بڑا خطبہ ہے اسے سید رضی نے نہج البلاغہ میں ذکر نہیں کیا بسا اوقات اس کے چند فقرات خطبہ اول الدین معرفت میں ذکر کئے ہیں اس کا ایک نسخہ مکتبہ الرضویہ میں موجود ہے جیسے کہ اس کی فہرست میں جلد نمبر ا ص ۹۷ میں کتب الاخبار المخطوعات میں ہے اور یہ نہج البلاغہ کے آخری نسخہ میں بعض دیگر خطبات کے ساتھ ذکر نہیں کیا گیا جیسے کہ خطبہ البیان اور خطبہ المونقہ و خطبہ الاقالیم ہیں اسے احمد بن یحییٰ بن احمد بن ناقہ نے جمع کیا ہے اور نہج البلاغہ کا یہ نسخہ ان خطبات ملحقہ کے مجموعہ سمیت سب کے سب ابن محمد بن محمد بن الحسن بن طویل الحلبی جو واسطہ میں رہتے تھے کے قلم سے ہے جو اس کی تحریر سے سن ۷۲۹ ہجری میں فارغ ہوئے یہاں اس کا خلاصہ ہے جو کہ مولف فہرس نے ذکر کیا ہے اور ظاہر ہے کہ اس خطبہ ملحقہ کا آخری نسخہ جمع کرنے والا احمد بن یحییٰ المذکور ہے اور وہی اس کا مئولف اور مدون ہے اور ہم ابن ناقہ کے حالات نہیں پا سکے اور یہ ابن ناقیا عبد اللہ بن محمد البغدادی الادیب المولود ۴۱۰ ہجری المتوفی ۴۸۵ ہجری کے علاوہ ہے جیسے کہ زرکلی نے الاعلام میں ج ۲ ص ۵۸ میں اس کے حالات لکھے ہیں اور شاید جو آدمی نسخہ مذکورہ کا مطالعہ کرے تو وہ اس کے علاوہ اور خصوصیات اس

کے جامع کی سے مطلع ہو سکے لیکن اشارہ اس بات کا کہ خطبہ الدرۃ الیتیمہ امیر المومنینؑ کی گفتگو ہے تو اس کی صراحت ابن شہر آشوب نے مناقب میں کی ہے جیسے کہ بحار الانوار ج۹ ص۵۳۵ میں بلغ تبریز فی بیان علم علی علیہ السلام میں نقل کی گئی ہے اور وہ ہر فن کے علماء کے امام ہیں اور فرمایا کہ ان میں سے خطباء بھی ہیں اور آپ ان میں سے سب سے بڑے خطیب تھے کیا آپ نے خطبہ التوحید اور شقشقیہ اور المعدایہ اور الملام اور الولو اور العزاء اور القامعہ اور الافتخاریہ اور الاشباح اور الدرۃ الیتیمہ اور الاقالیم اور الوسیلہ اور الطالوتیہ اور العصیہ اور النخیلیہ اور السلمانیہ اور الناطقہ اور الامغہ اور الناضحہ وغیرہ میں نہیں دیکھا بلکہ نہج البلاغہ کو بھی دیکھا ہو گا جو کہ سید شریف رضی کی ہے اور اس کے علاوہ آپؑ کے خطبات کی کتابیں اسماعیل بن مہران اور زید بن وھب سے بھی مروی ہیں میں عرض کرتا ہوں کہ اس خطبہ کے الفاظ شیخ احمد الاوسائی نے اپنی کشکول میں جلد ۲ میں ذکر کئے ہیں اور ان ہی سے الحاج کرمانی نے کتاب المبین ج۱ میں نقل کئے ہیں۔

وجہ تسمیہ۔ شاید اس کو درۃ الیتیمہ کا نام اس لیے دیا گیا ہے کیونکہ یہ خطبہ توحید میں ہے ایسا خطبہ کوئی اور نہیں ہے اور یہ درہ یعنی موتی، صفائی اور ماخذ کی باریکی کی وجہ سے ہے اور جو اس میں توحید کے اصول اور جامع ذکر کئے گئے ہیں۔

خطبہ الدرۃ الیتیمہ کا متن۔

حمد ہے اللہ کے لیے ایسی حمد جو اس کی حمد کو پورا کرنے والی ہو اور جو چلو بھرنے والا ہو اس کی بزرگی کے دریا سے حمد کی زبان سے شکر کرتے ہوئے اور اس کی نعمتوں کے حسن کو پھیلاتے ہوئے وہ ذات جس نے موت اور حیات اور خیر اور شر اور نفع اور ضرر اور سکون اور حرکت اور روح اور اجسام اور یاداشت اور نسیان کو پیدا کیا اور ان تمام کے ساتھ حادث ہونے والی حالت کو لازم کر دیا ہے کیونکہ قدیم ہونا صرف اسی کے لیے ہے کیونکہ جس کا قوام حیات سے ہو موت اسے معدوم کر دیتی ہے اور جسم سے جس کا ظہور ہو تو عارضی ہونا اس کو لازم ہے اور آلات سے جسکا

اجتماع ہو پس اس کا قوام اس کے تھامنے اور روکنے میں ہے اور جسے ایک وقت جمع کرے وقت ہی اسے جدا کرتا ہے اور وہ کہ عدم اس کے وجود سے سابق ہے پس خالق کا نام جل جلالہ ہے اور جسے دوسرا قائم رکھے پس ضرورت اسے پہنچتی ہے اور جو اعضاء میں تقسیم ہو جاتا ہوا سے گھیر لیتا ہے اسکا زخمی کرنا اور وہ ذات کہ اس سے وصف ثابت ہوتے ہیں پس اس کی تعریف اس کی صفت سے ہوتی ہے اور جس کی چوڑائی ہوتی ہے پس طول اس کی مساحت و پیمائش ہوتی ہے اور جو زیور سے مزین ہوتا ہے پس اس زیور کی وجہ سے اس کا نام زینت والی صفت سے رکھا گیا تو عجز اس کا ساتھی ہوتا ہے اور جس پر مثقال یعنی کوئی رنگ اس کو سیاہ کرے اور رنگے تو عقل اسے دیکھتی ہے اور وہ جسے وہم گوندھے پس شکل و صورت اس کو اہم بناتی ہے اور وہ جو فضا میں سکونت اختیار کرے تو اسے اس کی فضا غائب ہو سکتی ہے اور جو شخص تیز نظر کرتا ہے کسی شے سے کسی میں تو اس کی طرف اس کی حاجت ہوتی ہے اور جسکا حجم ہوتا ہے اس کا وزن بھی ہوتا ہے اور جو شے سکون اختیار کرتی ہے وہ حرکت بھی کرتی ہے اور جو متحرک ہوتی ہے وہ سکون بھی کرتی ہے اور جو یاد کرنے سے یاد آجائے پس اسے بھولنا بھی ہوتا ہے اور جو حروف سے بات کرتا ہے پس وہ مجبور ہے اور جو غور و فکر سے ظاہر ہوتا ہے وہ گھرا ہوا ہوتا ہے اور جو مشورہ سے بات کرتا ہے وہ ناقص ہوتا ہے برتر ہے اللہ ان تمام علامات سے جو ہم نے ذکر کیں ہیں وہ بابرکت ہے اس کی مخلوق کا شمار نہیں ہے پس پاک ہے وہ کہ جہتیں اسے شامل نہیں کرتیں اور اس سے لاحق نہیں ہوتیں اور اوقات اس پر آتے جاتے ہیں اور اس کی بنائی ہوئی اشیاء اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور اشارات اس کی رویت نہیں کر سکتے اور اسباب و آلات اس تک نہیں پہنچاتے اور رحم دلی اس پر نہیں اترتی اور کسی حال میں مشتبہ نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی دل اسکے بارے جھگڑتے ہیں اور نہ ہی ذاتوں نے اسے ذات بنایا اور نہ ہی ملک نے اسے مالک بنایا اور نہ ہی صفات نے اسے وجود دیا بلکہ وہ ہر موجود کو وجود دینے والا ہے اور ہر صفت کا خالق ہے اور وہ صفتوں والا، پہچان والا اور مشہور و معروف ہے اور جو کسی ایسی صفت پر مشتمل ہو جو دل میں کھٹکے تو وہ محسوس ہوتا ہے اور جسے کوئی محل و مقام ٹھکانہ

دے تو اسے این (کہیں ہونا) لاحق ہوتا ہے اور جسے جوھر شامل کرے اسے کوئی جنس گھیرتی ہے اور جسے کوئی امر الجھن ڈالے تو اسے گفتگو ہٹا دیتی ہے اور جس کی جنس ہوتی ہے تو اسے کوئی کیفیت بھی چاہتی ہے اور جو زائل ہو پس زوال اس کی خواہش ہو گی اور ہر وہ جو کسی شے میں قائم ہو پس وہ اس کا بعض ہو گا اور ہر جز جز ہونے والا اس کا خلیفہ ہو گا اور ہر مخلوق جو اسکے علاوہ ہے وہ اسے بغیر مداخلت کے جانتا ہے اور بغیر ملاقات سمجھتا ہے اور اس کی ہدایت بغیر اشارہ کے ہوتی ہے اور اس کی کلام بغیر انجام کے ہوتی ہے اور اس کا چہرہ ہوتا ہے جہاں تو توجہ کرے اور اس کا ارادہ ہوتا ہے جہاں تو پہنچتا ہے اور اس کا راستہ ہے جہاں تو کھڑا ہوا اپنی سمجھ سے اور تجھ سے ہی ہم تجھے جانیں گے بندھی ہوئی ہے ہر شے اپنی ضد سے اور کاٹا ہے ہر شے کو اس کی دھار سے سمجھ اس کو زینت نہیں دیتی اور معنی اس تک نہیں پہنچتا اور جو خیال دل میں آجائے تو تشبیہ اس سے متصل ہوتی ہے اور جو وہم میں آجائے تو تنزیہ اور پاکی اس کے علاوہ اور الگ ہوتی ہے اور جب کبھی اس کا کوئی سبب ہو گا تو طلب اس پر کامیاب ہو گی اور ہر وہ شے جسکا کوئی مادہ ہو تو اس کی الوھیت موہوم ہوتی ہے اور ہر موہوم موصوف ہوتا ہے اور اللہ اس سے برتر ہے وہم سے اس کا حاصل کرنا فوت ہو گیا اور تجاوز کر جاتا ہے اس کا مقام غایت سے اور اس کا ظن حقیقت سے اور غیر بھی اس کی ماہیت ہے اور قیاس اس کی عظمت ہے اور تشبیہ سے اس کی تنزیہ اور پاکی ہے اس لیے کہ ہر وہ جسے شعور اس سے ملا وہ اس کا غیر ہے اور ہر وہ جس کا تصور کیا جا سکتا ہے وہ اسکے سواء ہے اور سب مثال والے ہیں کہ ان کی مثال ان کے پیچھے ہے اور اس کی کوئی مثال نہیں ہے اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے اس کی ضد مِن نہیں ہے اور نہ ہی اس کے موافق عَن ہے اور نہ اس کے ساتھ ملنے والا الیٰ ہے اور نہ اس سے بلند عَلیٰ ہے اور اس سے نہ فوق متصل ہے اور نہ تحت اسے کاٹتا ہے اور نہ اس کے مقابلے میں کوئی حد ہے اور نہ اسے عذر سے مزاحمت ہے اور نہ ہی اس کی حد بندی خلف کرتا ہے اور نہ ہی اَمام اس کی حدود ہوتی ہیں اور نہ اس پر قبل ظاہر ہوتا ہے اور نہ ہی بعد اور نہ ہی اسے کل جمع کرتا ہے اور نہ ہی کم اس کے بعض کو جدا کرتا ہے اور نہ ہی کان اسے موخر کرتا ہے اور نہ ہی اسے لیس

گم کرتا ہے اور نہ ہی اسے علانیہ کھولتا ہے اور نہ ہی اسے صفت کا پوشیدہ ہونا چھپاتا ہے لباس کا منتظر اس کا غیر ہے اور اس کی صفت اس سے متصل ہے وہ ادراک ہے ایسے نہ ایسے اور اسکا امر کسی کام کو کرنا اور اس میں لگنا ہے اس کے نام ہیں وہ ان کی حقیقت اور معنی ہے اور حروف سے ان کی چال ہے کیونکہ حروف بھی بنے ہوئے ہیں اور نفس بھی تیار کئے گئے ہیں اور عقلیں رکھی گئی ہیں اور فہموں کو پیدا کیا گیا ہے اور اسباب وآلات نکالے گئے ہیں زمانہ اس کی غایت پر مشتمل ہے اور حد اس کی انتہاء ہے انتہائی فرق ہے اس کے اور اس کے مخلوق کے درمیان اور اس کی غایت اس کی معرفت ہے تو پھر اس کی غایت کیسے ہو سکتی ہے جبکہ غایت اس کی بنائی ہوئی ہے اور ہنر اور کاریگری اپنی ذات پر دلالت کرتی ہے اور اپنے ہی جیسے کسی میں حلول کرتی ہے نہ تو اسے آرزوئیں غفلت میں ڈالتی ہیں اور نہ ہی اس پر مصروفیات اترتی ہیں اور نہ ہی کسی مذمت والے شے سے اس کی مذمت کی جاسکتی ہے اور نہ ہی کسی عیب والی شے سے اس پر عیب لگایا جاسکتا ہے اس نے نفع اور ضرر کو پیدا کیا ہے تو کوئی ایک ان میں اسے نہیں گرا سکتا اور جسے آن بلند کرے اسے حال گراتا ہے اور وہ عافیت سے اس کی صحت ہے اور بیمار ہونے سے اس کی علت ہے اضداد نہیں ملتے مگر اضداد سے جو کہ ان کے علاوہ ہوں یا ان کی مثل ہوں اضداد مخلوق ہیں اور وہ ان سے منزہ ہے کیونکہ احوال بھی اس کی مخلوق ہیں اور کونے اس کی صفت ہیں اس کی مخلوق میں سے کوئی اس سے مخلوط نہیں اور نہ ہی انہیں اس کے فعل میں کوئی دخل ہے جس نے اس کی صفت بیان کی اس نے ثبوت پیش کیا اور جس نے وصف بیان نہ کیا اس نے نفی کی اور دونوں امر غلط ہیں نہ چل تو تمثیل کے راستے پر ورنہ ملاوٹ کی وادیوں میں جا گرے گا اگر اس کی کیفیت بیان کرے گا تو سیلاب تجھے بہالے جائیں گے اور اگر تو تشبیہ کرے گا تو ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک ہو جائے گا اور اگر تو راستے سے عدول کرے گا تو تجھ پر مصیبت موت نازل ہو گی اور تجھے یقینی ہلاکت ہو گی اور اس کی صفت ہے کہ وہ سننے والا ہے لیکن اس کے سننے کے لیے کوئی کاریگری نہیں ہے جس نے اس کی مخالفت کی اس نے اس کی بندگی نہیں کی اور جو اس سے ناواقف ہے اس نے اس کی معرفت حاصل نہیں کی اور

جس نے اس کے امر کاانکار کیاوہ اس پر ایمان نہیں لایا اگر تو یہ کہے کہ جو گم ہوا پس بے شک اس کا کون وقت سے پہلے ہوااور اگر تو کہے کہ وہ قبل ہے تو قبل بھی اس کے بعد ہے اور اگر تو کہے کہ این (کہاں) ہے تو مکان اس کے وجود سے مقدم ہوااور اگر تو کہے کہ وہ کیف (کیسے ہے) تو پھر اس کی صفت ایک صفت سے پوشیدہ ہو گئی اور اگر تو کہے کہ وہ کس سے ہے تو بے شک وہ تمام اشیاء سے الگ ہو گیا پس وہ ھو (وہی) ہے اور اگر تو کہے کہ وہ وہی ہے تو پس ھاء اور واؤ اس کا کلام ہے اس پر دلیل حاصل ہونے کی صفت و فعل ہے وہ اس کی وضاحت اور کھولنے کی صفت نہیں ہے اگر تو اس کو آزاد کہے تو آزاد اس کے غیر کے لیے ہے اور اگر تو کہے کہ ھواء نسبت ہے تو ھواء بھی اس کی مخلوق ہے تو پھر وہ ایک وصف سے دوسرے وصف کی طرف لوٹا اور دل سمجھنے سے اندھا ہو گیا اور فہم ادراک سے اور ادراک استنباط سے عاجز ہو گیا اور ملک ملک میں رہا اور مخلوق اپنے مثل تک پہنچ گئی اور اسے طلب نے اس کی شکل کی طرف مجبور کر دیا اور تفتیش نے اس پر ہجوم کیا عاجزی کی طرف اور وضاحت نے گم ہونے پر حملہ کر دیا اور کوشش نے ناامیدی پر اور راستے بند ہو گئے اور تلاش رد ہو گئی اس کی دلیل اس کی آیات ہیں اور اس کا وجود اس کا اثبات توحید ہے اور اس کی توحید کی معرفت اسے اس کی مخلوق سے منزہ کرنا ہے وہ دور ہے بلا مسافت اور قریب ہے بلا قرب کے وہ رب ہے اور اسکا غیر مخلوق ہے اس کی تعبیر جدائی سے ہے اس لیے کہ عدم بینونت اس کا عزم ہے اور جو کچھ بھی وہم سے تصور کیا جاتا ہے وہ اس کے خلاف ہے۔

وہ رب نہیں ہوتا جو ٹیلوں کے نیچے سے اکھاڑا جائے اور نہ وہ معبود ہوتا ہے جو ھواء کے برتن میں موجود ہو پس وہ اشیاء میں سے ہے جو ہونے والا ہے بلا کیونت کے اس سے تو اس کا غیر گھرا ہوتا ہے اور وہ اشیاء سے الگ ہے نہ ایسا الگ جیسا کہ ان سے کوئی غالب الگ ہوتا ہے اس کا وجود ہی اس کا اثبات ہے نہ اسکے ساتھ کوئی مخالف ہے اور نہ اس کے برابر کوئی شریک ہے اس نے اشیاء کو آپس میں اضداد پیدا کیا ہے تاکہ فردیت ان کے ساتھ نہ ملے بلکہ وہ ملی ہوئی اشیاء کو ملاتا ہے جیسے کہ ملانا موت کو حیات سے اور خیر کا شر سے کیونکہ جوڑا بھی اس کی مخلوق ہے اور اس کی

ضد تضاد کو قبول کرنے سے مانع نہیں ہے اور اللہ عزوجل کی کوئی ضد نہیں جو اس سے جھگڑے اور کوئی شریک نہیں جو اس کے برابر ہو یہ توحید کے دلائل میں سے ہے نہیں روکا جاتا جو اس سے رک جائے اور نہیں محتاج ہوتا جو اس کا محتاج ہو اور نہ ہی جس نے اسے پہچانا اس کی پہچان اس کی ذات سے ہے بلکہ وہ غیر سے پہچانا گیا اور عقل سے پہچانا گیا اور اسی نے عقل کو اپنے اوپر دلالت کی اور وہ تمام دلیلوں سے بڑی دلیل ہے اور اس تک معرفت سے پہنچا جاتا ہے اگر اس سے بے پرواہ ہو تو لوگ اسے پہچان لینگے جو گم پائے پس وہ گم پائے گا موجود کو کس کا وجود مفقود ہے اس لیے کہ مخلوق اس سے پردے میں ہے پس وہ ایسا اول ہے کہ اسکا کوئی اول نہیں اور ایسا آخر ہے کہ اسکا کوئی آخر نہیں اور ایسا ظاہر ہے کہ اس کا کوئی ظاہر نہیں ایسا باطن ہے کہ اس کا کوئی باطن نہیں اس کے ذریعے صفات کو اتنا بیان کیا جاتا ہے کہ اتنا ان صفات سے اسے موصوف نہیں کیا جاتا اور اسی سے معانی معلوم کئے جاتے ہیں نہ کہ معانی سے وہ معلوم ہوتا ہے اور اس سے مکان کی پہچان ہوتی ہے نہ کہ مکان سے وہ پہچانا جائے اور اسی سے مخلوق ہے نہ کہ مخلوق سے وہ، مقامات اس کو ٹھکانہ نہیں دیتے کیونکہ اگر وہ کسی محل میں ہو اور دوسرے میں نہ ہو تو مانوس ہوتا اس سے جس میں وہ ہوتا اور وحشت کرتا اپنے سے تنہا ہونے سے اور جسے اس کی صفت نے بنایا وہ اس کی علت ہے اور وہ خود ایسا ہے کہ اس کی کوئی علت نہیں ہے اس کے ہونے کوئی مکان نہیں کہ وہ ہوا لیکن اس نے مکان کو لیا پس وہ ہوا بے شک حروف تھے جو مرکب ہوتے اور اعتراف کرتے نہ ہی قبل اس سے سابق ہے عدم سے اس کا وجود مقدم ہے اور صفت سے اس کی ذات مقدم ہے اور غایت سے اس کا ازلی ہونا مقدم ہے اور وہم سے اسکا پالینا مقدم ہے اور قدامت سے اس کی حقیقت وہ ماہیت مقدم ہے اور پردے اس کے پردہ پوش ہونے سے مقدم ہیں اور وہ غیب میں ظاہر ہے اور ظہور میں غائب ہے اس لیے کہ وہ غائب ہو جائے تو غیبت اور حجاب سے بھی غائب ہو جائے اور اگر وہ ظاہر ہو تو اشارہ واقع ہو لازمی طور پر زمانے سے اس کی قدامت نہیں ہے اور نہ ہی اس لیے کہ وہ موجود ہے اس کا وجود سابق ہے اور وہ واجب الوجود ہے اس کا راستہ ہمیشگی ہے وحدت میں اسے

وحشت نہیں ہوتی اور مخلوق سے اس کو انس نہیں ہوتا اگر اس کو وحدت سے وحشت ہو تو اس کو خلق سے انس ہو پس کیسے وہ حلول کرے گا اس میں جسے اس نے پیدا کیا اور کیسے لوٹے گا اس میں جسے اس نے بنایا اور فکر و غم کے قبول کرنے سے منازعت نہیں کرتا کیونکہ اللہ کی کوئی ضد نہیں ہے اور مصروفیت اسے مشغول نہیں کرتی اور ارکان اس کے لیے مخلوط نہیں ہوتے اور مخلوق کے پہنچنے کی انتہاء بھی اس تک نہیں پہنچتی اور کوئی عدد اس کو تقسیم نہیں کر سکتا اور مخلوق اس سے مل نہیں سکتی جس نے اس کے بندوں کو اس کا جز بنایا وہ کافر ہوا بے شک انسان البتہ واضح ناشکرا ہے اطراف وجوانب اس کو کھول نہیں سکتے اور حدود اس کا تعین نہیں کر سکتیں کیونکہ حد محدود کے لیے ہوتی ہے اور عدد معدود کے لیے ہوتا ہے اس کی ذات کے لیے کیفیت والا ہونا نہیں ہے اور نہ ہی اسکے فعل کے لیے مکلف ہونا ہے پورے زمانے کو اس کی قدامت نے ضمن میں لیا ہوا ہے اور غیب نے اس کی فضا کو اس طرح اور کائنات کو اسکے خزانوں نے جس نے ٹکڑوں میں تقسیم کیا وہ اس کا زیور ہے اور جسے ہواء نے متضمن کیا پس ہواء اس کی قضا ہے وہ عقلوں سے پوشیدہ ہے جیسے کہ آنکھوں سے پوشیدہ کر رکھا ہے اہل آسمان کو اور اس کے پوشیدہ ہونے نے اندھا کر رکھا ہے اہل زمین کو اس کے حجاب نے وہ اپنے غیر کے ساتھ پوشیدہ نہیں اور اپنے سواء سے چھپا ہوا نہیں لیکن وہ فطرت سے مستور ہے اپنی قدرت سے پوشیدہ ہے وہی ہے جو ہر شے کو دیکھتا ہے اور ہر شے اس سے دیکھتی ہے اور وہ دکھائی نہیں دیتا اسے آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور نہ ہی گمانات اس کی قدرت سے بڑھ کر اس کا سامنا کر سکتے ہیں روشن کر رکھا ہے اس کے نور نے دیکھنے کی قوتوں کو پس ان ے روک رکھا ہے طالب کو طلب سے اور بچار کھا ہے اس تک پہنچنے کو انقطاع نے اور روک رکھا ہے ادراک کو اس کے روکنے نے اور مہارت پیدا کی ہے سمجھ میں اس کی عظمت نے اسی نے حلقہ میں اور اسی نے جسم میں اور حائل ہو گیا حال حالت میں یا حائل ہونے والے میں اور مطالبہ کیا طلب نے طالب کی ہوئی شے سے اس کا قرب عزت ہے اور اسکا بعد ذات ہے اسے ممکن بنادیا عقل مندوں کے لیے اس سے کوئی اختیار تجاوز نہیں کر سکتا اور نہ اس کی مثل کوئی تدبیر

ہو سکتی ہے نہ اسے حواس پکڑ سکتے ہیں اور نہ ہی اس تک قیاس کی پہنچ ہے اور نہ ہی اسے لوگوں پر قیاس کیا جا سکتا ہے نہ اس میں فی کا حلول ہوتا ہے اور نہ اذا اس کے لیے وقت مقرر کرتا ہے اور نہ وقفہ کر سکتا ہے اس میں لم۔ اس کا قرب اس کی شان ہے اور اس کا بعد اس کی عظمت ہے اور اس کا نزول کسی شے کی طرف اس پر متوجہ ہو جانا ہے اور اسکی طرف متوجہ ہونا ہے اور اس کا متوجہ ہونا بھی بلا نزول ہے اور اس کا آنا بغیر منتقل ہونے کہ ہے کوئی جہت اس کے سامنے نہیں ہوتی کیونکہ اس کی کوئی جہت نہیں ہے اسے اونگھ نہیں آتی کیونکہ اسکی اونگھ نہیں ہے اور مفقود ہو کر پایا جاتا ہے اور موجود ہو کر گم ہوتا ہے اس کی حیرانی کے لیے صفات اکھٹی نہیں ہوتیں وہ اپنے غائب میں ظاہر ہے اور وہ اپنے ظہور میں غائب ہے اور وہ ہی ظاہر ہے باطن ہے اسی وجہ سے رک گئی ہے مخلوق اس سے کہ اس کی تشبیہ نہیں کیونکہ وہ ان سے بے پرواہ ہے کہ وہ اسے تکوین میں لائیں ہر حادث اس پر دلیل ہے اور اس کی ربوبیت کی طرف اشارہ کرنے والا ہے اپنے محتاج ہونے کا اور حادث حدث سے دلیل ہے کہ اسکا کوئی محدث ہے اور اللہ عزوجل اس کے خلاف ہے وہ تنہا ہے ساتھی ہونا قبول نہیں کرتا وہ قدیم ہے وصف حادث اس کو پرانا نہیں کرتا کیونکہ حادث خود اپنی جدت کا اقرار کرتا ہے اور اسکا حدث اسے قدامت کے قریب کرنے والا ہے جو کہ اس کی صفت ہے فکروں کے ایمان کا نصیب اس کی طرف سے اس پر ایمان لانا ہے وہ موجود ہے ظاہری اور عیانی ایمان کے وجود سے اور خیالات کی مداخلت کرنے سے دلوں میں وسوسوں کے ساتھ تسلیم کر لینا اس کی توحید کی قدامت ثابت کرتا ہے وہ اس توحید میں حلول نہیں کرتا جسے تیری سمجھ دیکھتی ہے اور اعتماد کر صاف عقل کی نظر کی دلیل پر جس کی مدد انوارات الہیہ کرتے ہیں صحیح فکر کی باریکیوں سے پس تیرے لیے معرفت کی حقیقت کا نتیجہ سامنے آجائے گا کیسے نہ ہو جبکہ بولنے والی کتابیں وارد ہو چکی ہیں اس کے لیے سچے رسول آچکے ہیں لہذا درستگی اور صحت کے باغوں میں چرو اور دلیل نظری کی سچائی سے کھڑے ہو جاؤ عدل و توحید کے راستے پر پس اسی سے اللہ کی رضا عام ہوتی ہے اور شرک اس کی ناراضگی کا سبب ہے یہ اسکا فیصلہ ہے اور جو وہ فیصلہ کرے وہ جاری ہوتا ہے کوئی

اس کے حکم کو پلٹنے والا نہیں ہے اور وہ جلد حساب لینے والا ہے میں اسکا تمام نعمتوں پر شکرادا کرتا ہوں اور اس سے مزید عطا مانگتا ہوں پس سب سے پہلی عبادت اللہ عزو جل کی معرفت ہے اور اصل معرفت ہی اصل توحید ہے اور نظام توحید ایسی صفات کی اس سے نفی کرتا ہے جو اس کی حد بندی کریں عقل کی شہادت سے بے شک جو محدود ہے وہ مخلوق ہے اور ہر مخلوق کی شہادت ہے کہ اسکا کوئی خالق ہے جو مخلوق نہ ہو اور حدث سے ممتنع ہو وہ ازل میں قدیم ہے پس اللہ عزو جل اس سے ایسا نہیں ہے کہ جو اپنی ذات کی صفت بیان کرے اور نہ ہی اس کی توحید بیان کی اس نے جس نے اس کی ماہیت ذکر کی اور نہ ہی حقیقت کو پہنچا وہ جو اس کی مثل بیان کرے اور نہ ہی اس سے رکا جس نے اس کو روکا اور نہ ہی بے نیازی اس کی میں اسے بے نیاز ہو جانا اس نے جس نے اس کی طرف کسی شے سے حواس میں سے اشارہ کیا اور نہ ہی خاص اسی کو مراد لیا جس نے اسکی تشبیہ دیدی اور نہ پہچانا اس نے جس نے اس کو بعض بعض قرار دیا اور جس نے اس کو وہم میں رکھا اس نے اس کا ارادہ ہی نہ کیا ہر معروف شے مصنوع ہے اور ہر قائم شے اس کی سواء علت والی ہے اللہ کی کاریگری سے اس پر دلیل لی جاتی ہے اور عقلوں سے آپ اس کی معرفت کا اعتقاد کرتے ہیں اور سمجھ سے اس کی حجت ثابت ہوتی ہے مخلوق کے کام اس کے اور مخلوق کے درمیان حجاب نہیں ہیں اور وہ اس سے اپنی اینیات (این ہونے میں) میں جدا ہیں کیونکہ ان کی اینیات الگ ہیں اور اس کا ان کی ابتداء کرنا دلیل ہے اس پر کہ اس کی اپنی کوئی ابتداء نہیں ہے کیونکہ ہر ابتداء والا اپنی مثل کی ابتداء سے عاجز ہے پس اس کے اسماء اس کی تعبیر ہیں اور اس کے افعال تفہیم ہیں بے شک وہ اللہ سے بے خبر ہے جس نے اس کی حد بتائی اور بے شک اس نے زیادتی کی جو اسے مشتمل کرے اور بے شک اس نے غلطی کی جس نے اس کی کنہ حقیقت بیان کی اور جس نے اس کے بارے میں لم کہا بے شک اس نے اس کی علت بیان کی اور جس نے اسکے بارے میں کہا متیٰ تو اس نے اس کا وقت بتایا اور جس نے کہا فیم تو اس نے اسے کسی میں شامل کیا اور جس نے کہا الیٰ پھر اس نے اس کی انتہاء کر دی اور جس نے کہا حتیٰ اس نے اس کی غایت کہہ دی اور جس نے اس کی غایت کا قول

کیا اس نے اسے ٹکڑے کر دیا اور جس نے ٹکڑے و اجزاء کئے تو وہ اس کے بارے میں ملحد و بے دین ہوا اللہ عزو جل مخلوق کے تغیر سے متغیر نہیں ہوتا اور نہ ہی ایسی تحوید جس میں محدود کیا جائے نہ ہی اس کی حد بیان کی جا سکتی ہے وہ ایک ہے بغیر تاویل عدد کے اور ظاہر ہے بغیر مداخلت کی تاویل کرنے کے وہ حلول کرنے والا ہے بغیر رویت کے ختم کرنے کے اور وہ باطن ہے بغیر زوال کے اور الگ ہے بغیر مسافت کے اور قریب ہے بغیر قرب کے وہ باریک بین ہے لیکن جسم نہیں ہے وہ موجود ہے لیکن عدم سے نہیں ہے وہ فاعل ہے لیکن مجبور نہیں ہے وہ سوچتا ہے لیکن بغیر فکر کے وہ تدبیر کرتا ہے بغیر حرکت کے وہ ارادہ کرتا ہے بغیر عزیمت کے وہ چاہتا ہے بغیر خواہش کے وہ سننے والا ہے بغیر آلے کے وہ دیکھنے والا ہے بلا اسباب کے اس کے ساتھ اوقات نہیں ہوتے اور نہ ہی مقامات اس کو شامل ہوتے ہیں اور نہ اسے نیند آتی ہے اور نہ ہی صفات سے اس کی حد ہوتی ہے اور نہ ہی اوقات اس کو مقید کرتے ہیں اور اس پر حرکات و سکنات جاری نہیں ہوتے اس کی کائنات اوقات سے سابق ہے اور عدم سے اسکا وجود اور ابتداء سے اسکا ازل سابق ہے اس کے پیدا کرنے سے اشیاء ہیں معلوم ہوا کہ اس کی کوئی شبیہ نہیں ہے اور اس کے جواہر کو تیار کرنے سے معلوم ہوا کہ اس کا کوئی جوہر نہیں ہے اور اس کا چیزوں کی ضدیں بنانا بتاتا ہے کہ اسکی کوئی ضد نہیں ہے اور اس کے اشیاء میں ایک دوسرے کے قرین اور ساتھی بنانے سے معلوم ہوا کہ اسکا کوئی قرین نہیں ہے نور ظلمت سے متضاد ہے اور چاندنی سورج کی تپش ولو سے متضاد ہے وہ جمع کرنے والا ہے آپس میں عداوت رکھنے والوں کو اور جدا جدا کرنے والا ہے آپس میں قرب والوں کو اس کی تفریق اور جدا کرنے سے دلیل ملی کہ کوئی ان کو جدا کرنے والا ہے اور ان کو جوڑنے سے معلوم ہوا کہ ان کو کوئی جوڑنے والا ہے اللہ عزو جل نے اپنی محکم کتاب میں فرمایا ہے کہ ہر شے سے ہم نے جوڑا جوڑا پیدا کیا تا کہ تم نصیحت پکڑو اسی نے قبل اور بعد میں فرق کیا ہے تا کہ یہ معلوم ہو کہ اس کا کوئی قبل یا بعید نہیں وہ شہادت دینے والے ہیں اپنی طبیعتوں سے اس بات پر کہ ان کی طبیعت بنانے والے کی کوئی طبیعت نہیں اور وہ آپس میں فرق ہونے کی وجہ سے دلالت کرتے ہیں

اس پر کہ ان میں فرق رکھنے والے میں کوئی فرق نہیں اور یہ اپنے وقت مقررہ ہونے کی وجہ سے اس بات کی خبر دیتے ہیں کہ ان کا وقت مقرر کرنے والے کا کوئی وقت نہیں ہے اور بعض بعض سے چھپے ہوئے ہیں تا کہ یہ معلوم ہو کہ اس پیدا کرنے والے کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے اس کے لیے ربوبیت کا معنی ہے کیونکہ وہ مربوب نہیں ہے اور اس کی حقیقت الوہیت ہے کیونکہ وہ الٰہ والا نہیں ہے اور اس میں عالم کے معنی ہیں نہ کہ معلوم کے اور خالق کے معنی ہیں نہ کہ مخلوق کہ پس وہ ایسا ہے کہ پیدا کرنے اور حدث کرنے کی وجہ سے اس میں محدث کے معنی حاصل ہوئے اسے مد عیب دور نہیں کرتی اور قد قریب نہیں کرتی اور اسے لعل نہیں روکتی اور اس کے لیے وقت نہیں بناتی متیٰ اور نہ ہی حتیٰ اس کو شامل کرتا ہے اور نہ ہی مع اسے ملاتا ہے بے شک اسباب خود محدود ہیں اور آلات اپنے جیسوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور روشنیاں موجود ہوتی ہیں اور ان کی علامات قدیم ہونے سے مانع ہیں اور ازلیت نے انہیں روک رکھا ہے حقیقت ربوبیت کو وہم میں لانے سے اور اگر ان کو مکمل کرنا نہ ہوتا تو وہ الگ الگ ہو جاتیں پس وہ اپنے جدا کرنے والے پر دلالت کرتیں اور وہ جدا ہو جاتیں اور اپنے جدا کرنے والے کو ظاہر کرتیں خوب واضح اور روشن ہے ان کو بنانے والا عقلوں کے لیے اور اسی سے وہ دیکھنے سے پوشیدہ ہے اور انہیں عقلوں کی طرف محاکمہ کیا جاتا ہے وہموں کا اور ان ہی عقلوں کے ساتھ دلیل باندھی جاتی ہے ایمان کے بغیر تصدیق کے نہیں ہے اور تصدیق بغیر اقرار کے نہیں ہے اور تصدیق اور ایمان اور اقرار تینوں نہیں ہوتے مگر بعد معرفت کے اور معرفت بغیر اخلاص کے نہیں ہوتی اور اخلاص اس کو تشبیہ دینے سے نہیں رہتا اور نہ ہی نفی رہتی ہے ایسی صفات کو ثابت کرنے سے جو تشبیہ والی ہوں ہر وہ چیز جو کہ عالم میں ہے وہ اس کے مانع (بنانے والے) میں موجود نہیں ہے اور جو بھی اس عالم میں ممکن ہے وہ اس کے خالق میں محال ہے اگر اس کی حد کی جائے حد سے آگے تو اس کے آگے بھی ہو گا اور اگر اسکے لیے تمامیت تلاش کی جائے تو نقص لازم آتا ہے وہ ازل کا کیسے مستحق ہو سکتا ہے جو کہ حدث سے ممتنع نہیں یا کیسے اشیاء پیدا کرے گا جو خود اشیاء سے الگ نہیں ہے اس پر نہ حرکت

جاری ہوتی ہے اور نہ سکون اور یہ کیسے جاری ہوں اس پر جس نے ان کو جاری کیا ہو اور اسی میں لوٹتا ہے وہ جسے اس نے اول پیدا کیا ہے تو اس وقت اس کی ذات متفاوت ہو اور اس کی حقیقت ازل سے ممتنع نہ ہو اور جبکہ بنانے والا بننے والے کا غیر ہوتا ہے اگرچہ وہ اس کے ساتھ متعلق ہو تو پھر یہ کہنے کی مجال نہیں ہے اور نہ ہی اس مسئلہ کا کوئی جواب ہوگا نہیں ہے کوئی الٰہ مگر اللہ جو تحمل والا عزت والا ہے نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو بلند اور بڑا ہے پاک ہے اللہ جو سات آسمانوں کا رب ہے اور سات زمینوں کا رب ہے اور ان کا رب ہے جو ان کے درمیان ہیں اور جو ان کے اندر رہیں اور وہ رب ہے بڑے عرش کا اور سلام ہو اللہ کے رسولوں پر اور ساری حمد ہے اللہ کے لیے جو رب ہے تمام جہانوں کا اور رحمت ہو اللہ کی محمدؐ اور آپؐ کی پاکیزہ آلؑ پر۔

(۲)خطبہ التطنجیہ

یہ ان خطبات میں سے ہے جو امیر المومنینؑ سے منسوب ہیں جو الجموع الرائق میں مذکور ہے اسے ۷۰۳ ہجری میں تالیف کیا گیا اور اسے رجب برسی نے مشارق الانوار الیقین میں ذکر کیا ہے جو ۷۷۳ ہجری میں تالیف کی گئی اور اسے شیخ علی الحائری البار جینی نے اپنی کتاب الزام الناصب میں نقل کیا ہے خطبہ کی ابتداء ایسے ہی ہے جیسے کہ مشارق الانوار میں ہے۔

حمد ہے اللہ کے لیے جس نے فضاؤں کو پھاڑا اور ہوا کو پیدا کیا اور اس خطبہ کے آخر میں ہے کہ میں نے تمام علاقوں کو چار خطوں میں تقسیم کر دیا ہے اور سات جزیروں میں پس جنوب کا خطہ اور ملک برکات کا معدن ہیں اور شمال کے ملک غلبہ اور دبدبہ کا معدن ہیں اور صبا کے ملک یعنی مشرقی زلزلوں کا معدن ہیں اور دبور کے ملک یعنی مغربی ہلاکتوں کا معدن ہیں جنھوں نے یہ خطبہ ذکر کیا ہے وہ ابن شہر آشوب ہیں اور اس نے خطبہ اقالیم کا بھی ذکر کیا ہے باوجود ایک اقالیم کا ذکر اس خطبے کے آخر میں بھی ہے ہو سکتا ہے کہ یہ متحد ہوں جیسے کہ ہم نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے اس خطبہ کے ذکر کی طرف عبدالرحمن بدوی نے بھی اشارہ کیا ہے اپنی کتاب میں۔اس خطبہ کی شرح۔

اس خطبہ کی السید کاظم الرشتی نے دو بڑی جلدوں میں شرح کی ہے اور اپنی شرح کے شروع میں کہا ہے کہ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ علماء اس خطبہ شریفہ اور اس طرح کے دیگر خطبات جیسے خطبہ البیان، خطبہ الافتخار وغیرہ میں

احادیث میں سے جیسے کہ ان کی معرفت کی خبر نورانیت سے اور خبر بیان مقامات المعرفتہ وغیرہ میں چار جماعتوں میں بٹ گئے ہیں اول وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان روایات کا سرے سے ہی انکار کر دیا اور ان کو پھینک دیا اور توجیہہ یہ بیان کی کہ یہ اخبار احاد ہیں ان کا علمی اور عملی طور پر کوئی فائدہ نہیں اور جو ظن مطلق کی حجت کا قائل ہے اس نے کہا کہ اگرچہ گمان ان روایات کے مضمون کی صحت کا فائدہ دیتا ہے مگر وہ اس جیسے مطالب کا فائدہ نہیں پہنچاتا اور جو خبر واحد کی حجیت کا قائل ہے اس نے کہا کہ یہ امامی عدل کے اعتبار سے صحیح روایت ہے ایک مکتبہ فکر نے کہا ہے کہ اکثر روایات ضعیف ہیں خاص طور پر خطبات کے بارے میں اور ان میں سے اکثریت مشارق الانوار شیخ رجب البرسی میں ہیں اور علماء نے اس میں غلو اور حد سے تجاوز کا حکم لگایا ہے اور جس کا یہ حال ہو اس میں حجیت نہیں ہوتی اور اسکے باوجود یہ روایات اور خطبے عقل کے خلاف ہیں ان میں سے یہ باتیں بھی ہیں کہ مکان سے امکان کا ختم کرنا اور مخلوق کے لیے ربوبیت ثابت کرنا اور تفویض کو لازم سمجھنا یہ وہ چیزیں ہیں کہ علماء کا متفقہ اجماع ہے ہے کہ معتبر احادیث کی روشنی میں اور محکم روایات کے مطابق یہ باطل ہیں اور اس کا قائل کافر ہے اور بوجہ صریح کتاب کی مخالفت کے بھی اللہ فرماتا ہے کہ کیا اللہ کے علاوہ بھی کوئی خالق ہے مجھے دیکھاؤ انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا یہ اللہ وہ ذات ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں رزق دیا پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے جو ان میں سے ایک چیز بھی کر سکے وہ پاک و برتر ہے اس سے جو شریک ٹھہراتے ہیں اور روایات اس پر دلالت کرتی ہیں اور صحیح معتبر شہادت ہے کہ روایت جب اللہ کی کتاب کے خلاف ہو تو اسے دیوار پر دے مارو حالانکہ مشہور و معروف ہیں نشر و اشاعت غلو کرنے والے لوگوں کی جو کہ الوہیت امیر المومنینؑ کے قائل ہیں اور آپؑ کی اولاد طیبین و طاہرینؑ کی الوہیت کے قائل ہیں جیسے کہ نصیریہ ،خطابیہ اور شلمغانیہ اور اس طرح کے دیگر فرقے اور زیادہ تر ان روایات کے راوی یہی لوگ ہیں پس ثابت ہوا کہ یہ خطبات جناب امیرؑ کے نہیں ہیں اور نہ ہی روایات آپؑ کی اولاد معصومینؑ سے ہیں بے شک یہ غالی لوگوں کے

بنائے اور گھڑے ہوئے ہیں۔

الثانیہ۔دوسری جماعت وہ ہے جنہوں نے ان کی تصدیق و تکذیب سے توقف کیا ہے جب انہوں نے دیکھا ان روایات کا پھیل جانا اور بار بار ہونا اور ان کا بر حق فرقوں کی کتابوں میں آنا اور بہت سی دعاؤں کا ان کے مضامین کے مطابق آنا اور زیارات کا ہونا جو کہ اہل بیت معصومؑ سے روایت کی گئی ہیں اور بہت سی روایات کا ان کے مفہوم کے ساتھ انتہائی ثقہ و معتبر راویوں سے آنا مگر یہاں کچھ ایسی روایات بھی ہیں جو اپنے ظاہر سے ان مضامین کی نفی کرتی ہیں لیکن ان کی تائید بعض آیات کا ظاہری معانی کرتا ہے باوجود عقل اس کے ادراک سے قاصر ہے اور معرفت سے عاجز ہے لہذا توقف اور سکوت ہی بہتر ہے کیونکہ آپؑ کا ارشاد ہے توقف کرنا شبہات کے موقع پر ہلاکت میں پڑنے سے بہتر ہے اس لیے دوسری جماعت نے توقف اختیار کیا۔

الثالثہ۔ تیسری جماعت نے ان روایات کا قبولیت کے ساتھ استقبال کیا اور ان کی حقانیت کی شہادت دی لیکن انہوں نے عقل سے اس کی پہچان کی کوشش کی اور انہوں نے آل رسولؐ سے اس سلسلے میں کوئی سند نہیں لی جیسے کہ ان کے دعویٰ سے معلوم ہوتا ہے اور ان کے اعمال کی زبان بتاتی ہے اگرچہ انہوں نے اپنی ظاہری کلام میں اس کے خلاف دعویٰ کیا ہے پس وہ لوگ ان خطبوں کے بارے میں ملحدین صوفیا کے راستے پر چلے جو کہ وحدۃ الوجود کے قائل ہیں۔

الرابعہ۔چوتھی جماعت وہ ہے جنہوں نے ان خطبات کو اور اس طرح کی روایات کو عقل سے لیا اور ان کی معرفت حاصل کی اور انہوں نے اپنے عقیدے کی بنیاد حدیث معصومؑ کو بنایا اور ان خطبات و روایات کے مفہوم کو آل محمدؐ کے ارشادات سے سمجھا۔

وجہ تسمیہ۔اس کا نام تطنجیہ رکھنے کی وجہ مولائے کائناتؑ کا یہ فرمان ہے کہ جو آپؑ نے اس کے اول میں فرمایا ہے انا الواقف علیٰ التطنجین۔ کہ میں تطنجین پر کھڑا ہوں یہاں تک فرمایا کہ التطنجان پانی کی دو خلیجیں ہیں گویا کہ وہ

دونوں تطنجین کے دو تسمے ہیں اور میں اس کے دائرے کا متولی ہوں۔

خطبہ التطنجیہ کا متن۔

حمد ہے اللہ کے لیے جو کہ فضا کو شگافتہ کرتا ہے اور ہوا کو شگافتہ کرتا ہے اور اطراف کو معلق کرتا ہے اور روشنی پھیلاتا ہے اور مردوں کو زندہ کرتا ہے اور زندوں کو مارتا ہے میں اس کی حمد کرتا ہوں ایسی حمد جو کہ پھیلے تو بلندی عطا کرے اور طول پکڑے تو چمک اٹھے ایسی حمد کہ آسمان کی طرف بلند ہوتی جارہی ہے اس کے طول و عرض میں پھیل رہی ہے اور فضا میں پھیل رہی ہے اس نے پیدا کیا آسمانوں کو بغیر ستونوں کے اور ان کو کھڑا کر دیا بغیر پاؤں کے اور ان کو روشن کر دیا چمکتے ہوئے ستاروں سے اور روک رکھا ہے فضا میں بھرے بادلوں کو اور پیدا فرمایا ہے دریاؤں کو اور پہاڑوں کو لہروں پر جوش کھانے والے پتلے اور عمدہ پانی پر قائم رکھا ہے اس کے بند کو پس آپس میں الٹ پلٹ جاتی ہیں اس کی موجیں میں حمد کرتا ہوں اور ساری حمد اسی کے لیے ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں ہے اس کے سواء اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسولؐ ہیں جس کو چن لیا اس نے اپنی عظمت کے درمیان سے اور اس کو رسول بنایا عرب میں اور مبعوث کیا ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا کر کرشماتی شخصیت والا پس آپؐ نے دلائل قائم کئے اور رسالتوں کو ختم کیا بصیرت عطا کی ان مسلمانوں کو اور ظاہر کیا اس سے دین کو اللہ کی رحمت ہو اس پر اور اس کی پاکیزہ آلؑ پر۔

اے لوگو! رجوع کرو میری جماعت کی طرف اور عہد کرو میری بیعت کا اور ہمیشہ رہو دین پر مکمل یقین کے ساتھ اور مضبوط پکڑو اپنے نبیؐ کے وصی کو جس میں تمہاری نجات ہے اور اس کی محبت سے حشر والے دن تمہارا بچاؤ ہے پس میں امید اور آرزو ہوں اور میں مختلف زاویوں اور مقامات پر کھڑا ہوں اور میں دیکھ رہا ہوں مغربین اور مشرقین کی طرف میں نے اللہ کی رحمت دیکھی ہے اور جنت الفردوس کو آنکھ سے دیکھ رہا ہوں اور وہ ساتویں سمندر میں ہے چل رہے ہیں برجوں میں اس کے ذخیروں میں ستارے اور راستے اور میں نے دیکھا زمین کو لپٹی

ہوئی ہے جیسے کہ محل کے کپڑے لپٹے ہوتے ہیں اور وہ دائیں طرف کی زیب وزینت ہے جو مشرق سے متصل ہے اور الطتنجان پانی کی دو خلیجیں ہیں گویا کہ وہ متفرق قسم کی رسیاں ہیں اور میں ان کے دائرے کا متولی ہوں اور جو اس میں باغات ہیں اور وہ سب ایسے ہیں جیسے انگلی میں انگوٹھی ہو اور بے شک میں نے سورج کو دیکھا اس کے غروب ہونے کے وقت جیسے کہ ایک پرندہ ہو جو اپنے گھونسلے کی طرف لوٹ کر جارہا ہو اور اگر باغات کی چوٹی کی کھٹکاہٹ نہ ہوتی اور تطنجین کا آپس میں ملنا نہ ہوتا اور برجوں کی آہٹ نہ ہوتی تو ضرور بر ضرور سن لیتا وہ جو آسمان اور زمین میں ہے اس کے سیاہ پانی میں داخل ہونے کے گہرے ذرات کو اور وہ ہی گرم پانی کا چشمہ ہے جو بدبودار ہے اور بے شک مجھے علم ہے اللہ کی مخلوق کے ایسے عجائبات جو کہ اللہ کے سواء کوئی نہیں جانتا اور میں نے پہچانا وہ جو ہو چکا اور وہ جو آئندہ ہو گا اور جو تھا پہلے ذرات میں ان کے ساتھ جو آدم اول سے پہلے تھے پس بے شک وہ سب میرے لیے منکشف کیا گیا پس میں نے پہچان لیا اور میرے رب نے مجھے سکھایا میں نے سیکھا سنو تم اسے محفوظ کرلو اور شور نہ کرو اور نہ حرکت کرو پس اگر تم پر میرا خوف نہ ہوتا یہ کہ تم کہو گے کہ یہ مجنون ہو گیا ہے یا مرتد ہو گیا ہے تو میں ضرور تم کو خبر دیتا اس کے بارے میں جو وہ تھے اور جس میں تم ہو اور جو تمہیں پیش آئے گا قیامت کے دن تک وہ علم ہے جو مجھے ودیعت کیا گیا پس میں نے جان لیا اور بے شک چھپایا گیا اس کا علم تمام انبیاء سے سوائے اس شریعت والے کے اللہ کی رحمتیں ہوں اس پر اور اس کی آلؑ پر پس اس نے مجھے اپنا علم سکھایا اور میں نے اس کو اپنا علم سکھایا اور سنو کہ ہم ہی پہلے ڈرانے والے ہیں اور میں اور ہم ہی آخری ڈرانے والے ہیں اور ہر زمان اور مکان کے ڈرانے والے ہیں اور جو بھی ہلاک ہوا ہماری وجہ سے ہلاک ہوا اور جس نے بھی نجات پائی ہماری وجہ سے ہی نجات پائی پس تم استطاعت نہیں رکھتے اس کی ہم میں قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور روح پیدا کی اور وہ جو یکتا ہے جبروت میں اور عظمت میں بے شک میرے لیے یہ ہوائیں، فضائیں اور پرندے مطیع کئے گئے ہیں اور یہ دنیا میرے سامنے پیش کی گئی تو میں نے اس سے اعراض کیا میں لپیٹنے والا ہوں دنیا کو اس

کے منہ کے بل پس وہ جھک گئی کب مل سکتے ہیں مجھ سے ملنے والے بے شک مجھے معلوم ہے جو فردوس اعلیٰ کے اوپر ہے اور جو ساتویں آسمان کے نیچے ہے اور جو بلند آسمانوں میں ہے اور جو ان کے درمیان ہے اور جو مٹی کے نیچے ہے اور مجھے اس سب کا علم ہے نہ کہ کسی نے مجھے خبر دی ہے میں عرش عظیم کے رب کی قسم کھاتا ہوں اگر میں چاہوں تو تم کو تمہارے آباء واجداد کی خبر دوں اور تمہارے اسلاف کی کہ وہ کیا تھے اور وہ کس سے ہیں اور اب وہ کہاں ہیں اور کس کی طرف وہ گئے ہیں پس کتنے ہیں تم میں جنہوں نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے اور اپنے باپ کا سر پیا حالانکہ وہ اس کا مشتاق اور امیدوار تھا کس قدر دوری ہے اور دوری ہے چھپے ہوئے ظاہر کر دیئے جائیں گے اور جو کچھ دلوں میں ہے وہ سب نکال دیا جائے گا اور معلوم کر لیا جائے گا کہ کہاں ہے پوشیدہ شے اور اللہ کی قسم بے شک تم نے کئی مجموعے جمع کر رکھے ہیں اور کئی مرتبہ تم جھپٹ چکے ہو اور ایک جھپٹے میں دوسرے سے کتنا فاصلہ ہے ایک نشانی اور کئی نشانیوں میں سے اور کتنا فرق ہے مقتول اور وصیت میں پس بعض تو پرندوں کے پوٹوں میں چلے گئے اور بعض وحشیوں کے شکموں میں اور بعض کہاں بعض کہاں اور لوگ چلنے والے اور جانے والے کے بین بین ہیں کچھ شام کی طرف جا رہے ہیں اور کچھ صبح کی طرف اور اگر تمہارے سامنے کھول دیا جائے جو کہ میرے سامنے ہے قدیم اول میں اور جو میرے سامنے ہے آخرت میں تو تم بڑے بڑے عجائبات دیکھو گے اور انتہائی تعجب انگیز امور ملاحظہ کرو گے اور کئی ہنر اور صائع دیکھو گے میں ہی پہلا خلق کرنے والا ہوں نوح اول سے بھی پہلے اگر تمہیں معلوم ہو جو کچھ ہوا آدمؑ و نوحؑ کے ان عجائبات میں سے جن کو میں نے بنایا اور وہ امتیں جن کو میں نے ہلاک کیا پس ثابت ہو چکی ان پر بات پس بہت برا ہوا جو وہ کرتے رہے اور میں ہی اول طوفان والا ہوں اور میں ہی ثانی طوفان والا ہوں اور میں ہی سیل العرم والا ہوں اور میں ہی پوشیدہ رازوں والا ہوں اور میں ہی عاد والا اور جنات والا ہوں اور میں ہی ثمود والا اور نشانیوں والا ہوں میں ہی ان کو تباہ کرنے والا ہوں اور میں ہی ان کو زلزلے میں مبتلا کرنے والا ہوں میں ہی ان کو لوٹانے والا ہوں اور میں ہی ان کو عذاب دینے والا ہوں اور میں ہی

ان کی تدبیر کرنے والا ہوں اور میں ہی ان کو خلق کرنے والا ہوں میں ہی ان کو گرانے والا ہوں اور میں ہی ان کو مارنے والا ہوں اور میں ہی ان کو زندہ کرنے والا ہوں اور ہی اول ہوں میں ہی آخر ہوں میں ہی ظاہر ہوں میں ہی باطن ہوں اور میں ہر زمانے سے پہلے تھا اور میں ہی ہر زمانے کے بعد بھی رہوں گا میں قلم سے پہلے تھا اس کے ساتھ ہوں اس کے بعد بھی ہونگا میں لوح سے پہلے تھا اس کے ساتھ ہوں میں صاحب ازل ہوں میں جابلقا اور جابلسا والا ہوں میں ہی رفرف اور بہرام والا ہوں اور میں عالم اول کی تدبیر کرنے والا ہوں جبکہ نہ تو تمہارا یہ آسمان تھا اور نہ ہی تمہاری یہ زمین تھی راوی کہتے ہیں کہ ابن صویرمہ کھڑا ہوا اور اس نے کہا آپؑ تو آپؑ ہی ہیں اے امیر المومنینؑ تو آپؑ نے فرمایا بے شک میں تو میں ہی ہوں نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے جو میرا رب ہے اور تمام مخلوق کا رب ہے اسی کی تمام مخلوق اور حکومت ہے جس نے تمام امور کی اپنی حکمت سے تدبیر کی ہے اور آسمان و زمین اس کی قدرت سے قائم ہیں گویا میں تمہارے کمزور ایمان کو دیکھ رہا ہوں جو کہتا ہے کیا تم سنتے نہیں اس بات کو جو دعویٰ کر رہا ہے ابن ابی طالبؑ اپنے متعلق اور کل کو جمع ہونگے لشکر اہل شام کے اس پر پس وہ نہ نکلے ان کی طرف اور محمدؐ و ابراہیم کو مبعوث کرنے والے کی قسم میں نمرود اور اہل شام سے قتال کروں گا تمہارے ساتھ مل کر اور ان کو بار بار قتل کروں گا اور مجھے اپنے حق و عظمت کی قسم میں اہل شام سے ضرور قتال کروں گا اور بار بار ان کو قتل کروں گا اور میں ضرور قتل کروں گا اہل صفین سے ہر قتل کے بدلے ستر قتل ہونگے اور میں ہر مسلمان کو نئی زندگی عطا کروں گا اور اس کے حوالے اس کے وارث اور قاتل کو کروں گا یہاں تک کہ میرے دل کی سوزش ٹھنڈی پڑ جائے اور میں ضرور قتل کروں گا عمار بن یاسرؓ کے بدلے اور اویس قرنیؓ کے بدلے ایک ایک ہزار قتل سب سے پہلے پس کہا جائے گا کہ نہیں اور کیسے اور کہاں اور کب اور کس طرح اور کہاں تک پس کیا حال ہو گا جب تم دیکھو گے شام کے حاکم کو جب آرے سے چیرا جائے گا اور درانتیوں سے کاٹا جائے گا پھر میں اسے عذاب عظیم کا مزا چکھاؤں گا پس سنو اور خوش ہو جاؤ پس میری طرف لوٹایا جائے گا تمام مخلوق کا معاملہ کل کو

میرے رب کے امر سے پس اسے بڑا نہ سمجھا جائے جو میں نے کہہ دیا ہے پس بے شک ہمیں اموات اور مصیبتوں کا علم دیا گیا ہے اور تاویل اور تنزیل کا علم دیا گیا ہے اور فصل خطاب عطا کیا گیا ہے اور اترنے والی مصیبتوں اور حادثات اور بلاؤں کا علم دیا گیا ہے پس ہم سے کوئی شے چھپ نہیں سکتی گویا کہ میں اس کے ساتھ ہوں اور آپؑ نے امام حسینؑ کی طرف اشارہ فرمایا بے شک چمک رہا ہے اس کا نور اور اسکی آنکھوں میں پس میں حاضر ہونگا اس کے وقت پر طویل موقع میں وہ ان کو زلزلہ سے ڈرائے گا اور ان کو زمین میں دھنسا دیگا اور بدلے لینے اس کے ساتھ تمام مومنین ہر جگہ اور اللہ کی قسم اگر میں چاہوں تو نام لے سکتا ہوں ایک ایک آدمی کا ان کے اپنے نام اور ان کے باپوں کے نام وہ نسل ہونگے مردوں کی پشتوں اور عورتوں کے رحموں سے قیامت کے دن تک پھر آپؑ نے فرمایا اے جابر تم حق کے ساتھ ہو اور اسی کے ساتھ رہو گے اور اسی میں مروگے اے جابر جب صور کی آواز آئے گی اور گلہ دبالے گی ہر بیماری اور گفتگو کرے گی بھینس پس اس وقت ہونگے عجیب و غریب امور اور وہ کون سے عجائبات ہونگے جبکہ آگ روشنی کرے گی بصرہ میں اور عثمانی لشکر وادی سوداء میں ظاہر ہوگا اور بصرہ میں شورش ہو جائے گی اور بعض بعض پر غالب آجائیں گے اور ہر قوم دوسری قوم کی طرف مائل ہو گی اور خراسانی لشکر متحرک ہونگے اور شعیب بن صالح وادئ طالقان سے پیچھا کرے گا اور سعید سوسی کے لیے خوزستان میں بیعت لی جائے گی اور کرد عمالیق کے لیے جھنڈا گاڑا جائے گا اور عرب کے ارمن اور سقلاب کے علاقوں پر غالب آجائیں گے اور ہرقل قسطنطنیہ میں سینان کے لیڈروں کی شرائط تسلیم کرے گا پس اس وقت تم امید رکھو اس کے ظہور کی جو موسیٰؑ سے درخت کے اندر سے کلام کرنے والا تھا کوہ طور پر پس یہ ظاہر ہوگا مکمل طور پر اور آنکھوں سے اسے دیکھا جا سکے گا اس کی صفت بیان کی جائے گی سنو تم میں نے کتنے ہی عجائبات بیان کرنے سے چھوڑ دیئے ہیں اور کتنے ہی دلائل میں نے چھپا رکھے ہیں اس لیے کہ میں نہیں پاتا تم کو تحمل کرنے والا میں ہی ابلیس کو سجدہ کا حکم دینے والا ہوں میں ہی اسے عذاب دوں گا اور اس کے لشکر کو بھی تکبر کرنے اور اللہ کے امر پر غیرت کرنے پر

میں ہی بلند کرنے والا ہوں ادریسؑ کو اونچے مقام پر اور میں ہی گفتگو کرنے والا ہوں عیسیٰؑ سے گہوارے میں بچپن میں میں ہی ترتیب دینے والا ہوں میدانوں کو اور میں ہی زمین کو قائم رکھنے والا ہوں اور میں نے ہی اسے پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا ہے پس میں نے اس کو پانچواں حصہ جنگل بنایا اور ایک پانچواں دریا بنایا اور ایک پانچواں حصہ پہاڑ بنایا اور ایک حصہ آبادی بنایا اور ایک حصہ بیابان بنایا میں نے ہی قلزم کو پھاڑا تھا پتھر مار کر اور میں نے پھاڑا تھا بانجھ عورت یا مرد کو گرم پانی سے اور میں نے ہی پھاڑا ہر ایک کو ہر ایک سے اور بعض کو بعض سے اور میں ہی طیر ثا ہوں اور میں ہی جانبوثا ہوں اور میں البار حلون ہوں اور میں علیو ثوثا ہوں جو اچانک حملہ کرنے والا ہے دریاؤں پر فساد کے وقت کثیر تعداد میں جمع ہونے والے مجمع پر حتی کہ میرے لیے ظاہر ہو گا وہ جو میرے لیے تیار کیا گیا ہے اس میں گھوڑے اور لوگ اور کہا جائے گا کہ جو پسند ہے لے لو اور جو چاہو چھوڑ دو پھر میں عمار بن یاسرؓ کو بارہ ہزار گھوڑے لوہے میں چھپے ہوئے اس کے حوالے کروں گا جو ان میں سے اللہ اور اسکے رسولؐ سے محبت کرنے والے ہیں گے اور ہر ایک کے ساتھ بارہ ہزار جماعتیں ہونگی جن کی تعداد اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا پس تم خوش ہو جاؤ تم بہت اچھے بھائی ہو اور سنو کہ تمہارے لیے کچھ وقت کے بعد ایک اور لمحہ آئے گا جس سے تمہیں کچھ حقیقت معلوم ہو گی اور تمہارے سامنے دلیل کی کاریگری منکشف ہو گی جبکہ طلوع ہو گا بہرام اور کیوان (یعنی مریخ اور زحل) چند ساعتوں میں پس پھر اس وقت متواتر اور مسلسل آنے لگیں گے زلزلے اور ظاہر ہونگے پرچم نہر جیحون کے کنارے سے بابل کے میدان کی طرف میں ہی برجوں کو رکھنے والا ہوں اور ہواؤں کو باندھنے والا ہوں اور کشادگی کھولنے والا ہوں اور غبار پھیلانے والا ہوں اور میں ہی طور پر موسیٰؑ سے کلام کرنے والا ہوں اور میں ہی وہ نور ظاہر ہوں اور میں ہی کھلی ہوئی دلیل ہوں اور بے شک موسیٰؑ کے لیے نو حصوں میں سے صرف ایک حصہ کھولا گیا تھا اور ایک ذرہ مثقال میں سے اور یہ سب اللہ عزوجل کی جانب سے علم سے ہے میں ہی ہمیشہ کی جنتوں والا ہوں اور میں ہی نہروں کو چلانے والا ہوں جو نہریں ہیں جوش مارنے والے پانی کی اور جو نہریں ہیں

دودھ کی اور جو نہریں ہیں صاف و شفاف شہد کی جس میں پینے والے کے لیے لذت ہے میں نے ہی جہنم کو روک رکھا ہے اور میں نے اسے کوئی طبقات میں تقسیم کر دیا ہے ایک السیعر ہے اور وہ چونے کو بھی جھلسا دینے والی ہے اور دوسری عمقیوس ہے جسے میں نے ظالموں کے لیے تیار کیا ہے اور یہ سب میں نے ودیعت کر رکھی ہیں وادی برہوت میں اور وہ ایسی ہے کہ قسم ہے پھاڑنے والے کی اور مخلوق کے رب کی کہ ہمیشہ رہیں گے اس میں بت اور شیاطین اور ان کے عبادت کرنے والے اور وہ لوگ جو ملک و سلطنت کے مالک کا انکار کرتے ہیں اور میں تمام ملکوں کا بنانے والا ہوں علیم و حکیم کے حکم سے اور میں ہی وہ کلمہ ہوں جس سے تمام امور مکمل ہوئے اور زمانے گزرے ہیں بے شک میں نے ملکوں کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے اور جزیروں کو سات حصوں میں چنانچہ جنوبی ممالک برکات کا منبع ہیں اور شمالی ممالک حکومت اور غلبے کو معدن ہیں اور صباء والی ہوا کی جانب کے ممالک زلزلوں کا منبع ہیں اور مغربی ہواؤں والے ممالک ہلاکتوں کا منبع ہیں اور مقام ہیں۔ سنو خرابی ہے تمہارے شہروں اور بستیوں کے لیے ان سرکش لوگوں سے جو چڑھائی کریں گے پس وہ لوٹ ڈالیں گے اور وہ بدل دینگے جب سختیاں آئیں گی نامردوں کی حکومت اور بچوں کی بادشاہی میں اور عورتوں کی حکمرانی میں تو اس وقت گونج اٹھیں گی اور تمام کنارے ایسے لوگوں سے بھرے ہونگے جو باطل کی دعوت دینے والے ہونگے اللہ دور کرے اللہ دور کرے اس وقت تم امید رکھو ایک بڑی کشادگی کی اور اس کے جماعت در جماعت آئے گی جبکہ اللہ عزوجل نجف کے کنکروں کو جوہر بنائے گا اور انہیں مومنین کے قدموں کے نیچے لائے گا اور بیعت ہوگی اس کی مخالفین اور منافقین سے بھی اور بے قیمت ہو جائے گا اس کے ہمراہ سرخ یاقوت اور خالص موتی اور جوہر تک بھی اور یہ تمام علامتوں میں سے سب سے واضح ہوگی یہاں تک کہ جب وہ اپنی انتہاء تک جائے گی اس کا نور حق ہوگا اور اس کی رونق چمکے گی اور جو تم چاہتے ہو وہ ظاہر ہوگا اور تم جو پسند کرتے ہو اس تک پہنچو گے اور سنو کس قدر ہونگے اس وقت تک بکثرت عجائبات عام طور پر اور ایسے امور جو ازدھام کریں گے اے ٹوٹی ہوئی ہڈیوں جیسے لوگو اور بے

سمجھ جانوروں کے مثل لو گو کیسے ہو گے تم جب کہ وہ چھا جائیں گے تم پر بنو کنام کے جھنڈے عثمان بن عنبسہ کے ساتھ شام کے میدانوں میں وہاں وہ اپنے ماں باپ مراد لیں گے اور وہاں امیہ شادی کرینگے افسوس دوری ہے اس سے کہ اموی یا عدوی حق کو دیکھ لیں پھر آپؑ نے فرمایا تباھی ہے امتوں کے لیے کیا نہیں دیکھے انہوں نے جھنڈے بنی عتبہ کے بنی کنام کے ساتھ چل رہے ہیں تین حصوں میں جو کہ چڑھ رہے ہیں ایک ایک پہاڑ پر شدید خوف سے اور تازہ تنگدستی سے سنو یہی وہ وقت ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے کہ میں تمہیں سوار کروں گا عمدہ سواریوں پر جنہیں آسمانی سواریوں نے گھیر رکھا ہو گا گویا کہ میں منافقوں کے ساتھ ہوں لوگ کہتے ہیں صراحت کردی ہے علیؑ پر اس کی ذات نے ربانیت کی۔ سنو لوگوں گواہ رہو ایسے گواہ کہ وہ تم سے سوال کرے گا جب اس کی شہادت کی ضرورت پڑے گی بے شک علیؑ نور ہے جو مخلوق ہے اور بندہ ہے جو کہ رزق دیا گیا ہے اور جو کہے اس کے علاوہ پس اس پر اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔

پھر آپؑ منبر سے نیچے تشریف لائے اور آپؑ فرمارہے تھے کہ میں نے حفاظت اور بچاؤ حاصل کیا ملک وملکوت کے مالک سے اور میں نے مضبوطی سے تھاما عزت و جبروت والے کو اور میں نے رکاوٹ کرلی ہے قدرت اور بادشاہی والے کے ساتھ ہر اس شے سے جس کا مجھے خوف وخطرہ ہے اے لوگو! جو کوئی بھی تم میں سے یہ کلمات مصیبت یا تکلیف کے وقت ذکر کرے گا اللہ اس کی تکالیف کو دور فرمائے گا۔

پس جابر نے آپؑ سے کہا یاامیر المومنینؑ کیا صرف یہ ہی کلمات؟ تو آپؑ نے فرمایا کہ ہاں اور میں ان کے ساتھ تیرہ (۱۳) نام اور ملاتا ہوں پھر مجھے سینے سے لگایا اور سوار ہو کر تشریف لے گئے۔

(۳)خطبہ الاستسقاء

یہ تفصیلی خطبہ شیخ صدوق متوفی ۳۸۱ہجری نے من لایحضر الفقیہ میں باب صلاۃ الاستسقاء میں نقل کیاہے اور ذکر کیا یہ خطبہ امیر المومنینؑ نے ارشاد فرمایا جس کا اول حصہ یہ ہے الحمد اللہ سابغ النعم اور اس کا ترجمہ مولیٰ محمد تقی المجلسی المتوفی ۱۰۷۰ہجری نے اپنی شرح فارسی میں جس کا نام اللوامع ہے کیاہے جو کہ ۱۳۳۱ہجری میں طبع ہوا لیکن فقیہہ کے مخطوطہ نسخے میں اور مترجمہ مطبوعہ نسخے میں خطبے کے کلمات میں بہت سی تبدیلیاں اور تغیرات ہیں پھر شیخ ہادی کشف الغطاء نے یہ خطبہ مستدرک نہج البلاغہ میں وارد کیاہے لیکن اس کو ماخذ و حوالہ نہیں دیا لیکن اس میں اس نے جو خطبہ نقل کیاہے وہ فقیہہ کے نسخہ اور ترجمے سے کافی مختلف ہے اور بہت سے جملوں میں کمی بھی ہے اور کلمات کی تبدیلی بھی ہے اور شاید یہ خطبہ وہی ہے جس کا ترجمہ شیخ سلمان الماحوزی المتوفی ۱۱۲۱ہجری نے کیاہے اور بے شک آپ کے شاگرد شیخ عبداللہ اور ایسے ہی المحدث البحرانی نے اللولؤ میں الماحوزی کی تصانیف شرح خطبہ استقساء میں شمار کیاہے ہر حالت میں یہ خطبہ وہ نہیں ہے جو شیخ رضی نے نہج البلاغہ میں دو مقامات پر خطبہ استقساء امیر المومنینؑ کے عنوان سے نقل کیاہے کیونکہ یہ دونوں خطبے بمع اس خطبے کے جو کہ الفقیہ میں مذکور ہے باوجود نسخوں کے اختلاف کے آپس میں بہت زیادہ مختلف ہیں اگرچہ اس کے بعض جملے یا اس کی مفردات کا کوئی جملہ اس خطبہ میں پایا جاسکے لیکن کلام کی ترتیب ان تینوں میں الگ الگ ہے اس طرح ممکن ہے کہ انہیں تین الگ خطبے شمار کیا جائے اور اس کا نام استسقاء اس اس لیے رکھا گیا کیونکہ آپؑ نے یہ خطبہ بارش طلب کرنے کے لیے ارشاد فرمایا تھا اور اس کا نزول طلب

کیا تھا جیسے کہ اس کے مضامین میں واضح ہو رہا ہے۔

خطبہ الاستسقاء کا متن۔

حمد ہے اللہ کے لیے جو کہ مکمل نعمتوں والا ہے اور روحوں کو پیدا کرنے والا ہے جس نے آسمانوں کو اپنی کرسی کے لیے ستون بنایا اور زمین کو اپنے بندوں کے لیے بچھونا بنایا اور پہاڑوں کو میخیں بنایا اور اس نے اپنی شان سے عرش کے ارکان کو قائم کیا اور اپنے نور سے سورج کی شعاع کو روشنی دی اور زمین پر چشمے بہا دیئے اور چاند کو نور بنا دیا اور ستاروں کو چمکنے والا بنا دیا پھر تجلی ڈالی اور متمکن ہوا اور مخلوق بنائی اور اسے مضبوط کیا اور اسے قائم کیا اور نگرانی کی پس تکبر والے کی نخوت اس کے سامنے جھک گئی اور جگہ لینے والے نے اسکی دوستی طلب کی اے اللہ تیرے بلند درجے سے تیری موثر فضل سے اور تیری وسیع بارش سے میں درخواست کرتا ہوں کہ تو رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد علیہ السلام پر جیسے کہ اس نے تیری اطاعت کی اور تیری عبادت کی اور دعوت دی اور تیرے عہد کو پورا کیا اور تیرے احکام کو نافذ کیا اور اتباع کی تیرے پرچم کی جو تیرا بندہ اور تیرا نبی اور تیرے عہد کا امین اور تیرے احکام کو قائم کرنے والا اور تیرے نافرمان کے عذر کو قطع کرنے والا ہے اے اللہ تو اس کو بڑا حصہ عطا کر جو کہ تو نے اپنی رحمت کا حصہ مقرر کر رکھا ہے اور زیادہ شفقت کرنے والا بنا ان سے کہ چمک رہے ہیں ان کے چہرے تیرے عطیہ کردہ مشکیزے سے اور اسے بناسب نبیوں سے درجہ میں اپنے قریب اور زیادہ حاصل کرنے والا اور اپنی رضا کے حصے کو اور سب سے زیادہ صفیں رکھنے والا اپنی امت کی تیرے دربار میں جس طرح کہ پتھروں کو سجدہ نہیں کرتا اور درختوں پر مکلف نہیں ہوتا اے اللہ ! ہم سب تیری طرف باہر نکل آئے ہیں پس ہمیں آلیا ہے شدید تنگیوں نے اور ہمیں مجبور کر دیا ہے مشکلات نے اور ہمیں کاٹنے کو آتے ہیں برے تعلقات اور ہم پر تباہی ڈال دی ہے غلط لاحقوں نے اور ہم پر حملہ کر دیا ہے قحط سالی کی کمزوریوں نے اور بہت پیچھے رہ گئے ہیں ہم سے سخاوت کے جھونکے اور ہم نے پیاس بجھائی قصاص کی چیخ و پکار سے پس میں تنگدست کی امید ہوں اور مانگنے والے لیے ذریعہ ہوں ہم

تجھے پکارتے ہیں جب لوگ ناامید ہوں اور بادل رک جائیں اور چوپائے ہلاک ہو جائیں اے حی و قیوم درختوں اور ستاروں کی تعداد میں ہمیں ناکام نہ لوٹانااور ہم پر اپنی رحمت پھیلادے ایسے بادل سے جو اونٹ کی طرح چلیں اور ایسی انگوریاں جو پھیلی ہوئی ہوں اے اللہ ! اپنے بندوں پر احسان کر قسم و قسم کے پھلوں سے اور اپنی زمین زندہ کر پھولوں کو پہنچا کر اور شاہد بنا اپنے لکھنے والے فرشتوں کو ایسی بارش سے جو سیر ابی والی ہو تیری طرف سے نفع دینے والی ہو ہمیشہ ہو اس کی تازگی اور وسیع ہو اس کی خوبی ایسے بادل سے جو جلد اور تیزی سے موٹی موٹی بارش لانے والا ہو جس سے تو زندہ کرے جو فوت ہو چکا اور تو واپس لائے جو کہ جا چکا اور تو اس کے ذریعہ نکالے تمام چیزوں کو اے اللہ ! ہمیں پلا ایسی بارش جو ہماری دادرسی کرنے والی کھیتیاں اگانے والی ہو موسلادھار اور مسلسل ہو اس کا آنا اور پھوٹنے والا ہو اس کا چمکنا اور تیز ہو اس کا بہنا اس کی بارش بہنے والی ہو اور اس کا جھونکا پھیلنے والا ہو اور نہ بنا اس کا سایہ ہم پر جھلسانے والا اور اس کی ٹھنڈک ختم کر دینے والا اور اس کی روشنی ستاروں کو مارنے والی اور اس کا پانی کھاری اور اس کی انگوری ریت اے اللہ ! ہم پناہ مانگتے ہیں شرک سے اور اسکی طرف رہنمائی کرنے والوں سے اور ظلم سے اور اس کے اندھیروں سے اور تنگدستی اور اس کے اسباب سے اے اچھائیاں عطا کرنے والے ان کے مقامات سے اسے برکات بھیجنے والے ان کے معدنوں سے تیری طرف سے آتی ہے بارش اور تو ہی ہے فریادرس اور جس سے فریاد کی جاتی ہے اور ہم گنہگار غلطی کرنے والے ہیں ہم استغفار کرتے ہیں نادانیوں سے اور اپنے گناہوں سے اور ہم توبہ کرتے ہیں اپنی عمومی خطاؤں سے پس بھیج اے اللہ ہم پر مسلسل برسنے والی بارش اور پانی پلا ہمیں بارش کا جو موسلا دھار بہت زیادہ وسیع ہو اس کا نفع دینے والی بارش سے برکت عطا کر اتنی کہ قطرے قطروں سے ٹکرائیں اور قطرے قطروں کے پیچھے آئیں نہ او جھل ہو اسکی بجلی اور نہ جھوٹا ہو اس کو وعدہ اور نہ کڑکنے والے ہوں اس کے پہلو ایسی بارش تیری طرف سے ہو جو زندہ کرنے والی اور سیر اب کرنے والی ہو پھر پور پے در پے ہو اس کے پودے عمدہ ہوں اس کی کھیتی اگنے بڑھنے والی ہو اور اس کی لکڑی تروتازہ ہو اور چراہ گاہوں کو بنانے والی ہوں اس کے آثار۔ وہ چلے

خوشحالی لے کر اپنے باشندوں پر کھڑا ہو جائے اس کے ذریعہ سے کمزور آدمی تیرے بندوں میں سے اور تو زندہ کرے اس سے اپنے شہروں میں بے آباد و مردہ کو اور تو نعمت عطا کرے اپنی وسعت کر کے رزق سے اور تو اس سے اپنی رحمت کے خزانے نکالے اور تو اسے عام اور شامل کر دے اس کو بھی جو تیری مخلوق میں سے دور ہے تاکہ تروتازہ ہو جائیں اس کی خوشگواری سے خشک سالی والے اور زندہ ہو جائیں اس کی برکات سے قحط میں مبتلا لوگ اور بھر جائیں چٹیل میدانوں میں ان کے تالاب اور ٹیلوں والے بیچ پتوں والے درخت بنالیں یہ احسان ہے تیرے احسانات میں سے جو کہ سب کو ڈھانپنے والا ہے اور نعمت ہے تیری نعمتوں میں سے کو کہ بہائی گئی ہے تیری محتاج مخلوق پر اور تیرے دور دراز کے علاقوں پر اور تیرے کام کرنے والے جانوروں پر اور بے کار وحشیوں پر اے اللہ! ہمارا مواخذہ نہ کر ان برائیوں پر جو کی ہیں ہم میں سے بیوقوفوں نے بے شک تو بارش نازل کرتا ہے بعد اس کے کہ وہ ناامید ہو جاتے ہیں اور تو اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور تو ہی حمد والا ہمارا والی ہے پھر آپ علیہ السلام نے گریہ فرمایا اور فرمایا اے میرے مالک ہمارے پہاڑ چیخ رہے ہیں اور ہماری زمین غبار آلود ہو گئی ہے اور ہمارے جانور پریشان ہو گئے ہیں اور لوگ ہم سے ناامید ہو گئے ہیں اور جانور گھومنے لگ گئے ہیں اور اپنی چراہ گاہوں میں متحیر ہیں اور وہ آوازیں نکال رہے ہیں جیسے کہ پسر مردہ عورت کی ہوتی ہے اپنے بچے پر اور اکتا گئے ہیں کیڑے بھی اپنی بلوں میں جبکہ تو نے ان پر آسمان سے قطرے روک لئے پس ان کا بڑا باریک ہو گیا ہے اور ان کا گوشت ختم ہو گیا ہے اور ان کا دودھ خشک ہو گیا ہے اے اللہ رحم کر رونے والوں کے رونے پر اور چیخنے والوں کی چیخوں پر اے اللہ رحم کر ان کی حیرانگی پر اور رحم کر رونے والوں پر جو اپنے باڑوں میں رو رہے ہیں کرم کر اے کرم کرنے والے۔

(۴)خطبہ الغراء

یہ امیر المومنینؑ کے ان خطبات میں سے ہے جو نہج البلاغہ میں مکمل شرح سے تفصیل سے موجود ہیں اس میں کئی امور کا بیان ہے جن میں سے انسان کی پیدائش کی ابتداء اور اس کی معاد اور قیامت کے دن کے حالات وغیرہ ہیں۔

وجہ تسمیہ۔ سید رضی فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ اس کا نام الغراء رکھتے ہیں۔

خطبہ الغراء کا متن۔

حمد ہے اللہ کے لیے جو اپنی طاقت سے بلند ہے اور اپنی قوت سے قریب ہے وہ ہر غنیمت اور فضل عطا کرنے والا ہے اور ہر عظمت اور ازل کو ظاہر کرنے والا ہے میں اس کی کامل نعمتوں پر اور اس کی کرم کے اعلانات اور اس کی تعریف کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے ابتداء کرتے ہوئے اس پر ایمان لاتا ہوں اور اس سے قریب ترین ہدایت دینے والا طلب کرتا ہوں اور اس غالب اور قدرت والے سے مدد مانگتا ہوں اور اس مدد کرنے والے کفایت والے پر توکل کرتا ہوں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں ان کو اس نے اپنے امر کو نافذ کرنے کے لیے بھیجا ہے اور اپنے عذر کی انتہاء کے لیے اور اپنے خوف کو پیش کرنے کے لیے اور اے اللہ کے بندوں میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کا حکم دیتا ہوں جس نے مثالیں بیان کی ہیں اور تمہارے لیے اجلیں مقرر کی ہیں

اور تمہیں عمدہ کپڑے پہنائے ہیں اور تمہارے لیے معاش کو اٹھایا ہے اور گنتی کر کے تمہارا احاطہ کیا ہے اور تمہارے لیے اس کی جزا تیار کر رکھی ہے اور اس نے مکمل نعمتوں سے تمہیں ترجیح دی ہے اور بہت سے انعامات سے اور تمہیں موثر دلائل سے ڈرایا ہے اور تمہاری تعداد کو شمار کیا ہے اور مدتیں مقرر کی ہیں اور مضبوط خبروں میں اور عبرت کے مقام میں کہ تمہیں اس میں آزمایا گیا ہے اور اس پر تمہارا محاسبہ ہو گا پس بے شک دنیا کی گھاٹ گدلی ہے اور اس کا راستہ کیچڑ والا ہے اور اس کا منظر عمدہ ہے اور اس کا باطن مہلک ہے دھوکہ حائل ہے اور روشنی ماند پڑنے والی ہے اور سایہ ڈھلنے والا ہے اور سہارا جھکنے والا ہے یہاں تک کہ جب مانوس ہو گا اس کا بد کنے والا اور مطمئن ہو گا اس کا ناواقف تو اوپر اٹھائے اپنی ٹانگیں اور یہ دنیا اس کا شکار کرے گی اپنی رسیوں سے اور ٹھیک نشانہ لگائے گی وہ اپنے تیروں سے اور لٹکا دے گی انسان پر موت کی رسیاں کھینچتے ہوئے اسے تنگ خوابگاہ کی طرف اور وحشتناک ٹھکانے کی جانب جو کہ مکان دیکھنے اور عمل کے ثواب کا ہو گا اسی طرح ہر خلف بعد میں سلف کے آتا ہے (یعنی ہر بعد والا پہلے کا نتیجہ ہوتا ہے) نہ ہی موت لینے سے اچکے گی اور نہ ہی باقی رہنے والے جرم کرنے سے باز آتے ہیں لوگ پیروی کرتے ہیں اور اشیاء کی حد کو پہنچنے کے لیے اور فنا ہونے کے لیے مسلسل چل رہے ہیں یہاں تک کہ جب تمام امور نمٹ جائیں گے اور زمانے گزر جائیں گے اور اٹھنا قریب ہو جائے گا تو اللہ ان کو نکالے گا قبروں کی لحدوں سے اور پرندوں کے گھونسلوں سے اور درندوں کی او جھڑیوں سے اور مہلک گرنے کی جگہوں سے تیزی کر رہے ہونگے اس کے امر کی طرف دوڑ رہے ہونگے اپنے معاد کی طرف آگے آگے خاموشی سے صفیں باندھے ہوئے کھڑے ہوئے ان تک آنکھ کی رسائی ہو گی اور پکارنے والا ان کو سنا رہا ہو گا ان پر عاجزی کا لباس ہو گا اور فرمانبرداری کی آہ وزاری ہو گی اور ذلت عاجزی ہو گی بے شک تمام حیلے گم ہو جائیں گے اور تمام امیدیں کٹ جائیں گی اور دل گھٹے ہوئے گھرے ہونگے اور آوازیں نگرانی کرتے ہوئے پست ہونگی اور لگام تک پہنچا ہو گا پسینہ اور ڈر عظیم ہو گا اور کانپ اٹھیں گے کان داعی کی آواز کے لیے فیصلہ کن خطاب کی طرف اور جزا کے برابر کرنے

اور عذاب والی سزادینے کے لیے اور ثواب عطا کرنے کے لیے بندے پیدا کئے گئے قدرت والے اور پرورش کی گئی مجبور کر کے اور پکڑے گئے موت کے قریب کر کے اور شامل کر دیئے گئے قبروں میں اور ہونے والے بن کے بوسیدہ ہڈیاں اور اٹھائے جائیں گے اکیلے اور جزادیئے جائیں گے اور حساب میں الگ الگ کئے جائیں گے بے شک ان کو نکالے جانے والی جگہ کی طلب میں مہلت دی گئی اور مقصد کے راستے کی رہنمائی کی گئی اور عبرت پکڑنے کی حد تک عمر دی گئی اور ان سے شک ی تاریکیاں کھول دی گئیں اور عمدہ گھوڑوں کے دوڑانے کے لیے چھوڑ دیئے گئے تلاش کی فکر کے لیے اور مطلوب کو حاصل کرنے کے لیے وقت دیا گیا اجل کی مدت اور مہلت کی جگہ میں پس کاش کہ اس کے لیے درست مثالیں اور شافی مواعظ کاش کہ مل جائیں وہ پاکیزہ دلوں کو اور محفوظ کرنے والے کانوں کو اور پختہ عزم والی رائے کو اور محتاط دلوں کو پس اللہ سے ڈرو ایسا ڈرنا کہ جو سنے وہ جھک جائے اور جو کرے وہ اقرار کرے اور ڈرے تو عمل کرے اور بچے تو جلدی کرے اور یقین کرے تو اخلاص کرے اور بیان کرے تو عبرت حاصل کرے اور دوسرے کو ڈرائے تو خود بھی بچے اور روکے تو خود بھی باز رہے اور قبول کرے تو رجوع کرے اور پلٹے تو توبہ کرے اور اقتدا کرے تو قدم پر قدم رکھے اور غضبناک ہو تو دیکھے پس جلدی طلب کرے اور بھاگ کر نجات پائے اور جمع شدہ سے فائدہ پہنچائے اور اپنے دل کو خوش اور پاک رکھے اور معاد کی تیاری کرے اور زادراہ کو مہیا کرے اپنے کوچ والے دن کے لیے اور اپنے راستے کی طرف اور موجودہ حاجت کی طرف اور اپنے ضرورت کے مقامات کے لیے اور آگے بھیجے اپنے رہنے کی جگہ کے لیے پس اللہ سے ڈرو اللہ کے بندو اس وجہ سے کہ اس نے تمہیں اسی لیے پیدا کیا ہے اور اس سے ڈرو اس انتہاء تک جتنا اس نے اپنے آپ سے ڈرایا ہے اور مستحق بنو تم اس کی طرف سے اس کے جو اس نے تمہارے لیے تیار کیا ہے پورا کرنے کے لیے اپنے سچے وعدے کو اور آخرت کی ہولناکیوں سے بچانے کے لیے اس نے تمہارے لیے کان بنائے تاکہ وہ محفوظ کرلیں جو ان مقصد و مراد ہے اور آنکھیں بنائیں تاکہ وہ روشن کریں اس کے اندھے پن کو اور ایسے جوڑ جو اعضاء کو جامع

کریں اس کے پہلو کے موافق اسکی صورتوں کو مرکب کرنے میں اور اس کی عمر کی مدتوں میں ایسے بدنوں کے ساتھ جوان کے فائدے کے لیے قائم ہیں اور ایسے دل جو کہ تاک میں رہتے ہیں ان کی روزی کے لیے اس کی بڑی بڑی نعمتوں میں اور اس کے احسانات کے اسباب میں اور اس کی عافیت کو محفوظ کرنے والے اور تمہارے لیے عمریں مقرر کیں جو تم سے چھپا دیں ہیں اور تمہارے لیے تم سے پہلے گزرنے والے لوگوں کے آثار سے عبرتیں چھوڑ ہیں ان کے اپنے حصوں سے فائدہ اٹھانے کی اور ان کے حلق کی وسعتوں کی اور جلدی کر دی ان کی موتوں نے ان کی امیدوں سے اکیلا کر دیا ان کو اس سے مدتوں کے ختم ہونے نے نہ آسان کیا گیا ان کے لیے بدنوں کا سلامت رہنا اور نہ ہی وہ عبرت پکڑ سکے وقت کے شروع میں پس نہیں انتظار کر رہے جوانی کی ناز و نعمت والے مگر بڑھاپے کا اور صحت تازگی والے نہیں انتظار کر رہے مگر بیماریوں کے اترنے کا اور نہیں انتظار کر رہے زندگی کی مدت والے مگر لاغری کے وقت کا باوجود جدائی قریب ہونے اور انتقال کے سست پن اور پریشان کن بے چینی کے اور مصیبت کے دکھ کے اور قحط کے گھونٹوں کے اور بچوں اور اقرباء اور اعزہ اور ساتھیوں کی مدد کے اور فریاد کرنے سے چہرہ پھیرنے سے اور پس کیا روک سکتے ہیں یہ قریبی رشتہ دار یا نفع دے سکتے ہیں رونے والے حالانکہ وہ اب مردوں کے محلہ میں گروی چھوڑ دیا گیا ہے اور تنگ خوابگاہ میں اکیلا ہے بے شک کیڑے مکوڑوں نے اس کے چمڑے کو کھرچ ڈالا ہے اور بوسیدگی نے اس کی جدت کو پرانا کر دیا ہے اور تند ہواؤں نے اس کے آثار مٹا ڈالے ہیں اور حوادثات نے اس کے نشانات ختم کر دیئے ہیں اور جسم لاغر ہو گئے اپنی جوانی کے بعد اور ہڈیاں کھوکھلی ہو گئیں اپنی قوت کے بعد اور روحیں گروی ہیں اپنے سامان کے بوجھ کے بدلے اپنی غیب کی خبروں پر یقین رکھنے والے ہیں اب نہیں اضافہ کیا جا سکتا ان کے اعمال صالحہ میں اور نہ ہی اپنی لغزشوں و برائیوں سے اب معذرت کی جا سکتی ہے کیا تم قوم کے بیٹے اور ماں، باپ اور بھائی اور قرابت والے نہ تھے تم برابر چلتے رہے ان کی مثل اور تم نے ارتکاب کیا ان کے طریقوں کا اور تم روندتے ہو ان کے راستے پس دل سخت ہیں اپنے نصیب سے

اور بے خبر ہیں اپنی بھلائی سے اور چل رہے ہیں اپنے میدان کے علاوہ گویا کہ مقصد اس کے سوا ہے اور گویا کہ بھلائی اس کے دنیا کو جمع کرنے میں ہے جان لو اے لوگو! تمہارا پل طراط پر سے گزرنا ہے اس کے پھسلنے کے مقام پر سے اور اس کے گھرنے کے مقام سے اور اس کے خوفناک مقام سے تمہارا جانا ہے پس اے اللہ کے بندوں اللہ سے ڈرو جیسے عقلمند ڈرتے ہیں کہ مشغول کر دے فکر اس کے دل کو اور کھڑا کر دے خوف اس کے بدن کو اور بیدار کر دے تہجد اس کے نیند کے دھارے کو اور پیالہ کر دے امید اس کے دن کی دوپہر کو اور روک دے دنیا سے بے رغبتی اس کی خواہشات کو اور ہلا ائے ذکر اس کی زبان کو اور خوف اس کے وقت کو مقدم کر دے اور سوچ بچار دور کر دے اس کو راستے کی وضاحت سے اور وہ درمیانے راستے پر چلے اپنے مقصود کی طرف اور نہ راستے سے ہٹائیں اسے دھوکہ دینے والے اور نہ اندھا کریں اسے اشتباہ والے امور وہ کامیاب ہو خوشخبری کی فرحت سے اور نعمتوں کی راحت سے اپنی خوشگوار نیند میں اور مطمعن دن میں بے شک اس نے عبور کر لیا ہے دنیا کی گزرگاہ کو اچھے طریقے سے اور اس نے آخرت کا توشہ نیک بختی سے آگے بھیج دیا وہ آگے چلا گیا اور سبقت لے گیا ڈر سے اور تیز چلا وہ نرمی سے اور اس نے طلب میں رغبت کی اور خوف سے چلا گیا اور اس نے آج کے دن میں اپنے کل پر نگاہ رکھی اور اس نے اپنے قدموں سے آگے دیکھا پس کافی ہے اسے جنت، ثواب اور عطا کے طور پر اور کافی ہے آگ سزا اور وبال کے طور پر اور کافی ہے اللہ انتقام لینے والا اور مددگار اور کافی ہے کتاب حجت والی میں تمہیں اللہ کے تقوی کی وصیت کرتا ہوں جس نے الزام سے بری کر دیا اس سے جس سے ڈرایا جس نے حجت پوری کر دی اس سے جو اس نے راستہ مقرر کیا اور تمہیں ایسے دشمن سے ڈرایا جو خفیہ سینوں میں اتر جاتا ہے اور کانوں میں آہستہ سے سرگوشی کرتا ہے پس وہ گمراہ کر دیتا ہے اور ہلاک کر دیتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو صرف امید دلاتا ہے اور برے جرائم کو مزین کر دیتا ہے اور برے مہلکات کو آسان کر دیتا ہے اور یہاں تک کہ جب دھوکہ میں کر لیتا ہے اپنے ساتھی کو اور بند کر لیتا ہے اپنے گروی رکھے ہوئے کو تو پھر جو مزین کیا اس سے انکار کر دیتا ہے اور جو معمولی ہو

اسے بڑا بنادیتا ہے اور جس کو امن دیا تھا اسے ڈرا دیتا ہے کیا وہ ذات جس نے اس کو رحموں کے اندھیرے میں پیدا کیا اور پردوں کے غلافوں میں بھرے ہوئے نطفے سے اور جمے ہوئے خون سے اور اس حالت میں کہ وہ چھوٹا بچہ ہوتا ہے اور دودھ پینے والا ہوتا ہے اور بچپن میں ہوتا ہے اور پورا ہونے والا ہوتا ہے پھر اسے ایسا دل عطا کرتا ہے جو کہ یاد رکھنے والا ہو ایسی زبان عطا کرتا ہے جو بولنے والی ہو ایسی آنکھ عطا کرتا ہے جو دیکھنے والی ہو تا کہ وہ عبرت کے لیے سمجھے اور منع کی ہوئی شے سے باز رہے حتی کہ جب اس کا اعتدال قائم ہو جاتا ہے اور اس کا قد سیدھا ہو جاتا ہے تو چلتا ہے متکبر ہو کر اور ٹامک ٹوئیاں مارتا ہے غفلت سے کھینچنے لگتا ہے ہے اپنی خواہشات کے ڈول کو اور مشقت اٹھانے والا ہوتا ہے کوشش کرتے ہوئے اپنی دنیا کے لیے اپنی خوشی کی لذتوں میں اور اپنی حاجات کے جنگلوں میں پھر وہ کوئی مصیبت نہیں سمجھتا اور نہ ہی کسی ڈر سے خوف کھاتا ہے پس وہ مر جاتا ہے اس آزمائش میں دھوکہ کھا کر اور زندگی گزارتا ہے اپنی بے ہودگیوں میں اور اس کا کوئی معاوضہ حاصل نہیں کر پاتا اور نہ ہی کوئی فرض ادا کر سکتا ہے اچانک گرا دیتی ہے اسے موت کی مصیبتیں اپنی باقی اکڑوں میں اور اپنے راحت کے راستوں میں پس وہ ہو جاتا ہے چلتا ہوا اور رات گزارتا ہے جاگتا ہوا تکلیفوں کی موجوں میں اور اندھیرے میں آنے والے دردوں میں اور بیماریوں میں سگے بھائی کے درمیان اور شفقت کرنے والے والد کے اور بربادی پکارنے والی کے جو واویلا کرے اور سینے کی پریشانی میں مبتلا کر دے اور انسان غفلت والی بے ہوشی میں ہے اور تکلیف کے پردے میں ہے اور دردانگیز رونے میں ہے اور کرب انگیز جذبے میں ہے اور تھکا دینے والے سفر میں ہے پھر اسے لپیٹ دیا جائے گا لباس پہنا کر اور مطیع اور فرمانبردار بنا کر کھینچا جائے گا پھر اس کو چند لکڑیوں پر ڈال دیا جائے گا لوٹانے والا تکلیفوں کو اور بیماری کی لاغری کو اسے اٹھا کر لے جائیں گے بچوں کے پوتے اور بھائیوں کی جماعت اس کے اجنبی گھر کی طرف جہاں ملاقات منقطع ہو گی اور تنہائی وحدت کی ہو گی حتی کہ جب جنازہ کے پیچھے جانے والے واپس آجائیں گے اور اعزا بھی مڑ آئیں گے تو اسے اپنی قبر میں بٹھایا جائے گا سرگوشی کرتے ہوئے خاموش کرانے والے سوال

کے لیے اور آزمائش کی پھسلن کے لیے اور سب سے بڑی جو وہاں مصیبت ہو گی وہ کھولتے ہوئے پانی کا اترنا ہو گا اور دھکتی ہوئی آگ میں داخل ہونا ہو گا اور شعلوں کے جوش میں اور آہوں کی سسکیوں میں ہونا ہو گا نہ تو راحت دینے والا وقفہ ہو گا اور نہ ہی کوئی ہٹانے والی پکار ہو گی اور نہ ہی کوئی قوت روکنے والی ہو گی اور نہ ہی موت معاملہ ختم کرنے والی ہو گی اور نہ ہی بھلا دینے والی اونگھ آئے گی یہ سب موتوں کے انداز میں اور قیامت کے عذاب میں ہو گا بے شک ہم اللہ کی پناہ لینے والے ہیں اے اللہ کے بندو کہاں گئے وہ لوگ جن کو عمریں دیں گئیں پس انہوں نے عیش کی اور ان کو تعلیم دی گئی اور انہوں نے سمجھا ان کو مہلت دی گئی پس وہ غافل ہو گئے اور تندرستی ملی تو بھول گئے ان کو طویل مہلت ملی اور ان کو خوبصورتی عطا کی گئی اور انہیں دردناک عذاب سے ڈرایا گیا اور بڑے بڑے وعدے کیئے گئے کہ بچو ہلاکت میں ڈالنے والے گناہوں سے اور ناراضگی والے عیبوں سے اے آنکھوں اور کانوں والوں اور تندرستی اور سامان والو کیا کوئی بچاؤ اور خلاصی ہے یا جائے پناہ اور بچنے کی جگہ ہے یا بھاگنے کی یا حیران ہونے کا مقام ہے یا نہیں ہے پس تم کہاں الٹے پھرے جا رہے ہو یا کہاں تم پھرے جا رہے ہو یا تم کس سے دھوکہ کھا رہے ہو اور بے شک تم میں ہر ایک کا حصہ زمین میں بہت لمبا چوڑا ہے جو کہ اس کے قد کو قید کرنے والا اور اس کے رخسار کو مٹی میں لتھیڑنے والا ہے اب اے اللہ کے بندو گلا گھوٹنے والی رسی بیکار ہے اور اب روح کو چھوڑ دیا گیا ہے رہنمائی حاصل کرنے کے وقت میں اور جسموں کی راحت میں اور تیاری کے صحن میں اور باقی مہلت میں اور مشیت کی ابتداء میں اور توبہ کے وقفوں میں اور وسعت کی حالت میں تنگی اور گھٹن سے پہلے اور ڈر اور نیت کے نابود ہونے سے پہلے اور غائب منتظر کے آنے سے پہلے اور زبردست قدرت والے کی پکڑ سے پہلے۔

(۵)خطبہ القاصعہ

یہ امیر المومنینؑ کے طویل ترین خطبات میں سے ہے جیسے کہ شارحین نے ذکر کیا ہے اور اس کی کئی فصلیں ہیں اس خطبہ کا نسخہ سید رضی الدین علی بن طاؤس سے حاصل ہوا اور اسی سے یقین میں نقل کیا گیا اور کہا کہ میں نے اسے ترتیب کے مطابق اخبار فی فضل اہل بیتؑ کے ساتھ پایا جسے بعض پہلے لوگوں نے جمع کیا اور اس کی تاریخ کتابت ۲۸۰ ہجری ہے اور شریف رضی نے نہج البلاغہ میں اسے بلا سند نقل کیا ہے۔

وجہ تسمیہ۔اس کا نام قاصعہ اس لیے رکھا گیا کہ آپؑ نے یہ خطبہ جب ارشاد فرمایا تو آپؑ ایسی اونٹنی پر سوار تھے جو کہ اپنے مٹکے کو کھٹکھٹاتی تھی یعنی اپنے پیٹ کے اندر جگالی سے اپنا منہ بھر لیتی تھی پھر اسے واپس اپنے پیٹ میں لے جاتی تھی۔

خطبہ القاصعہ کی عبارت۔اور یہ مذمت ابلیس لعنت اللہ پر مشتمل ہے یعنی اس کے تکبر کرنے اور آدمؑ کو سجدہ کا ترک اور یہ سب سے پہلا ہے جس نے عصبیت کا اظہار کیا اور نفرت و نحوست کی اتباع کی اور اس میں لوگوں کو اس کے طریقے پر چلنے سے ڈرایا گیا ہے۔

حمد ہے اس ذات کے لیے جس کا لباس عزت و کبریائی ہے اور اس نے دو کو اپنے لئے انتخاب کیا ہے بغیر اپنی مخلوق کے

اور ان دونوں کو محفوظ اور حرام قرار دیا ہے اپنے غیر پر اور ان دونوں کو اپنے جلال کے لیے چنا ہے اور اس پر لعنت کی ہے جو ان دو میں اس سے جھگڑے اس کے بندوں میں سے پھر اس سے اپنے مقرب فرشتوں کی آزمائش کی تاکہ وہ تواضح والے تکبر والوں سے الگ الگ ہو جائیں پس اللہ عزوجل نے فرمایا اور وہ دلوں کی پوشیدگی کو جانتا ہے اور غیب میں چھپی ہوئی ہر چیز کا علم رکھتا ہے کہ میں کھنکھناتی ہوئی مٹی سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں جو کہ سیاہ رنگت اور بدبودار ہوگی پس جب میں اسے درست بنالوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو پھر تم اس کے لیے سجدہ کرنے والے ہو جاؤ پس تمام فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کر دیا اسے نخوت و تکبر آڑے آگیا پس اس نے آدم پر اپنی اپنی پیدائش کا فخر کیا اور اس کی اصلیت کی وجہ سے تعصب کیا پس یہ اللہ کا دشمن تعصب کرنے والوں کا امام اور تکبر کرنے والوں کا پیشوا ہے جس نے عصبیت کی بنیاد رکھی اور اللہ سے رداء جبریت میں جھگڑا کیا اور خود معزز ہونے کا لباس پہن لیا اور عاجزی کا پردہ اتار پھینکا کیا تم نے نہیں دیکھتے کہ اللہ نے اسے تکبر کی وجہ سے اسے کیسے ذلیل کر دیا اور اسکے اونچا بننے سے اس کو نیچے اتار پھینکا پس اسے دنیا میں دھتکارا ہوا بنا دیا اور اس کے لیے آخرت میں دہکتی ہوئی آگ تیار کر دی اور اگر اللہ چاہتا کہ آدمؑ کو ایسے نور سے بناتا جس کی روشنی آنکھوں کو اچکتی اور اس کی رونق عقلوں کو حیران کرتی یا خوشبو سے پیدا کرتا کہ اس کی مہک نفسوں کو پکڑتی تو وہ ایسا کر سکتا تھا اور اگر ایسا کرتا تو تمام گردنیں اس کے لیے جھک جاتیں اور فرشتوں پر بھی آزمائش آسان ہو جاتی لیکن اللہ عزوجل اپنی مخلوق کو بعض ایسی چیزوں سے آزماتا ہے جس کی معرفت سے وہ جاہل ہوتے ہیں تاکہ امتحان سے ان میں امتیاز ہو جائے اور تکبر کی ان سے نفی ہو جائے اور وہ اترانے سے دور ہو جائیں پس تم ابلیس کے ساتھ اللہ کے فعل سے عبرت پکڑو جب کہ اس کا طویل عمل برباد کر دیا اور اس کی پوری محنت ضائع کر دی (حالانکہ اس نے اللہ کی چھ ہزاز سال تک عبادت کی تھی) صرف ایک گھڑی کے تکبر نے اس کی تمام عبادت کو برباد کر دیا پس ابلیس کے بعد کون ہوگا جو اللہ پر اس طرح مصیعت کر کے محفوظ رہے گا ہر گز نہیں اللہ عزوجل کبھی بھی نہیں انسان کو اس امر کے باوجود جنت میں داخل کرے گا جس کی وجہ سے فرشتے کو

اس سے نکالا گیا کیونکہ اس کا حکم زمین والوں اور آسمان والوں پر یکساں ہے اور نہ ہی اللہ اور اس کی مخلوق میں کسی کے درمیان معاہدہ ہوا ہے کہ وہ اس کی چراہ گاہ کو مباح سمجھے جسے اللہ نے جہان والوں کے لیے حرام قرار دیا ہے پس اے اللہ کے بندو! اللہ کے دشمن سے بچو کہیں وہ اپنی بیماری تمہاری طرف منتقل نہ کر دے اور غالب آجائے تم پر اور دوڑا لائے تم پر اپنے سوار و پیادے پس مجھے اپنی عمر کی قسم اس نے تم پر وعید کے تیر چلا چڑھا رکھا ہے اور اس نے تمہیں شدید حالت نزع میں غرق کر رکھا ہے اور قریب سے تم پر تیر اندازی کی ہے پس اس نے کہا ہے اے اللہ اس وجہ سے کہ تو نے مجھے بھٹکا دیا میں ان کے لیے زمین میں زینت دوں گا اور ان تمام کو راستے سے بھٹکا دوں گا دور کے غیب پر پھینکتے ہوئے اور اسے گمان سے جس کہ درست نہیں پتھر مارتے ہوئے یہ بات اس نے کہہ دی نخوت کی اولاد نے اس کی تصدیق کر دی اور عصبیت کے بھائی اور کبر و جاہلیت کے شہ سواروں نے اس کی بات مان لی جب تم میں سے خود سر لوگوں نے اس کی اطاعت کر لی اور اس کی حرص تمہارے اندر مستحکم ہو گئی پس حالت مخفی راز سے واضح امر کی طرف ظاہر ہو گئی اور اس کی سلطنت تمہارے اوپر قائم ہو گئی اور آہستہ سے اس نے اپنا لشکر تمہاری طرف روانہ کر دیا پس انہوں نے تمہاری ذلت کی وادیوں میں داخل کر دیا اور تمہیں قتل کے بھنور میں اتار دیا اور انہوں نے تمہیں پوری طرح زخمی کر کے تمہاری آنکھوں میں نیزے مار کر روند ڈالا ہے اور تمہارے حلقوم کو کاٹا اور تمہارے نتھنوں کو چیرا اور تمہارے قتل کا ارادہ کیا اور تمہیں غلبے کی ذلت سے اس آگ کی طرف ہانکا جو تمہارے لیے تیار کی گئی ہے پس وہ ایسا ہو گیا کہ اس نے تمہارے دین میں بہت بڑا رخنہ ڈال دیا اور تمہاری دنیا میں برائی چھپا دی ہے ان لوگوں میں سے جن سے تم عداوت رکھتے ہو اور ان پر غصہ کرتے ہو پس تم اس پر اپنی حد مقرر کرو اور

اس کے لیے تمہاری کوشش ہو پس اللہ کی قسم بے شک وہ فخر کرتا ہے تمہاری اہل پر اور واقع ہوتا ہے تمہاری حسب نسب میں اور اس نے اپنے سوار تم پر دوڑا دیئے ہیں اور اس نے اپنے پیادوں سے تمہارا راستہ روکا ہے جو تمہیں ہر جگہ شکار کرتے ہیں اور تمہارے ہر جوڑ پر مارتے ہیں تم ان کو کسی تدبیر سے روک نہیں سکتے اور نہ ہی عزم سے انہیں دفع

کر سکتے ہو کسی کی ذات کی جگہ اور تنگی کے میدان اور موت کے حلقے اور مصیبت کے موقع پر پس تم اس عصبیت کی آگ کو اور جاہلیت کے کینے کو جو اس نے تمہارے دلوں میں چھپا دیا ہے بجھا دو بے شک وہی نخوت مسلمان میں شیطان کے خطرات اور اسکے تکبر اور اس کے وسوسے اور اس کی پھونکیں ہیں اور اپنے سروں پر عاجزی کی وضع باندھو اور اکڑ کو اپنے قدموں کے نیچے ڈال دو اور تکبر کو اپنی گردن سے اتار دو اور عاجزی کو اپنے اور اپنے دشمن ابلیس اور اس کے لشکر کے درمیان بطور ہتھیار استعمال کرو بے شک ہر جماعت میں لشکر، معاون اور پیادے ہوتے ہیں اور تم اس متکبر کی طرح نہ بن جاؤ جو تکبر کرنے والا ہے اپنی ماں جائے پر بغیر فضیلت کے کہ اللہ نے اس میں رکھی ہو سوائے اس کے اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کے حسد کی عداوت کی وجہ سے اور نخوت نے اس کے دل میں غضب کی آگ جلا دی ہوئی ہے اور شیطان نے اس کے ناک میں تکبر کی بو پھونک دی ہے جس کا انجام اللہ نے اسے بصورت ندامت دیا اور اس کو چمٹا دیئے تمام قاتلین کے گناہ قیامت کے دن تک۔ سنو اے لوگو بے شک تم گھس چکے ہو بغاوت میں اور تم نے زمین میں فساد ڈال دیا خوب کھل کر اللہ کے لیے دشمنی کے ساتھ اور میدان میں نکل کر مومنین کے خلاف جنگ کر کے پس اے لوگو اللہ سے ڈرو حمیت کے تکبر میں اور جاہلیت کے فخر میں پس بے شک وہ دشمنی کی مائیں ہیں اور شیطان کے پھونکنے کی جگہ ہیں وہ چیزیں جن سے اس نے سابقہ قوموں کو دھوکہ دیا اور گزرنے والے لوگوں کو حتی کہ وہ گردن تک اس میں غرق ہو گئے جہالت کی تاریکیوں میں اور گمراہی کے گھڑوں میں اطاعت کرتے ہوئے اس کے سیاق پر چلتے ہوئے اس کی قیادت میں ایسے امر میں جس میں دل میں شبہات آ گئے اور تمام اقوام مسلسل اس پر عمل پیرا رہیں اور ایسے تکبر میں جس سے سینے تنگ ہو گئے سنو اے لوگو بچ جاؤ اور پھر بچ جاؤ اپنے سرداروں کی اور بڑوں کی اطاعت سے جنہوں نے اپنے حسب سے تکبر کیا اور اپنے نسب سے اپنے آپ کو اونچا بتایا اور انہوں نے اپنے رب پر عیب ڈال دیا اور انہوں نے اس سے انکار کر دیا جو اللہ نے ان سے کیا اللہ کی تقدیر کے سامنے اکڑتے ہوئے اور اس کی نعمتوں پر غلبہ کرتے ہوئے بے شک وہ

عصبیت کی بنیادوں کے قاعدے ہیں اور ارکان فتنہ کے ستون ہیں اور جاہلیت کی خود ساختہ عزت کی تلواریں ہیں پس تم اللہ سے ڈرو اور اپنے اوپر اس کی نعمتوں کا انکار کرنے والے نہ بنو اور نہ ہی اس کے فضل کے جو تمہارے پاس ہے حسد کرنے والے بنو اور نہ اطاعت کرو ان دعوے داروں کی کہ تم نے اپنے صاف کے بدلے ان کے گدلے پانی کو پیا ہے اور تم نے اپنی صحت کے ساتھ ان کی بیماری خلط کر دی ہے اور تم نے اپنے حق میں ان کے باطل کو داخل کر دیا ہے اور وہی نافرمانی کی بنیادیں ہیں اور حکم عدولی کے کجاوے ہیں ان کو ابلیس نے گمراہی کی سواریاں بنا رکھا ہے اور ایسا لشکر بنایا ہے جس سے وہ لوگوں پر حملہ کرتا ہے اور ایسے ترجمان بنا رکھا ہے کہ وہ شیطان ان کی زبان پر بولتا ہے تاکہ تمہاری عقلوں کو چرائے اور تمہاری آنکھوں میں داخل ہو اور تمہارے کانوں میں پھونکے پس اس نے تمہیں اپنے تیروں کا نشانہ بنالیا ہے اور اپنے قدموں کو روندنے کی جگہ اور اپنے ہاتھ سے پکڑنے کا مقام بنا رکھا ہے پس تم عبرت پکڑو اس سے جو اس نے اللہ کا عذاب اور اسکا دبدبہ اور اس کے حادثات اور نمونے پہلے تکبر کرنے والوں کو پہنچائے ہیں اور نصیحت حاصل کرو ان کے رخساروں کے تباہ ہونے سے اور ان کے پہلوؤں کے گرنے کے مقام سے اور اللہ کی پناہ مانگو تکبر کا دودھ دینے والوں سے جیسے کہ تم اس کی پناہ لیتے ہو زمانے کے حوادثات سے چنانچہ اگر اللہ عزوجل تکبر کرنے کی کسی کو اپنے بندوں میں سے اجازت دیتا تو وہ اس میں اپنے خصوصی انبیاء اور اولیاء کو اجازت دیتا لیکن اللہ عزوجل نے ان کے لیے بڑائی کو کو ناپسند کیا اور عاجزی کو پسند فرمایا پس زمین سے اپنے رخسار ملا دو اور مٹی میں اپنے چہرے رگڑ دو اور اپنے پہلوؤں کو مومنین کے لیے نرم کرو اور جو لوگ کمزور تھے بے شک اللہ نے ان کو بھوک سے آزمایا اور ان کو مشقت میں مبتلا کیا اور ان کو خطرات سے امتحان میں ڈال دیا اور ان کو دشواریوں سے پرکھا پس تم رضامندی اور ناراضگی کو مال اور اولاد پر قیاس نہ کرو جاہل رہتے ہوئے مقام فتنہ سے اور آزمائش سے مالداری اور اقتدار کی بے شک اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ جو ہم ان کو مال اور اولاد دیتے ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کو بھلائیاں جلدی دے رہے ہوتے ہیں

حالانکہ ایسا نہیں ہوتا بلکہ یہ لوگ اس کا شعور نہیں رکھتے بے شک اللہ عزوجل اپنے متکبر بندوں کو آزماتا ہے اپنے ان اولیاء کے ذریعے جو ان کی نظروں میں کمزور ہوتے ہیں اور بے شک موسیٰ بن عمران اور ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون دونوں فرعون کے پاس آئے تو ان کے ہاتھوں میں عصا تھا اور ان پر اون کے کپڑے تھے پس دونوں نے اس پر یہ شرط لگائی کہ اگر وہ مسلمان ہو جائے تو اس کا ملک بھی باقی رہے اور اس کا غلبہ بھی ہمیشہ ہو تو اس نے کہا کیا تم ان دو آدمیوں پر تعجب نہیں کرتے جو کہ میرے لیے ہمیشہ کی عزت و بقاء ملک کی شرط لگاتے ہیں حالانکہ یہ دونوں جیسے کہ تم دیکھ رہے ہو خود فقیری اور ذلت کی حالت میں ہیں پس کیوں نہیں ڈالے گئے ان پر سونے کی کنگن اور بات اس سونے کو بڑا اس کے جمع کرنے کو عظیم اور اون اور اس کے لباس کو حقیر جانتے ہوئے کہی تھی اور اگر اللہ عزوجل اپنے انبیاء کے لیے جب ان کو مبعوث کیا یہ چاہتا کہ ان کے لیے سونے کے خزانے کھول دیتا اور خالص سونے کی کانیں بنا دیتا اور باغات کے مقامات بنا دیتا اور اگر یہ چاہتا کہ ان کے لیے ان کے ساتھ آسمان کے پرندے اور زمین کے جانور جمع ہوا کریں تو ایسا کر دیتا اور اگر ایسا کرتا تو آزمائش ساقط ہو جاتی اور جزا باطل ہو جاتی اور تمام خبریں کمزور ہو جاتیں اور قبول کرنے والون کو مبتلاء ہونے والوں کا اجر لازم نہ ہوتا اور مومن لوگوں کو محسنین کا ثواب نہ ملتا اور نہ ہی تمام اسماء کو ان کے معانی لازم ہوتے لیکن اللہ عزوجل نے اپنے انبیاء کو اپنے عزائم میں قوت والا بنایا اور ان حالات میں جو آنکھوں سے ان کے نظر آتے ہیں کمزور بنایا ساتھ ساتھ ایسی قناعت رکھ دی جو کہ دلوں اور آنکھوں کو بے پرواہی سے بھر دے اور ایسی خصوصیت رکھ دی جو کہ لوگوں کی آنکھوں اور کانوں کو اذیت سے بھر دے اور اگر انبیاء کرام ایسی قوت والے ہوتے جسکا قصد نہ کیا جا سکتا اور ایسی عزت والے ہوتے جس پر ظلم نہ کیا جا سکتا اور ایسے ملک والے ہوتے کہ لوگوں کی گردنیں ان کے لیے جھک جاتیں اور ان کی طرف کجاوے کس کر جایا جاتا تو یہ مخلوق پر اعتبار میں آسان ہوتا اور ان کے لیے اپنے آپ کو بڑا سمجھنے میں دوری والا ہوتا اور وہ لوگ ان کی غلبہ والی قوت سے بے خوف ہوتے یا ان کی طرف رجوع کرنے والی رغبت سے امن میں

ہوتے اور نیتیں مشترک ہوتیں اور اچھائیاں تقسیم ہوتیں لیکن اللہ عزوجل کا ارادہ یہ ہے کہ اس کے پیغمبروں کی اتباع اور اس کی کتابوں کی تصدیق اور اس کی ذات کا ڈر اور اس کے امر کو ماننا اور اس کی فرمانبرداری کرنا اس کے خصوصی امور ہوں کہ ان میں ان کے علاوہ کسی شے کی ملاوٹ نہ ہو اور جس قدر آزمائش اور امتحان بڑا ہو گا اتنا ہی ثواب اور جزا بڑی ہو گی کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ اللہ عزوجل نے پہلوں کو آدمؑ سے لیکر آخرین تک اس عالم میں سے پتھروں سے جو نقصان نہ کر سکتے اور نہ نفع دے سکتے اور نہ دیکھ سکتے اور سن سکتے آزمائش میں ڈالا پس ان پتھروں کو اس کے بیت الحرام میں جسے اس نے لوگوں کے لیے ذریعہ قیام بنایا رکھ دیا پھر اللہ نے اسے زمین کے ٹکڑوں میں سے سخت ترین پتھروں میں بنایا اور دنیا کے خالی کم ترین ڈھیلے والی جگہ میں اور قطر کے لحاظ سے تنگ ترین وادی میں سخت پہاڑوں میں اور نرم ریتوں میں اور کم چشموں اور کٹی ہوئی بستیوں میں تیار کروایا نہ اس میں کوئی جوتے والا خوش ہو سکتا ہے اور نہ بغیر جوتے والا پھر اللہ نے آدمؑ اور اس کی اولاد کو حکم دیا کہ وہ اپنے پہلو اس کی طرف پھیریں پس وہ ان کے سفروں کے لیے رجوع کی جگہ بن گئی اور ان کے مسافروں کے ملنے کی غایت بن گئی اس کی طرف دلوں کے پھل دور کے خالی مقامات سے مائل ہونے لگے اور گہرے راستوں سے اور سب سے کٹے ہوئے دریاؤں کے جزیروں سے حتیٰ کہ انہوں نے اطاعت کرتے ہوئے اپنے کندھے اللہ کا کلمہ پڑھتے ہوئے اس کے ارد گرد ہلانے شروع کر دیئے اور وہ غبار آلود و بکھرے بالوں سے اپنے قدموں پر اس کے لیے رمل کرنے لگے انہوں نے اپنے کپڑے اپنی پشتوں کے پیچھے ڈال دیئے اور انہوں نے بالوں کو کاٹ کر اپنے بدن کے محاسن اور مقامات حسن کو بد وضع کر لیا یہ کس قدر عظیم ابتلاء تھا اور شدید امتحان تھا اور واضح آزمائش تھی اور انتہائی موثر جانچ وپر کھ تھی اسے اللہ نے اپنی رحمت کا سبب بنا دیا اور اپنی جنت تک پہنچنے کا ذریعہ بنا دیا اور اگر اللہ چاہتا کہ اپنے حرمت والے گھر کو بڑی علامات کو باغوں اور نہروں اور میدانوں اور پر سکون مقامات اور کثیر درختوں اور جھکے ہوئے پھلوں میں بناتا جہاں عمارتیں جڑی ہوتیں اور بستیاں متصل ہوتیں درمیان گندم کے دانوں کے اور سبز

باغیچوں کے اور گھرے ہوئے سبزہ زار میں اور ڈھانپے ہوئے صحنوں میں اور تروتازہ باغوں میں اور آباد راستوں میں تو ایسا ہوتا کہ ابتلاء کے بڑھنے کے مطابق ہی جزا کی قدر بھی اتنی کم ہوتی اور اگر وہ بنیاد جو اس پر اٹھائی گئی ہے اور وہ پتھر جن کو بلند کیا گیا ہے سبز زمرد اور سرخ یاقوت اور روشنی اور اجالے کے درمیان ہوتے تو شک کا دلوں میں سرایت کر جانا آسان ہوتا اور ابلیس کی پوری کوشش دلوں سے اتار لی جاتی اور لوگوں سے شک کی کھٹک دور کر دی جاتی لیکن اللہ عزو جل اپنے بندوں کو کئی قسم کی تکلیفوں سے آزماتا ہے اور انکو کئی قسم کے آزمائشوں اور تنگیوں میں مبتلاء کرتا ہے ان کے دلوں سے تکبر کے نکالنے اور عاجزی کو ان کے نفسوں میں قائم کرنے کے لیے تاکہ اسے وہ اسکے فضل کی طرف کھلنے والا دروازہ بنائے اور اسکی معافی کے لیے سیدھے راستے تیار کرے پس اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو بغاوت کی دنیا میں اور ظلم کے آنے والے ضرر سے اور تکبر کے برے انجام سے بے شک یہ شیطان کا بہت بڑا جال ہے اور اس کی بڑی تدبیر ہے جس سے وہ لوگوں کے دلوں پر حملہ کرتا ہے جیسے کہ قاتل زہر حمہ آور ہوتی ہے نہ وہ کبھی ناکام ہوتا ہے اور نہ ہی کسی کی حاجت پورا کرتا ہے نہ ہی عالم اپنے علم سے اور نہ ہی قلیل سرمائے والا اپنے بوسیدہ لباس میں اور جو اللہ نے اپنے مومن بندوں کی نمازوں اور زکاتوں کے ذریعے سے ایک ذریعہ بنایا ہے اور فرض دنوں کے روزوں میں کی کاموں سے روک دیا ہے اور ان کے اطراف کو سکون دینے کے لیے ہے اور ان کی نگاہوں کو جھکانے کے لیے ہے اور ان کے دلوں میں عاجزی ڈالنے کے لیے ہے اور ان کے دلوں کو جھکانے کے لیے ہے اور ان سے تکبر کو ختم کرنے کے لیے ہے کیونکہ اسی میں ان کے قیمتی چہروں کو مٹی سے آلودہ کرنے میں تواضع ہے اور عمدہ ترین اعضاء جوارح کو زمین پر لگانا ان کا چھوٹا پن ہے اور شکموں کو روزے کی عادت ڈالنا عاجزی ہے اور اللہ کی فرمانبرداری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ زکواۃ میں زمین کی پیداوار اور اس کے علاوہ دوسری چیزوں کو فقیروں اور مسکینوں پر صرف کرنا ہے تم ان تمام افعال میں دیکھو کہ ان میں فخر کے ستاروں کو خوار کرنا کیسے ہے اور تکبر کے ظاہر ہونے کو روکنا ہے اور بے شک میں نے دیکھا ہے پس میں جہان والوں میں

سے کسی کو نہیں پاتا کہ وہ اشیاء میں سے کسی شے سے تعصب کرتا ہو مگر کسی سبب سے وہ جاہلوں والی روسیاہی اٹھا تاہے یا کوئی دلیل ہوتی جو چمٹ جاتی ہے تمہارے علاوہ بے وقوفوں کی عقلوں کو لیکن تم ایسے امر کے لیے تعصب کرتے ہو جس کو کوئی سبب معلوم نہیں اور نہ ہی علت ہے لیکن ابلیس نے آدم پر تعصب کیا اس کی اصل کی وجہ سے اور اس کی خلقت میں طعن کیا اور کہا کہ میں آگ سے بنا ناری ہوں اور تو مٹی سے بنا خاکی ہے مگر قوموں کے دولت مندوں میں سے اغنیاء نے نعمتوں کے مقامات اور آثار کے لیے تعصب کیا اور کہا کہ ہم مال و اولاد میں زیادہ ہیں اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا پس اگر تعصب ضرور کرنا ہے تو پھر تمہارا تعصب عمدہ اور اخلاق کے لیے اور قابل تعریف افعال کے لیے اور اچھے امور کے لیے جن میں ایک دوسرے سے فضیلت حاصل کرتے ہوئے کرو اور بزرگی اور بلندی والے عرب کے غور و فکر والے لوگ اور قبیلوں کے سردار قابل رغبت اخلاق کے ساتھ اور عظیم عقلوں و حوصلوں کے ساتھ اور بڑے کارناموں کے ساتھ اور قابل تعریف علامات کے ساتھ پس تم بھی تعریف والی عادتوں کے لیے تعصب کرو یعنی پڑوسی کی حفاظت، عہد کو پورا کرنا، نیکی کی اطاعت کرنا اور تکبر کی نا فرمانی کرنا اور فضیلت کو لینا اور بغاوت سے رکنا اور قتل کو بڑا جرم جاننا اور مخلوق کے لیے انصاف کرنا اور غصے کو پی جانا اور زمین میں فساد سے بچنا وغیرہ اور ڈرو ان سزاؤں سے جو تم سے پہلی امتوں پر برے افعال اور گندے اعمال کی وجہ سے نازل ہوئیں پس خیر و شر میں ان کے حالات سے نصیحت پکڑو اور اس سے بچو کہ تم ان کی مثل ہو جاؤ پس جب تم ان کے دونوں حالوں کے فرق پر غور کرو گے تو دیکھو گے کہ انہوں نے ہر اس امر کو لازم پکڑا جس سے ان کی عزت بڑھی اور ان کے دشمن ان سے دور ہو گئے اور اسکی وجہ سے عافیت ان میں دائمی رہی اور ان کے ساتھ اس کے لیے نعمت تابع ہوئی اور اس پر بزرگی ان کے تعلق سے مل گئی بوجہ تفرقے سے بچنے کے اور الفت کو لازم پکڑنے سے اور اس پر ایک دوسرے کو برانگیختہ کرنے سے اور آپس میں اس کی وصیت کرنے سے اور تم ہر اس امر سے بچو جس نے ان کی کمروں کو توڑا اور ان کی آرزوؤں کو کمزور کیا دلوں کے کہنے سے اور سینوں میں بغض

میں سے اور نفسوں کی بد بختی سے اور ہاتھوں کی کمزوری سے اور تم گزشتہ مسلمانوں کے حالات پر غور کرو جو تم سے پہلے ہو چکے کہ وہ پرکھنے اور آزمائش کی حالت میں کیسے ہوتے تھے کیا وہ سب مخلوق سے زیادہ بوجھ اٹھانے والے نہ ہوتے تھے یا سب بندوں سے زیادہ مشقت جھیلنے والے نہ ہوتے تھے اور تمام اہل دنیا میں سے تنگ ترین حالات والے نہ ہوتے تھے ان کو بھی وقت کے فرعونوں نے غلام بنایا پس ان کو سخت ترین تکلیف دی اور ان کو کڑوے گھونٹ پلائے پس ہمیشہ ان کی حالت ہلاکت کی ذلت میں اور غلبہ کی ذبردستی میں رہی نہ تو وہ اسے روکنے کی کوئی تدبیر پاتے تھے اور نہ ہی اس سے اپنا دفاع کرنے کا کوئی راستہ پاتے تھے حتی کہ جب اللہ عزوجل نے اپنی محبت میں تکلیفوں پر ان کا بہت صبر دیکھا اور اس کے خوف سے ناپسندیدہ حالات کو برداشت کرنا دیکھا تو ان کے لیے مصیبت کی تنگیوں میں کشادگی رکھ دی اور ان کے لیے ذلت کی جگہ عزت بدل دی اور خوف کی جگہ امن دیدیا پس وہ بادشاہ و حاکم بن گئے اور بڑے بڑے حاکم بن گئے اور ان کی بزرگی اللہ کی طرف سے اس حد تک پہنچی جہاں تک ان کی امید بھی نہیں تھی پس تم دیکھو گے کہ وہ کیسے تھے جب جس وقت مجلسیں اکھٹی تھیں اور خواہشات یکجا تھیں اور دل برابر تھے اور ہاتھ بٹائے جاتے تھے اور تلواریں ایک دوسرے کی مددگار تھیں اور عقلیں اثر انگیز تھیں اور ارادے سب کے ایک تھے تو کیا وہ لوگ زمین کے کونوں کے مالک نہیں تھے اور جہان والوں کی گردنوں پر بادشاہ نہیں تھے پس پھر تم اس حالت کو دیکھو جس تک وہ پہنچے اپنے آخری امر میں جبکہ ان کے درمیان تفرقہ بازی واقع ہو گئی اور الفت بکھر گئی اور بات مختلف ہو گئی اور دل بدل گئے اور مختلف ٹولے بن گئے اور الگ الگ جماعتوں میں پھیل گئے تو اللہ عزوجل نے ان سے بزرگی کا لباس اتار لیا اور اپنی نعمت کی تازگی چھین لی اور ان کے حالات کے واقعات اب تمہارے لیے عبرت ہیں اور تمام عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے عبرت ہیں پس تم اولاد اسماعیل اور بنی اسحاق اور بنی اسرئیل کے حالات سے عبرت پکڑو پس وہ کتنے زیادہ معتدل حالت والے تھے اور کتنے مشابہت کے قریب مثال والے تھے پس ان کے معاملے میں ان کے تفرقے

کی حالت میں غور کرو اور جدائی کا تامل کرو ایسے ایام و لیالی میں کہ کیسریٰ اور قیصر ان کے رب تھے جو ان کو کناروں کے سبزہ زاروں سے عراق کے رریاؤں سے اور دنیا کے سبزے سے گھیر کر لاتے گھاس کے اگنے کی جگہ پر اور ہواؤں کے چلنے کی جگہ پر اور معاش کی ناموافقت کی طرف پس انہوں نے ان کو محتاج سکنت والے بنا کر چھوڑا جو کہ بد نصیبی اور خستہ حالی والے تھے تمام لوگوں سے ذلیل ترین گھروں والے اور خشک ترین سکونت والے کہ وہ نہ پناہ لیتے کسی دعوت کے پہلو میں کہ اس کی حفاظت میں آسکیں اور نہ کسی الفت کے سائے میں کہ اس کی عزت پر اعتماد کر سکیں پس حالات پریشان کن ہو گئے اور ہاتھ الگ الگ ہو گئے اور کثرت جدا جدا ہو گئی ہمیشہ کی ابتلاء میں اور مکمل جہالت میں جیسے کہ لڑکیوں کو زندہ در گور کرنا اور بتوں کو پوجنا اور رشتوں کو منقطع کرنا اور لوٹ مار کو عادت بنا لینا وغیرہ پس تم دیکھو اس موقع کو جب اللہ کا احسان ان پر ہوا جب اللہ نے ان کی طرف ایک رسول بھیجا پس اس کے دین کی اطاعت ان پر واجب کر دی اور اس کی دعوت پر ان کی الفت کو جمع کر دیا کیسے نعمت نے اپنی بزرگی کے پر ان پر پھیلا دیئے اور اس کی نعمتوں کی ندیاں ان کے لیے بہہ پڑیں اور ان کی ملت ان کی برکتوں کے احسانات سے اکھٹی ہو گئی پس وہ اس کی نعمتوں میں غرق ہو گئے اور اس کی عیش کی تازگی میں خوش ہو گئے پس ان کے تمام امور زبردست بادشاہ کے سائے میں پناہ لئے ہوئے آگئے اور ان کو اس حالت نے غالب آنے والی عزت کے پہلو میں جگہ دیدی اور امور ان پر مہربان ہو گئے ایک مضبوط ملک کی بلندی میں پس وہ لوگ جہان والوں پر حکومت کرنے والے ہیں اور زمین کے کناروں میں بادشاہ ہیں اور اب وہ ان کے امور کے مالک ہیں جو کبھی ان پر مالک ہوتے تھے اور ان پر حکم چلاتے ہیں جو کبھی ان پر حکم چلاتے تھے نہ تو نیزے ان کے لیے دبائے جاتے ہیں اور نہ صاف پتھر کو کھٹکھٹایا جاتا ہے سنو بے شک تم نے فرمانبرداری کی رسی سے اپنے ہاتھ جھاڑ لئے ہیں اور تم نے اللہ کے اس قلعے میں سوراخ کر دیئے ہیں جو تمہارے لیے جائے امن تھا اور جاہل حاکموں کی وجہ سے اب تم لاوارثوں کی طرح ہو چکے ہو بے شک اللہ عزوجل نے احسان جتایا ہے اس امت کی ایک جماعت پر اس

بارے میں کہ ان میں اس مودت کی رسی کو باندھا ہے جس کے سائے میں وہ منتقل ہوتے ہیں اور اس کے پہلو میں پناہ لیتے ہیں ایسی نعمت کے ساتھ کہ مخلوق میں کوئی اس کی قیمت نہیں جانتا کیونکہ یہ ہر قیمت سے بھاری ہے اور ہر بڑی شے سے بھی بڑی ہے تم جان لو کہ ہجرت کے بعد تم اب گنوار ہو گئے ہو اور موالات کے بعد گرہوں میں تقسیم ہو گئے ہو اب تمہارا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور صرف نام کے مسلمان رہ گئے ہو اور تم سے ایمان کی حقیقتیں رخصت ہو چکی ہیں اور تم اب ایمان کو صرف نشان سے پہچانتے ہو تم عذاب کی بات کرتے ہو لیکن اس سے بچنے کی کوئی تدبیر نہیں کرتے گویا تم یہ چاہتے ہو کہ تم اسلام کو اس کے منہ کے بل الٹ دو اس کے حریم کو پھاڑتے ہوئے اور اس کے عہد کو توڑتے ہوئے جیسے اللہ نے تمہارے لیے زمین میں حرم بنایا ہے اور اپنی مخلوق میں امن کی جگہ بنایا ہے اور بے شک تم اگر اس کے غیر کی طرف پناہ لو تو کفر والے تم سے جنگ کریں پھر نہ جبرائیل نہ میکائیل نہ مہاجر اور نہ ہی انصار تمہاری مدد کریں گے سوائے تلوار کے ذریعے مقابلہ کرنے کے حتی کہ اللہ تمہارے درمیان فیصلہ کرے اور بے شک مثالیں اللہ کی سختی کی اور ہلاکتوں کی اور اس کے عذابوں کی اور حادثات کی تمہارے پاس ہیں پس تم اس کی پکڑ سے غفلت کرتے ہوئے دیر نہ جانو بے شک اللہ عزوجل نے تمہارے سامنے گذشتہ قوموں پر لعنت کی کیونکہ انہوں نے امر بالمعروف کو چھوڑا اور نہی عن المنکر کو چھوڑا پس اللہ نے بے وقوفوں پر لعنت کی ان کے گناہوں کی وجہ سے اور عقل مندوں پر لعنت کی ان کے دوسروں کے روکنے کو چھوڑ دینے پر بے شک اے لوگو! تم نے اسلام کی پابندی توڑ دی ہے اور اس کی حدود کو معطل کر دیا ہے اور اس کے احکام کو ختم کر دیا ہے پس اللہ عزوجل نے مجھے بغاوت کرنے والوں اور عہد توڑنے والوں اور زمین پر فساد برپا کرنے والوں سے قتال کا حکم دیا ہے پس عہد توڑنے والوں سے تو میں نے جنگ کی اور ظلم کرنے والوں سے جہاد کی اور دین سے نکلنے والوں کو میں نے ذلیل کر دیا اب رہ گیا شیطان تو اس کو میں ہی کافی ہوں اور میری ہیبت اس پر ایسی ہے جیسے کڑک کے ساتھ جس کی وجہ سے اس کے دل کے گرنے کی آواز اس کے سینے کی

گڑ گڑاہٹ سنائی دیگی اور اب اہل بغاوت میں سے کچھ باقی ماندہ رہ گئے ہیں اور اگر اللہ نے ان پر دوبارہ حملہ کرنے کا امر کیا تو ضرور بہ ضرور ان سے انتقام لوں گا سوائے ان کے جو کہ شہروں کی طرف اکادکا بکھرے ہوئے رہ جائیں گے بے شک میں نے بچپن میں عرب کے بڑے بڑے ناموروں کو گرایا ہے اور میں نے ربیعہ اور مضر قبیلوں کی قسطوں کو توڑ دیا اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میرا رسول اللہؐ سے کتنا قریبی رشتہ ہے اور خاص مرتبے سے اور آپؐ نے مجھے پالا، اپنے سینے سے لگایا، اپنے پہلو میں سلایا، آپؐ اپنا بدن مجھ سے مس کرتے اور اپنی خوشبو سنگھاتے اور جب آپؐ مجھے کھانا کھلاتے تو پہلے لقمہ اپنے دانتوں سے چباتے پھر میرے منہ میں ڈالتے اور میں رسول اللہؐ کی ایسے اتباع کرتا جیسے بچہ اپنی ماں کی کرتا ہے اور میں آغوش رسالت میں پلتا رہا آپؐ کے ساتھ غار حرا میں رہتا آپؐ کے ساتھ عبادت کرتا اور ہم دونوں کے علاوہ کوئی تیسرا نہ تھا میں نے وحی رسالت کے نور کو دیکھا میں نے نبوت کی خوشبو سونگھی اور میں نے شیطان کو چیختے چلاتے سنا جب آپؐ پر وحی نازل ہوتی پس میں نے پوچھا یا رسول اللہؐ یہ چیخ کیسی تھی فرمایا یہ شیطان تھا جو آج مایوس ہو گیا ہے بے شک جو میں سنتا ہوں وہ اے علیؑ تو بھی سنتا ہے جو میں دیکھتا ہوں تو بھی وہی دیکھتا ہے اور بے شک تو میرا وصی میرا وزیر اور میرا خلیفہ ہے میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھا جب آپؐ کے پاس قریش کا لشکر آیا انہوں نے آپؐ سے کہا اے محمدؐ بے شک تو نے بہت بڑا دعویٰ کیا ہے اور ایسا دعویٰ تیرے آباء واجداد میں سے کسی نے نہیں کیا اور نہ ہی تیرے گھر میں کسی نے کیا ہم تم سے ایک بات کا سوال کرتے ہیں اگر تم نے یہ کر دیکھایا تو ہم قبول کر لیں گے کہ تم اللہ کے سچے نبی ہو اور اگر تم نہ کر سکے تو ہم جان جائیں گے کہ تم جھوٹے جادو گر ہو پس آپؐ نے فرمایا یا سوال ہے تمہارا؟ انہوں نے کہا کہ اگر تم سچے ہو تو اس درخت کو حکم دو کہ وہ اپنی جڑوں اور تنوں سمیت تمہارے سامنے آکر کھڑا ہو جائے پس آپؐ نے فرمایا بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہے اگر میں نے تمہارے لیے یہ کر دیا تو کیا تم ایمان لے آؤ گے اور کیا تم حق کی گواہی دو گے؟ تو انہوں نے جواب دیا ہاں۔۔ فرمایا میں تم کو ابھی وہی کچھ دیکھاؤں گا جو تم چاہتے ہو لیکن میں جانتا ہوں کہ تم نہیں

پلٹو گے خیر کی طرف اور بے شک تم میں ایک آدمی موجود ہے جو ایک کنوئیں میں ڈالا جائے گا اور جو لشکروں کو اکھٹا کرے گا۔۔ پھر فرمایا اے درخت اگر اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اور مجھے رسولؐ جانتا ہے تو تو اکھڑ جا اپنی جڑوں کے ساتھ اور کھڑا ہو جا میرے سامنے اللہ کے حکم سے پس قسم ہے اس ذات کی جس نے بھیجا آپؐ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر وہ درخت اکھڑ گیا اپنی جڑوں سمیت اور مثل پرندوں کے پروں کی کھڑ کھڑاہٹ کے چلتا ہوا آیا اور رسول اللہؐ کے سامنے آکر ٹھہر گیا اور اپنی کچھ شاخیں رسول اللہؐ کے شانے پر بکھیر دیں اور میں جو آپؐ کے دائیں جانب تھا کچھ شاخیں میرے شانے پر بکھیر دیں جب قوم نے یہ منظر دیکھا تو غرور و تکبر سے کہنے لگے اس کو حکم دیں کہ اس کا نصف حصہ یہیں رہے اور نصف اپنے مقام پر چلا جائے آپؐ نے حکم دیا تو آدھا حصہ لوٹ گیا قوم پھر کفر و سرکشی کرتے ہوئے کہنے لگی کہ اب اس کے باقی ماندہ حصے کو بھی واپس جانے کا حکم دیں تو آپؐ نے اس کو حکم دیا وہ حصہ بھی واپس اپنے مقام پر لوٹ گیا پس میں نے کہا۔۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے۔۔ بے شک میں پہلا ایمان لانے والا ہوں یا رسول اللہؐ آپ پر بے شک درخت نے جو کچھ کیا اللہ کے حکم سے آپؐ کی نبوت کی تصدیق کرنے کے لیے اور آپؐ کے کلمات کی بزرگی جتلانے کے لیے۔ پس ساری قوم نے کہا یہ تو جادو گر ہے اور اس کا جادو بہت ہی عجیب ہے جو پوشیدہ ہے اور کوئی بھی اس معاملے میں آپ کی تصدیق نہیں کر سکتا مگر کوئی آپ جیسا ان کی مراد میں تھا اور بے شک اس قوم پر نہیں اثر کرتی اللہ کے معاملے میں کوئی ملامت کرنے والے کی ملامت خاص طور پر ان میں صدیقین کی نشانی اور ان کے کلام نیک لوگوں کی کلام راتوں کو جاگنے والے اور دن کو روشن کرنے والے اور قرآن کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے والے اللہ اور اس کے رسولؐ کے طریقوں کو زندہ کرنے والے نہ وہ تکبر کرتے ہیں اور نہ وہ بڑائی جتاتے ہیں اور نہ ہی وہ غلو کرتے ہیں اور نہ وہ فساد کرتے ہیں ان کے دل جنت میں ہیں اور ان کے جسم اس دینا میں عمل میں مصروف ہیں۔

(٦)خطبہ المحزون

یہ خطبہ نہج البلاغہ میں مذکور نہیں ہے اسے شیخ حسن بن سلمان الحلی نے اپنی کتاب منتخب البصائر میں روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں اس کی تحریر پر سید رضی الدین علی بن طاوؤس کے خط سے واقف ہوا اس نے لکھا ہے کہ ممکن ہے کہ اس نسخہ کی کتابت ہجرت کے دوسو سال بعد ہوئی ہو کیونکہ اس کی بعض مرویات میں ہے جو روایت ابوروح فرج بن فروہ سے انہوں نے مسعدہ بن صدقہ سے اور انہوں نے امام جعفرؑ بن محمدؐ سے روایت کیا ہے اور بعض دوسری روایات اس کے علاوہ ہیں اور اس کتاب میں عنوان یہ ہے کہ خطب امیر المومنینؑ بروایت امام جعفر الصادقؑ اور اسی کتاب سے یہ خطبہ لیا گیا ہے اور یہ کافی طویل ہے اور اسی خطبہ میں آپؑ کا قول ہے کہ تعجب پورا تعجب ہے درمیان جمادی ورجب کے اور اسی خطبہ میں امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے متعلق بعض خبریں ہیں اور اس خطبے کے اقتباسات علامہ مجلسی نے بحار الانور کی جلد ۱۳ میں روایت کئے ہیں جو احوال حجتہ سے متعلق ہیں۔

خطبہ المحزون کی عبارت و متن۔

حمد ہے اللہ کے لیے جو اکیلا ہے اور اس کی حمد کی جاتی ہے جو کہ اپنے ملک میں اپنی قدرت سے واحد ہے اور میں اس

کی حمد کرتاہوں اس پر کہ اس نے اپنا راستہ بتایا ہے اور اپنی اطاعت دل میں ڈالی ہے اور اپنی چھپی ہوئی حکمت کا علم دیا ہے بے شک اس کی حمد کی جاتی ہے اپنے ہر احسان سے اور شکر کیا جاتا ہے اپنی ہر آزمائش پر اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اس کا کہنا عدل ہے اور اسکا حکم فیصلہ ہے اور نہیں بول سکتا اس میں کوئی بولنے والا کہ یہ ہو گیا ہے مگر وہ ہو چکا ہوتا ہے اس کیسے ہونا سے پہلے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے بندوں کے سردار ہیں جو کہ بہترین ہیں ان سے جنہوں نے اول آواز بلند کی اور بہترین ہیں ان سے جنہوں نے آخر آواز بلند کی جب اللہ نے دونوں فریقوں کے پیدا کرنے کا انتظام کیا تو آپ کو دونوں فریقوں میں سے بہترین میں دیکھا نہیں قرعہ اندازی کی اس میں کسی پریشان نے اور نہ ہی جاہلیت کے نکاح نے پھر اللہ عزوجل نے فرمایا بے شک تمہارے پاس ایک رسول تم میں سے آیا ہے اسے تمہارا مشقت میں پڑنا گراں گزرتا ہےاا ور وہ تمہاری خیر خواہی چاہنے والا تمام مومنین پر شفقت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے اور تم اس کی اتباع کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اور اس کے علاوہ اولیاء کی اتباع نہ کرو بہت کم تم نصیحت لیتے ہو۔ پس بے شک اللہ عزوجل نے خیر کے بھی حقدار بنائے ہیں اور حق کے لیے ستون بنائے ہیں اور اطاعت کے لیے عصمت بنائی ہے جس سے ان کی حفاظت ہوتی ہے اور وہ اپنا حق ان میں قائم کرتا ہے اس سے اپنی رضامندی پر اور اللہ نے اس کے لیے محافظ بنائے اور نگران بنائے ہیں جو قوت سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کے اولیاء کی اس پر مدد کی جاتی ہے جس قدر اللہ کے حق کے وہ اس میں والی بنتے ہیں اما بعد بے شک بصارت کی روح زندگی کی راحت ہے جس کے بغیر ایمان کا نفع نہیں ہوتا کہ اس کے ساتھ اللہ کا کلمہ اور اس کی تصدیق ہو پس کلمہ تو راحت سے ہے اور راحت نور سے ہے اور نور آسمانوں کی روشنی ہے پس تمہارے ہاتھوں میں ایک سبب ہے جو تم تک پہنچا ہے ایثار اور اختیار میں سے جو اللہ کی نعمت ہے تم اس کے لشکر تک نہیں پہنچ سکتے وہ اللہ نے خاص طور پر تم کو دیا ہے اور اس کے لیے تمہیں مختص کیا ہے اور یہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں اور ان کو صرف صاحبان علم ہی جانتے ہیں

پس تم اللہ کی جلد آنے والی نصرت اور آسان فتح پر خوش ہو جاؤ اس سے تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو نگی اور تمہارے غم کو لے جائے گی اور اس سے رکو جس سے لوگ تم سے رک گئے بے شک وہ تم پر مخفی نہیں ہے بے شک تمہارے لیے ہر اطاعت میں اللہ کی طرف سے ایک مددگار ہے جو کہ زبانوں پر کہتا ہے اور دلوں پر جماتا ہے اور یہ ہی اللہ کی مدد ہے اس کے اولیاء کے لیے جو کہ اس کی خفی نعمتوں میں سے باریکی ظاہر ہوتی ہے اور درخت حیات کی ٹہنیاں تقویٰ کے لیے پھل والی ہو گئی ہیں اور اللہ کے اولیاء واعداء کے درمیان فرق کرنے والی چیز میں سینوں کی شفاء ہے اور نور کے ظہور سے اللہ اہل اطاعت کو عزت دیتا ہے اور اہل مصعیت کو ذلیل کرتا ہے پس ہر آدمی کو اسکے لیے سامان تیار کرنا چاہیے اور اس کی تیاری نہیں ہو سکتی مگر بصیرت سے اور صدق نیت سے اور تسلیم سے ہلکے بوجھ والوں کی سلامتی ہے اور اطاعت میں ترازو کا بوجھ ہے اور ترازو حکمت ہے اور حکمت بصارت کی روشنی ہے اور شک اور معصیت کنویں میں ہے اور یہ دونوں نہ ہم سے ہیں نہ ہمارے لیے ہیں اور نہ ہماری طرف ہیں۔ مومنوں کے دل ایمان سے لپٹے ہوئے ہیں جب اللہ عزوجل اس کے اندر کوئی شے ظاہر کرنا چاہتا ہے تو اسے وحی کے لیے کھول دیتا ہے اور اس میں حکمت کی کھیتی بو دیتا ہے اور بے شک ہر شے کا ایک وقت ہوتا ہے جس پر اسے پہنچنا ہوتا ہے اللہ عزوجل کسی شے میں جلدی نہیں کرتا حتی کہ وہ اپنے وقت اور انتہاء تک پہنچے پس تم اس خوشخبری سے خوش ہو جاؤ جو تمہیں دی گئی ہے اور اس قربانی کا اقرار کرو جو تمہارے لیے قربان کی گئی ہے اور اللہ سے جو وعدہ کیا ہے پورا کرو بے شک ہم میں سے خالص دعوت ہے جس سے اللہ اپنی پوری حجت ظاہر کرتا ہے اور ہم سے ہی اللہ اپنی نعمتوں کو کامل کرتا ہے اور ہمارے ذریعے ہی اللہ بلند مرتبہ عطا کرتا ہے جو ہمیں تھام لے تو وہ حکمت و معرفت سے متمسک ہو جاتا ہے تم کو اللہ نے اپنے رحمت دی ہے اور اس کی رحمت میں سے دلوں کا نور ہے اور اس نے تم سے گناہوں کا بوجھ اتار دیا ہے اور تمہارے سینوں کی شفاء میں جلدی کی ہے اور تمہارے امور میں درستگی کر دی ہے تمہیں دینے والے کا سلام ہمیشہ تم پر ہوتا ہے تم اس سے محفوظ رہتے ہو ایام کی دولت میں اور رحموں میں

رہنے میں کہاں تم اور کہاں اس کا سلام یہ تو تمہیں ظاہر و باطن میں سلامت رکھنے کے لیے ہے اللہ عزوجل نے اپنے دین کے لیے کچھ لوگوں کا انتخاب کیا ہے اور ان کو اس کا اہتمام کرنے پر برگزیدہ بنایا ہے اور ان کی مدد کی ہے ان کے زریعہ سے کلمہ اسلام ظاہر ہوا اور قرآن کے مقررہ اطراف ظاہر ہوئے اور اس کی اطاعت پر علم مشرق و مغرب میں ہوا پھر اللہ عزوجل نے تمہیں اسلام سے خالص کر دیا اور تمہیں خالص اس لیے کر دیا کیونکہ وہ سلامتی کا نام ہے اور بزرگی کا جامع ہے اللہ نے اسے چنا ہے اور اسے راستہ بنایا ہے اور اس کے دلائل بیان کئے ہیں اور اس کی حدود کو مقرر کر دیا ہے اور اسکے اوصاف بیان کئے ہیں اور اس کو پسندیدہ بنایا ہے جس طرح اس کو بیان کیا اور اس کے اخلاق بیان کئے ہیں ایسے ہی اس کے طبق بیان کئے ہیں اور اس کے عہد کو مئوکد کیا ظاہر سے بھی اور باطن سے بھی جو کہ مٹھاس والا اور اطمعنان والا تھا جو بھی اس کے ظاہر پر کامیاب ہوا وہ اس کے عجیب منظر اس کے وارد ہونے اور نکلنے کے مقامات پر دیکھے گا اور جو باطن کی معرفت رکھتا ہے تو وہ معرفت کے ذریعے اس کے اسرار، اس کی پوشیدہ جہتیں اور عجیب مثالوں کا مشاہدہ کرتا ہے پس اس کا ظاہر عمدہ ہے اور اس کا باطن بہت گہرا ہے اس کی عجائبات ختم نہیں ہوتیں اور اس کی انوکھی چیزیں فنا نہیں ہوتیں اس میں نعمتوں کے چشمے ہیں اور اندھیروں کو تاابد زائل کر دینے والا نور ہے نہیں ظاہر ہو سکتی بھلائی مگر اس کی چابیوں سے اور نہیں دور ہو سکتے اندھیرے مگر اس کے نور سے اس میں تفصیل ہے اور دو اعلیٰ اسموں کا بیان ہے جنکو جمع کیا گیا پس وہ جمع ہو گئے نہیں ہے لائق ان کے مگر اکھٹے رہنا ان کا نام رکھا جاتا ہے پس وہ معلوم ہوتے ہیں اور اس کی صفت بیان کی جاتی ہے تو وہ جمع ہوتے ہیں اور ان کا قائم ہونا ان میں سے ایک کے مکمل ہونے سے ہے اپنے اپنے مقامات پر۔ چلتے ہیں ان سے اور ان کے لیے ستارے اور ان کے ستاروں پر ان کے علاوہ کئی ستارے ہیں جن کی حفاظت کی جاتی ہے اور ان کی رعائت رکھی جاتی ہے اور قرآن میں اس کا بیان اور اس کی حدود اور اس کے ارکان ہیں اور ان اندازوں کے مقامات ہیں جو اسکے خزانوں میں مخزون ہیں اور اس کے میزان عدل کے میزان میں وزن کئے گئے ہیں اور فیصلہ کن حکم دیئے گئے ہیں

بے شک دین کے محافظوں نے شک اور یقین کے درمیان فرق کیا ہے اور واضح حق لے کر آئے ہیں انہوں نے اسلام کو کھل کر بیان کیا ہے اور اس کے لیے قواعد متعین کئے ہیں اور ارکان بنائے ہیں اور اس پر وہ شہادتیں بھی لے کر آئے ہیں اور دلیل بھی لائے ہیں ایسی علامات اور نشانات جس میں کفایت والے کے لیے کفایت ہے اور شفاء چاہنے والے کے لیے شفاء ہے وہ اس کی چراہ گاہ کی حفاظت کرتے ہیں اور اسکی رعائتوں سے فائدہ لیتے ہیں اور حفاظت کرتے ہیں اس کی قابل حفاظت کی اور چھوڑنے والے کو چھوڑ دیتے ہیں اور محبت والے سے محبت کرتے ہیں اللہ کے حکم اور نیکی سے اور اس کے بڑے امر اور ذکر سے جیسے کہ وہ پسند کرتا ہے کہ اسکا ذکر کیا جائے اور وہ آپس میں تعلق رکھتے ہیں ولایت کا اور آپس میں ملتے ہیں خوبصورت لہجے سے اور ایک دوسرے کو پلاتے ہیں رؤبہ (شاعر) کا پیالہ اور ایک دوسرے سے رعایت کرتے ہیں اچھی رعایت سے اعلیٰ اخلاق اور خالص دل سے کہ اس پر کوئی دکھ نہیں ہوتا اور پسندیدہ دلوں سے جن میں گھٹیا پن نہیں داخل ہوتا اور نہ ہی ان میں غائب ہونا جائز ہے اور جو اس میں کسی شے کو چھپالے تو اس نے اپنے اندر اعلیٰ نشان چھپالیا اور اس نے اپنی اصل کاٹ دی اور بدلے میں لی اس کی منزل اکتا کر اس کو توڑنے سے اور اس کے حرام کردہ کو حلال جاننے سے اس عہد سے جو اس کی طرف کیا گیا اور اس وعدہ پر جو اسے باندھا گیا نیکی اور تقویٰ اور راہ ہدایت کو ترجیح دینے کے ساتھ۔ اور اسی پر ان کا ڈھانچہ بنایا گیا اور ان کی الفت کا بھائی چارہ قائم کیا گیا پس وہ اسی پر آپس میں محبت کرتے ہیں اور اسی سے ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں پس وہ کھیتی کی طرح ہیں کہ اس کا زائد حصہ باقی رہتا ہے پس اسے اس سے پکڑ لیا جاتا ہے اور مخصوص باقی رہنے والی کے ساتھ وہ فنا ہو جاتا ہے اور اس سے چھٹکارا ہو جاتا ہے پس انتظار کیا جائے اس کے امر کا تھوڑے ایام اور قلیل مقام میں اس منزل میں حتیٰ کہ وہ منزل کی تبدیلی کرے اور اسے پھرنے کی جگہ رکھ دیا جائے اور اس کے انتقال کی جگہ کی پہچان ہو پس مبارک ہو قلب سلیم والے کو جو اپنی ہدایت والے کی اطاعت کرے اور اس سے بچے جو اسے ہلاک کرے پس وہ عزت کے مقام پر داخل ہوا اور سلامتی کا راستہ پالے اس کی

بصیرت سے بصیرت حاصل کرے اور اسکے امر کی ہدایت دینے والے کی اطاعت کرے اور اعلیٰ دلالت کی رہنمائی کرے اور ایسی جہالت کے پردے کھول دے جو گمراہ کرنے والی غفلت میں ڈالنے والی ہے پس جو شخص غور و فکر کا ارادہ کرے پس وہ اس کی رائے کو یاد کرے اور ہدایت کے ساتھ ظاہر ہو جب تک اس کے دروازے بند نہ کر دیئے جائیں اور اسکے راستے کھول دیئے جائیں اور جو نصیحت کرے اس کی نصیحت عاجزی سے سنے اور اچھی طرح ڈرے اسلام کی سلامتی سے اور پوری دعا سے اور ہمیشہ کی سلامتی کی دعا ہے جھکنے والے عاجزی کرنے والے کے لیے جو کہ ایمان میں رغبت کرتا ہے اور عدل و میزان کو جانتا ہے پس اسکا امر اور اکرام قبولیت سے نوازا جائے گا اور ڈرے قیامت سے اس کے آنے سے پہلے بے شک ہمارا معاملہ شدید مشکل ہے نہیں ہو سکتا اس کا کوئی متحمل سوائے نبی مرسل، مقرب فرشتے یا ان مومنین کے جن کے دل کا اللہ نے ایمان سے امتحان لے لیا ہو۔ نہیں برداشت کر سکتا ہماری بات کو مگر مضبوط قلعہ یا امانت رکھنے ولاے سینے یا پختہ عقلیں۔ ہائے تعجب ہے پورا تعجب ہے جمادی و رجب کے درمیان (تب ایک آدمی نے جو لشکر کے سپاہیوں میں سے تھا کہا یا امیر المومنینؑ کیا تعجب ہے؟) فرمایا میں کیسے تعجب نہ کروں حالانکہ تقدیر تم میں پہلے طے ہو چکی ہے اور تم بات کو نہیں سمجھتے مگر صرف آوازیں جن کے درمیان کئی صوتیں ہیں انگوری کاٹی جائے گی اور مردے اٹھیں گے اور تعجب ہے پورا تعجب درمیان جمادی و رجب کے تو ایک آدمی نے کہا یا امیر المومنینؑ کیا تعجب ہے کہ آپؑ مسلسل تعجب فرمارہے ہیں فرمایا کہ آخرت نے اپنی ماں کو گم پایا اور کون سا تعجب اس سے زیادہ تعجب انگیز ہو سکتا ہے کہ موتیں زندوں کی گردن ماریں گی تو اس آدمی نے کہا یا امیر المومنینؑ ایسا کیسے ہو گا تو فرمایا قسم اس کی جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو پیدا کیا گویا کہ میں ان کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ کوفہ کی گلیوں میں داخل ہو گئے ہیں اور انہوں نے اپنی تلواروں کو اپنے کندھوں پر لاد رکھا ہے وہ ہر اللہ کے دشمن اور رسول اللہؐ کے دشمن اور ایمان والوں کے دشمن کو مارتے ہونگے اور یہ ہی مراد ہے اللہ کے اس قول کی کہ اے ایمان والو نہ دوستی کرو ایسے لوگوں سے جن پر اللہ کا غضب ہوا وہ

آخرت سے ایسے نا امید ہیں جیسے کہ کافر لوگ قبروں والوں کے دوبارہ جی اٹھنے سے مایوس ہیں۔ اے لوگو مجھ سے پوچھ لو اس سے پہلے کہ میں تمہارے درمیان سے غائب ہو جاؤں کیونکہ میں آسمان کے راستوں کو زمین کے راستوں سے زیادہ جانتا ہوں اے لوگو سن لو! میں مومنوں کا سردار ہوں، میں پہلوں کی غایت ہوں اور میں متقیوں کی زبان ہوں میں اوصیاء کا خاتم ہوں اور انبیاء کا وارث ہوں میں رب العالمین کا خلیفہ ہوں میں جہنم کو تقسیم کرنے والا ہوں اور جنت کا خازن ہوں اور حوض کوثر والا ہوں اور صاحب اعراف ہوں پس ہم اہل بیتؑ میں سے کوئی امام ایسا نہیں جو اپنے اہل ولایت کو نہ جانتا ہو اور یہ ہی مطلب ہے اللہ کے اس قول کا بے شک آپ ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کا ایک ہادی ہے سنو اے لوگو! مجھ سے سوال کرو اور جو جی چاہے پوچھ لو قبل اس کے کہ مشرقی فتنہ اپنے پاؤں سے اکھاڑا جائے اور وہ اپنے ناک سے روندے موت و حیات کو اور یا آگ بھڑکائی جائے بہت بڑی لکڑیوں سے مغربی زمین میں اٹھائے ہو وہ اپنے دامن اور پکارتی ہو ہائے تباہی و ہلاکت انتقام اور اسی طرح کی پکار۔ پس جب فلک گھومے گا تو میں کہوں گا مر گیا یا ہلاک ہوا کونسی وادی میں چلا تو اس دن اس آیت کی تاویل ہو گی پھر ہم لوٹائیں گے تمہارے لیے حملے کو ان پر اور ہم تمہیں دیں گے مال اور اولاد اور ہم تمیں کثیر افراد والا بنادیں گے۔ اس کے لیے نشانیاں اور علامات ہیں ان میں سے پہلی یہ ہے کہ کوفہ کا گھیراؤ پہرے داروں سے اور خندق سے اور کونوں کو آگ لگانے سے کوفہ کی گلیوں میں اور مساجد کا عبادت سے چالیس یوم تک معطل رہنا اور تین جھنڈے بڑی مسجد کے ارد گرد حرکت کریں گے جو ہدایت کے مشابہ ہونگے یہ قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے اور بہت لوگوں کا قتل ہو گا اور ہولناک موت ہو گی اور معصوم انسانی قتل کوفہ سے باہر ستر (۷۰) لوگوں میں ہو گا اور ایک رکن و مقام کے درمیان ذبح ہو گا اور اسبع المظفر کو باندھ کر قتل کیا جائے گا بتوں کی بیعت میں بہت سے انسانی شیطانوں کے ساتھ اور سفیانی کا سبز جھنڈوں سے نکلنا اور سنہری صلیب کے ساتھ اس کا امیر ایک آدمی بنو کلب سے ہو گا بارہ ہزار گھوڑے ہونگے ان پر سفیانی کو سوار کر کے مکہ کی طرف متوجہ کیا جائے

گا اور مدینہ کی طرف اس وقت ان کا امیر بنی امیہ میں سے ایک ہو گا اسکو خزیمہ کہا جائے گا اس کی بائیں آنکھ بیٹھی ہوئی ہو گی اس کی آنکھ پر چھالہ ہو گا وہ دنیا کی طرف مائل ہو گا پس اس کا کوئی لشکر نہ روکا جائے گا حتی کہ وہ مدینہ میں اترے گا پس وہ مردوں اور عورتوں کو جمع کرے گا جو آل محمدؑ میں سے ہونگے اور ان کو مدینہ میں ایک گھر میں قید کر دے گا جسے دار ابی الحسن الاموی کہا جائے گا اور وہ ایک دستہ آل محمدؑ میں سے ایک آدمی کی تلاش میں بھیجے گا جس کی طرف کمزور لوگ مکہ میں جمع ہونگے ان کا امیر ایک آدمی بنو غطفان سے ہو گا حتی کہ جب وہ سفید چٹانوں میں بیداء کے مقام تک پہنچیں گے تو انہوں زمین میں دھنسا دیا جائے گا پس ان میں سے کوئی بھی نجات نہ پائے گا سوائے ایک آدمی کے اللہ اسکا چہرا گدی کی طرف بدل دے گا تا کہ وہ ان کو ڈرائے اور وہ اپنے بعد والوں کے لیے نشانی بن جائے پس اس دن اس آیت کا مطلب ظاہر ہو گا کہ اگر آپ دیکھیں جب لوگ گھبرائیں گے پس نہ فوت ہونگے اور قریب جگہ سے پکڑے جائیں گے۔ پھر سفیانی ایک لاکھ تیس ہزار لشکر کو کوفہ بھیجے گا پس وہ اوحاء مقام، الفاروقا اور مقام مریم اور عیسیٰ پر قادسیہ میں اتریں گے اور ان میں سے اسی ہزار چلیں گے اور کوفہ میں اتریں گے جو مقام قبر ہودؑ ہے نخیلہ میں پس وہ اس پر اچانک زیب وزینت والے دن آپڑیں گے اور لوگوں کا امیر ایک عناد رکھنے والا ظالم شخص ہو گا جسے کاہن وساحر کہا جائے گا پس وہ مدینہ سے نکلے گا اس کو مدینۃ زوراء کہا جائے گا اس کے ہمراہ پانچ ہزار کاہن ہونگے اور وہ اس کے پل پر ستر ہزار کو قتل کرے گا حتی کہ لوگ فرات سے تین دن تک بچتے رہیں گے خون اور جسموں کی بدبو کی وجہ سے اور وہ کوفہ سے ایسی کنواری لڑکیاں قیدی بنائے گا جن کا ڈوپٹہ اور ہاتھ بھی ظاہر نہ ہوا تھا حتی کہ ان کو کجاوؤں میں رکھ لیا جائے گا اور ان کو ثوبیہ پتھروں میں لے جائے گا اور یہ ثوبیہ جگہ غربین میں ہے (یہ کوفہ کی جگہ ہے) پھر کوفہ سے ایک لاکھ کا لشکر نکلے گا جس میں مشرک منافق سب ہونگے حتی کہ وہ دمشق پر حملہ کردینگے ان کو کوئی روکنے والا نہ روکے گا اور وہ قبائل ارم ذات العماد ہونگے سامنے مشرقی زمین کے جھنڈے آجائیں گے جو نہ روئی کے ہونگے اور نہ کتان ریشم کے اور نہ عام ریشم کے ہونگے ان کے نیزوں کے

سروں پر السید الاکبر کی مہر لگی ہو گی ان کا قائدؑ آل محمدؐ کا ایک فرد ہو گا جس دن وہ جھنڈے مشرق میں لہرائیں گے تو ان کی خوشبو مغرب میں کستوری کی مہک کی طرح محسوس ہو گی رعب ان کے آگے چلے گا اور ان کے پیچھے بھی چلے گا اور کوفہ میں سعد السقا کی اولاد ہو گی جو اپنے آباء و اجداد کے خون کی طالب ہونگے اور یہ فاسق لوگوں کی اولاد ہو گی حتی کہ ان پر اچانک دوڑتے ہوئے حسینؑ کے لشکر آ گریں گے گویا کہ وہ گھڑ دوڑ کے گھوڑے ہیں پراگندہ بکھرے بالوں والے غبار آلود کچھ لوگ رو رہے ہوں گے اور کچھ خوش ہو رہے ہوں گے اچانک ایک جماعت روتے ہوئے اپنے پاؤں کو مارے گی اور کہے گی آج کے دن کے بعد ہماری مجلس میں کوئی خیر نہیں اے اللہ ہم توبہ کرتے ہیں ڈرنے والے رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے ہیں پس یہ ابدال ہونگے جن کو اللہ نے خود بیان کیا ہے کہ اللہ پسند فرماتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور پسند فرماتا ہے پاک ہونے والوں کو۔ پھر اہل نجران میں سے ایک راہب شخص نکلے گا جو امامؑ کی بات کو قبول کرنے والا ہو گا اور یہ سب سے پہلے قبول کرنے والا نصرانی ہو گا اور وہ خود اپنے گرجے کو گرائے گا اور اپنی صلیب کو توڑے گا اور وہ غلاموں اور کمزور لوگوں اور جماعتوں کے ساتھ نکلے گا پس وہ لوگ ہدایت کے پرچم لے کر مقام نخلیہ تک چلیں گے پس تمام لوگوں کا زمین والوں میں سے الفاروق جگہ پر اجتماع ہو گا اور یہ امیر المومنینؑ کی حجت کی جگہ ہے اور یہ جگہ البرس اور الغرات کے درمیان ہے پس اس دن وہاں مشرق و مغرب کے درمیان تین ہزار یہودی و عیسائی قتل ہونگے بعض بعض کو قتل کریں گے پس اس دن اس آیت کی تاویل ظاہر ہو گی پس ان کی دعوت ہمیشہ رہے گی حتی کہ ہم ان کو کٹے ہوئے بجھے ہوئے بنا دیں گے تلوار سے اور تلوار کے سائے کے نیچے۔ اور خلیفہ ہو گا بنی الاشھب سے ایک بد نظر کا ھین بے باپ کے لوگوں میں بوڑھا شخص حتی کہ وہ تیز تیز آئیں گے درخت کی پناہ لینے کے لیے پس اس دن اس آیت کا مطلب سامنے آئے گا ۔پس جب انہوں نے ہمارا عذاب محسوس کیا تو وہ اس سے دوڑنے لگے اب نہ دوڑو اور لوٹ کر جاؤ اس کی طرف جس میں تمہیں آسودگی دی گئی اور اپنے گھروں میں تاکہ تم سے پوچھا جائے اور ان کے ساکن خزانے ہیں جو کہ

مسلمانوں کے مالوں میں سے انہوں نے غلبہ کر لیے اور ان پر اس دن زمین میں دھنسنا اور پتھر پھنکنا اور شکل بدلنا وغیرہ عذاب آئیں گے پس اس دن اس آیت کا مطلب ظاہر ہو گا۔ کہ نہیں ہے یہ ظالموں سے کچھ دور۔ اور پھر رمضان کے مہینے میں ایک منادی آواز دے گا مشرق کی جانب سے جس وقت سورج طلوع ہو گا اے ہدایت والو جمع ہو جاؤ اور ایک آواز دینے والا مغرب کی جانب سے سورج غروب ہونے کے بعد آواز دے گا اے گمراہی والو جمع ہو جاؤ اور اگلے دن ظہر کے وقت سورج کو لپیٹ دیا جائے گا پس وہ شدید سیاہ ہو جائے گا اور پھر تیسرے دن حق و باطل میں فرق کیا جائے گا دابۃ الارض کے ذریعے۔ اور وہی ساحل سمندر کے ساتھ ایک بستی کی طرف جو اصحاب کہف کی غار کے پاس ہو گی سامنے آئیں گے اور اللہ عزو جل ان جوانوں کو اٹھائے گا ان میں سے ایک شخص اپنی غار سے نکل کر ان کی طرف آئے گا جس کو تملیخا کہا جاتا ہے اور دوسرا کمسلمینا اور دونوں قائمؑ کے لیے شہادت دینے والے مسلمان ہونگے پس وہ ایک جوان کو روم کی طرف بھیجے گا تو وہ بغیر حاجت واپس آئے گا اور دوسرے کو بھیجے گا تو پھر فتح کے ساتھ واپس آئے گا تو پھر اس دن اس آیت کی تاویل ظاہر ہو گی۔ کہ اسی کی فرمانبرداری کی جو آسمان میں اور زمین میں ہیں خوشی سے اور ناخوشی سے اور اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ پھر اللہ عزو جل ہر امت میں سے ایک فوج اٹھائے گا تا کہ ان کو وہ دکھائیں جو ان سے وعدہ کیا گیا پس اس دن اس آیت کی تاویل ظاہر ہو گی۔ اور جس دن ہم جمع کریں گے ہر امت میں سے فوج ان میں سے جو ہماری آیتیں جھٹلاتے ہیں پس وہ تقسیم کے لیے یا جمع کئے جائیں گے۔ اور ان کو جمع کرنے والا ان کے دلوں کی دھڑکن ہو گی۔ اور صدیق اکبر ہدایت کا پرچم لے کر چلے گا اور ذوالفقار اس کی تلوار ہو گی اور ایک چھڑی ہو گی حتی کہ وہ زمین ہجرت پر دو مرتبہ اترے گا اور وہ کوفہ ہے پس وہ اس کی مسجد تیار کرے گا اور اسے پہلی بنیاد پر بنائے گا اور ظالموں کے جو گھر اس کے علاوہ ہونگے وہ گرا دے گا اور وہ بصرہ کی طرف چلے گا حتی کہ وہ اسکی نہر یا دریا پر پہنچے گا اور اسکے ساتھ تابوت اور عصاء موسیٰ ہو گا پس وہ اس دریا کا عزم کرے گا پس وہ سانس لے گا سانس لینا بصرہ میں پس وہ گہرا دریا بن جائے گا پس وہ

سارے بصرہ کو غرق کر دیگااس میں سوائے اس مسجد کے کوئی چیز باقی نہیں رہے گی ایسے جیسے کہ کشتی کا اگلا حصہ پانی کی سطح پر پھر وہ حرور کی طرف چلے گا پھر اسے جلادے گا اور وہ باب بی اسد سے چلے گا حتی کہ لمبی سانس لے گا ثقیف میں وہ فرعون کی کھیتی ہے پھر وہ مصر کی جانب چلے گا پس وہ اس کو منبر پر بلند کریں گے پس وہ لوگوں کو خطبہ دے گا پس زمین عدل سے خوش ہو جائے گی اور آسمان اپنی بارش عطا کرے گا اور زمین اپنی انگوری نکالے گی اور اپنے باشندوں کے لیے مزین ہو جائے گی اور وحشی بھی امن میں ہونگے حتی کہ زمین کے اطراف میں ان کے چوپائیوں کی طرح چریں گے اور مومنوں کے دلوں میں علم ڈالا جائے گا پس کوئی مومن بھی اپنے بھائی کے علم کا محتاج نہ ہو گا پس اس دن اس آیت کی تعبیر ظاہر ہو گی۔ کہ اللہ ہر ایک کو اپنی وسعت سے غنی کر دیگا اور زمین ان کے لیے خزانے نکالے گی۔ اور قائمؑ کہیں گے کھاؤ یا فراغت کے بدلے میں اسکے جو تم نے گزارے گذشتہ ایام ۔پس مسلمان اس دین قیم پر ہونگے ان کو کلام کی اجازت دی جائے گی پس اس دن اس آیت کی تاویل ظاہر ہو گی ۔کہ آئے گا تیرا رب اور فرشتے قطار در قطار ہونگے۔ پس اس دن اللہ عزوجل صرف دین حق ہی قبول کرے گا سنو اے لوگو! اللہ کے لیے ہی ہے دین خالص پس اس دن مطلب اس آیت کا سامنے آئے گا کہ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ بے شک ہم پانی بنجر زمین کی طرف چلاتے ہیں اور اس سے کھیتی نکالتے ہیں جس سے ان کے چوپائے اور وہ خود کھاتے ہیں کیا پس وہ دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کب ہو گی یہ فتح اگر تم سچے ہو آپ فرمادیں فتح کے دن کافروں کو ان کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا اور نہ ہی ان کو مہلت دی جائے گی پس آپ ان سے اعراض کر لیں اور انتظار کریں بے شک میں بھی انتظار کرنے والوں میں شامل ہوں۔ پس وقفہ ہو گا اس کے نکلنے اور اس کی موت کے دن کے درمیان تین سو اور کچھ سال اور اسکے ساتھیوں کی تعداد تین سو تیرہ ہو گی ان میں سے نو بنی اسرائیل میں سے ستر جنوں میں سے باقی دو سو چونتیس میں سے ستر وہ ہونگے جو کہ نبیؐ کے لیے اس وقت جلال میں آئے جبکہ مشرکوں نے آپؐ کی مذمت کی اور آپؐ کو برا کہا پس انہوں نے نبیؐ سے ان کو جواب دینے کی اجازت طلب کی

توآپؐ نے اجازت دی جبکہ یہ آیت نازل ہوئی کہ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے او نیک عمل کئے اور اللہ کا بہت ذکر کیا اور ظلم کئے جانے کے بعد بدلا لیا اور عنقریب جان لیں گے وہ لوگ جو ظالم ہیں وہ کس کروٹ پلٹتے ہیں۔اور بیس اہل یمن میں سے ہونگے ان میں سے مقداد بن الاسود ہیں اور دوسو چودہ وہ لوگ ہونگے جو کہ دریا کے کنارے پر ہونگے جو کہ عدن سے متصل ہے پس اللہ نے ان کی طرف نبی بھیجا رسالت دے کر پس وہ مسلمان ہو کر آئے اور نوآدمی بنی اسرائیل کے اور متفرق لوگوں میں سے دوہزار آٹھ سو سترہ ہونگے اور مکہ میں سے چالیس ہزار ہونگے اور ان میں سے نشان لگے ہوئے تین ہزار ہونگے اور ان کے پیچھے آنے والے پانچ ہزار ہونگے پس تمام ساتھی آپ کے سینتالیس ہزار ایک سو تیس ہونگے اس میں سے نو سردار ہونگے اور فرشتوں کے ہر سردار کے ساتھ چار ہزار جن و انسان ہونگے یہ گنتی ان کی یوم البدر والی ہو گی ان میں وہ لڑائی کرے گا وہ صرف انہی کی اللہ مدد کرے گا اور ان کے ساتھ ہی وہ بدلا لے گا اور ان کے ساتھ ہی مدد آئے گی اور ان سے زمین کی شادابی ہو گی اور تروتازگی ہو گی۔

(۷)خطبہ الاشباح

یہ خطبہ آپؑ کے مشہور خطبات میں سے ہے اور نہج البلاغہ میں بھی ذکر کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے۔

خطبہ کی عبارت۔

تمام حمد اللہ کے لیے ہے جو فیض و عطا کے روکنے سے مال دار نہیں ہو جاتا اور جود و عطا سے کبھی عاجز و قاصر نہیں ہوتا اس لیے کہ اس کے سوا ہر دینے والے کے ہاں داد و دہش سے کمی واقع ہوتی ہے اور ہاتھ روک لینے پر انہیں برا سمجھا جا سکتا ہے وہ فائدہ بخش نعمتوں اور عطیوں کی فراوانیوں سے اور روزیوں کی تقسیم سے منون احسان بنانے والا ہے ساری مخلوق اس کا کنبہ ہے اس نے سب کے رزق کا ذمہ لیا ہے اور سب کی روزیاں مقرر کر رکھی ہیں۔اس نے اپنے خواہش مندوں اور نعمت کے طلب گاروں کے لیے راہ کھول دی ہے وہ دست طلب کے نہ بڑھنے پر بھی اتنا ہی کریم ہے جتنا طلب و سوال کے ہاتھ بڑھنے پر وہ ایسا اول ہے جس کے لیے کوئی قبل نہیں کہ کوئی شے اس کے قبل ہو سکے اور ایسا آخر ہے جس کے لیے کوئی بعد نہیں تا کہ کوئی چیز اس کے بعد ہو سکے وہ آنکھ کی پتلیوں کو دور سے ہی روک دینے والا ہے کہ وہ اسے پا سکیں یا اس کی حقیقت معلوم کر سکیں اس پر زمانہ کے مختلف دور نہیں گزرتے کہ اس کے حالات میں تغیر پیدا ہو وہ کسی جگہ میں نہیں ہے کہ اس کے لیے نقل و حرکت ہو سکے اگر وہ

چاندی اور سونے جیسی نفیس دھاتیں کہ جنہیں پہاڑوں کے معدن لمبی لمبی سانسیں بھر کر اچھال دیتے ہیں اور بکھرے ہوئے موتی اور مرجان کی کٹی ہوئی شاخیں کہ جنہیں دریاؤں کی سیپیاں کھلکھلا کر ہنستے ہوئے اگل دیتی ہیں اگر وہ کسی کو بخش دے تو اس سے اس کی عطا پر کوئی فرق نہیں پڑتا اور نہ اس کی دولت کا ذخیرہ اس سے ختم ہو سکتا ہے اور اس کے پاس انعام و اکرام کے اتنے ہی ذخیرے ہمیشہ موجود رہیں گے جنہیں لوگوں کی طلب ختم نہیں کر سکتی اس لیے کہ وہ ایسا فیاض ہے جسے سوالوں کا پورا کرنا مفلس نہیں بنا سکتا اور گڑگڑا کر سوال کرنے والوں کا حد سے بڑھا ہوا اصرار بخل پر آمادہ نہیں کر سکتا اے اللہ کی صفتوں کو دریافت کرنے والو دیکھو کہ جن صفتوں کو تمہیں قرآن نے بتایا ہے ان میں تم اس کی پیروی کرو اور اسی کے نور ہدایت سے روشنی حاصل کرتے رہو اور جو چیزیں کہ جو قرآن میں واجب نہیں اور نہ سنت رسولؐ و آئمہ ھدیؑ میں ان کا نام و نشان ہے اور صرف شیطان نے اس کے جاننے کی تمہیں زحمت دی ہے اس کا علم اللہ ہی کے پاس رہنے دو اور یہی تم پر اللہ کے حق کی آخری حد ہے اور اس بات کو یاد رکھو کہ علم میں راسخ و پختہ لوگ وہی ہیں کہ جو غیب کے پردوں میں چھپی ہوئی ساری چیزوں کا اجمالی طور پر اقرار کرتے اور ان پر ایمان رکھتے ہیں اگرچہ ان کی تفسیر و تفصیل نہیں جانتے اور یہی اقرار انہیں غیب پر پڑے ہوئے پردوں میں گھسنے سے بے نیاز بنائے ہوئے ہے اور اللہ نے اس باپ پر ان کی مدح کی ہے کہ جو چیز ان کے احاطہ علم سے باہر ہوتی ہے اس کی رسائی سے اپنے عجز کا اعتراف کر لیتے ہیں اور اللہ نے جس چیز کی حقیقت سے بحث کرنے کی تکلیف نہیں دی اس میں اپنی کوشش کے ترک کرنے کا نام ہی رسوخ رکھا ہے لہذا پس اسی پر اکتفا کرو اور اپنی عقل کے پیمانہ کے مطابق اللہ کی عظمت کو محدود نہ کرو ورنہ تمہارا شمار بھی ہلاک ہو جانے والوں میں ہوگا وہ ایسا قادر ہے کہ جب اس کی قدرت کی انتہا معلوم کرنے کے لیے وہم اپنے تیر چلاتا ہے اور فکر ہر طرح کے وسوسوں کے ادھیڑ بن سے آزاد ہو کر اس کی مملکت کے گہرے رازوں پر آگاہ ہونے کی کوشش میں مگن ہو اور دل اس کی صفتوں کی کیفیت سمجھنے کے لیے والہانہ طور پر دوڑ پڑے ہوں اور ذات الہیٰ کو

جاننے کے لیے عقلوں کی جستجو و تلاش کی راہیں حد بیان سے زیادہ دور تک چلی گئی ہوں تو اللہ عزو جل اس وقت جب وہ غیب کی تیرگیوں کے گڑھوں کو عبور کر رہی ہوتی ہیں ان سب کو ناکامیوں کے ساتھ واپس پلٹا دیتا ہے چنانچہ جب وہ اس طرح منہ کی کھا کر پلٹی ہیں تو انہیں یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ ایسی بے راہ رویوں سے اس کی معرفت کا کھوج نہیں لگایا جا سکتا اور نہ فکر پیماؤں کے دلوں میں اس کی عزت کے تمکنت و جلال کا ذرہ برابر بھی شائبہ آسکتا ہے وہ وہی ہے جس نے مخلوقات کو پیدا کیا بغیر اس کے کہ کوئی مثال اپنے سامنے رکھتا اور بغیر اس کے کہ اپنے سے پہلے کسی اور خالق و معبود کی بنائی ہوئی چیزوں کا چربہ اتارتا اس نے اپنی قدرت کی بادشاہت اور ان عجیب چیزوں کے واسطہ سے کہ جن میں اس کی حکمت و دانائی کے آثار خود بول رہے ہیں اور مخلوق کے اس اعتراف سے کہ وہ اپنے رکنے اور ٹھہرنے میں اس کے سہارے کی محتاج ہے۔ ہمیں وہ چیزیں دیکھائی ہیں کہ جنہوں نے قہراً دلیل قائم ہو جانے کے دباؤ سے اس کی معرفت کی طرف ہماری راہنمائی کی ہے اور اسکی پیدا کردہ عجیب و غریب اشیاء میں اس کی صنعت کی کاریگری اور حکمت کے آثار نمایاں اور واضح ہیں چنانچہ ہر مخلوق اس کی حجت اور برہان بن گئی چاہے وہ خاموش مخلوق ہو مگر اللہ کی تدبیر و کارسازی کی ایک بولتی ہوئی دلیل ہے اور ہستی صانع کی طرف اس کی راہنمائی ثابت وہ برقرار ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ جس نے تجھے تیری ہی مخلوق سے ان کے اعضاء کے الگ الگ ہونے اور تیری حکمت کی کارسازیوں سے گوشت پوست میں ڈھکے ہوئے ان کے جوڑوں کے سروں کے ملنے سے تشبیہ دی اس نے اپنے چھپے ہوئے ضمیر کو تیری معرفت سے وابستہ نہیں کیا اور اسکے دل کو یہ یقین چھو کر بھی نہیں گزرا کہ تیرا کوئی شریک نہیں گویا اس نے پیروکاروں کا یہ قول نہیں سنا جو اپنے مقتداؤں سے بیزاری چاہتے ہوئے یہ کہیں گے کہ خدا کی قسم ہم تو قطعاً ایک کھلی ہوئی گمراہی میں تھے کہ جب ہم سارے جہان کے پالنے والے کے برابر تمہیں ٹھہرایا کرتے تھے وہ لوگ جھوٹے ہیں جو تجھے دوسروں کے برابر سمجھ پر اپنے بتوں سے تشبیہ دیتے ہیں اور اپنے وہم میں تجھ پر مخلوقات کی صفتیں جڑ دیتے ہیں اور اپنے خیالوں میں

اس طرح تیرے حصے بخرے کرتے ہیں جس طرح مجسم چیزوں کے جوڑ بند الگ الگ کئے جاتے ہیں اور اپنی عقلوں کی سوجھ بوجھ کے مطابق تجھے مختلف قوتوں والی مخلوقات پر قیاس کرتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ جس نے تجھے تیری مخلوق میں کسی کے برابر جانا اس نے تیرا ہمسر بنا ڈالا اور تیرا ہمسر بنانے والا تیری کتاب کی محکم آیتوں کے مضامین اور حقائق کا جنہیں تیرے تیری طرف روشن دلائل واضح کر رہے ہیں منکر ہے تو وہ اللہ ہے کہ عقلوں کی حد میں گھر نہیں سکتا کہ ان کی سوچ بچار کی زد پر آکر کیفیات کو قبول کر لے اور نہ ان کے غور و فکر کی جولانیوں میں تیری سمائی ہے کہ تو محدود ہو کر ان کی فکری تصرفات کا پابند بن جائے۔(اس خطبے کا پہلا حصہ مکمل ہوا)

اس نے جو چیزیں پیدا کیں ان کا ایک اندازہ رکھا مضبوط و مستحکم اور ان کا انتظام کیا عمدہ و پاکیزہ اور انہیں ان کی سمت پر اس طرح لگایا کہ نہ وہ اپنی آخری منزل کی حدوں سے آگے بڑھیں اور نہ منزل منتہا تک پہنچنے میں کوتاہی کریں جب انہیں اللہ کے ارادے پر چل پڑنے کا حکم دیا تو انہوں نے سرتابی نہیں کی اور وہ ایسا کیسے کر سکتی تھیں جب کہ تمام امور اسی کی مشیت و ارادہ سے صادر ہوئے ہیں وہ گونا گوں چیزوں کا موجد ہے بغیر سوچ بچار کی طرف رجوع کئے اور بغیر طبیعت کی کسی جولانی کے کہ جسے دل میں چھپائے ہو اور بغیر کسی تجربہ کے جو زمانے کے حوادث سے حاصل کیا ہو اور بغیر کسی شریک کے جو ان عجیب و غریب چیزوں کی ایجاد میں اس کا مددگار رہا ہو چنانچہ مخلوق بن کر مکمل ہو گئی اور اس نے اللہ کی اطاعت کے سامنے سر جھکا دیا اور فوراً اس کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے بڑھی نہ کسی دیر کرنے والے کی کسی سست رفتاری دامن گیر ہوئی اور نہ کسی حیل حجت کرنے والے کی سستی اور ڈھیل حائل ہوئی اس نے ان چیزوں کے ٹیڑھا پن کو سیدھا کر دیا اور ان کی حدیں معین کر دیں اور اپنی قدرت سے ان متضاد چیزوں میں ہم آہنگی پیدا کی اور نفسوں کے رشتے بدنوں سے جوڑ دیئے اور انہیں مختلف جنسوں میں بانٹ دیا جو اپنی حدوں، اندازوں، طبیعتوں اور صورتوں میں جدا جدا ہیں یہ نو ایجاد مخلوق ہے کہ جس کی ساخت اس نے مضبوط کی

ہے اور اپنے ارادے کے مطابق اسے بنایا اور ایجاد کیا۔
اس نے بغیر کسی چیز سے وابستہ کئے اس (آسمان) کے شگافوں کے نشیب و فراز کو مرتب کر دیا اور اس کے دراڑوں کی کشادگیوں کو ملا دیا اور انہیں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جکڑ دیا اور اس کے احکام کو لے کر اترنے والوں اور خلق کے اعمال کو لے کر چڑھنے والوں کے لیے اس کی بلندیوں کی دشوار گزاری کو آسان کر دیا ابھی وہ آسمان دھوئیں ہی کی شکل میں تھے کہ اللہ نے انہیں پکارا تو فوراً ان کے قسموں کے رشتے آپس میں متصل ہو گئے اس نے ان کے بند دروازوں کو بستہ ہونے کے بعد کھول دیا اور ان کے سوراخوں پر ٹوٹے ہوئے تاروں کے نگہبان کھڑے کر دیئے اور انہیں اپنے زور سے روک دیا کہ کہیں وہ ہوا کے پھیلاؤ میں ادھر ادھر نہ ہو جائیں اور انہیں مامور کیا کہ وہ اس کے حکم کے سامنے سر جھکائے ہوئے اپنے مرکز پر ٹھہرے رہیں اس نے فلک کے سورج کو دن کی روشن نشانی اور چاند کو رات کی دھندلی نشانی قرار دیا اور انہیں ان کی منزلوں پر چلایا ہے اور ان کی گزر گاہوں میں ان کی رفتار مقرر کر دی ہے تاکہ ان کے ذریعے شب و روز کی تمیز ہو سکے اور انہی کے اعتبار سے برسوں کی گنتی اور دوسرے حساب جانے جا سکیں پھر یہ کہ اس نے آسمانی فضا میں اس فلک کو آویزاں کیا اور اس میں اس کی آرائش کے لیے چھوٹے چھوٹے موتیوں جیسے تارے اور چراغ کی طرح چمکتے ستارے آویزاں کئے اور چوری چھپے کان لگانے والوں پر ٹوٹتے ہوئے تاروں کے تیر چلائے اور ستاروں کو اپنے جبر و قہر سے ان کی ہلاکت پر لگایا کہ کوئی ثابت رہے اور کوئی ستارہ کبھی اترتا ہے اور کبھی ابھرتا ہے اور کسی میں نحوست ہے اور کسی میں سعادت۔ پھر اللہ عزوجل نے اپنے آسمانوں میں ٹھہرانے اور اپنی مملکت کے بلند طبقات کو آباد کرنے کے لیے فرشتوں کی عجیب و غریب مخلوق پیدا کی ان میں آسمان کے وسیع راستوں کو گوشہ گوشہ بھر دیا اور اسکی فضا کی وسعتوں کا کونا کونا چھلکا دیا اور ان وسیع اطراف کی پہنائیوں میں تسبیح کرنے والے فرشتوں کی آوازیں قدس و پاکیزگی کی چار دیواروں اور عظمت کے گہرے حجابوں اور بزرگی و جلال کے پردوں میں گونجتی ہیں اور اس گونج کے پیچھے جس سے کان

بہرے ہو جاتے ہیں تجلیات نور کی اتنی فراوانیاں ہیں کہ جو نگاہوں کو اپنے تک پہنچنے سے روک دیتی ہیں چنانچہ وہ ناکام و نامراد ہو کر اپنی جگہ پر ٹھہری رہتی ہیں اللہ عزوجل نے ان فرشتوں کو جدا جدا صورتوں اور الگ الگ پیمانوں پر پیدا کیا ہے وہ بال و پر رکھتے ہیں اور اس کے جلال و عزت کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور مخلوق میں جو اس کی صنعتیں اجاگر ہوئی ہیں انہیں اپنی طرف نسبت نہیں دیتے اور نہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ کسی ایسی شے کو پیدا کر سکتے ہیں کہ جس کے پیدا کرنے میں وہ منفرد و یکتا ہے بلکہ وہ اس کے معزز بندے ہیں جو کسی بات کے کہنے میں اس سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اسی کے کہنے پر چلتے ہیں اللہ نے انہیں وہاں اپنی وحی کا امانت دار اور اپنے اوامر و نواہی کی ودیعتوں کا حامل بنا کر رسولوں کی طرف بھیجا ہے اور شک و شبہات کے خدشوں سے انہیں محفوظ رکھا ہے تو ان میں کوئی بھی اس کی رضاجوئی کی راہ سے کترانے والا نہیں۔اور اس نے اپنی توفیق و خشوع کی عجز و شکستگی سے ان کے دلوں کو ڈھانپ دیا ہے اور تسبیح و تقدیس کی سہولتوں کے دروازے ان کے لیے کھول دیئے ہیں اور اپنی توحید کے نشانوں پر ان کے لیے روشن مینار نصب کئے ہیں نہ گناہوں کی گرانباریوں نے انہیں دبا رکھا ہے نہ شب و روز کی گردشوں نے ان پر سواری کے لیے پالان ڈالے ہیں اور نہ شکوک و شبہات نے ان کے ایمان کی استحکام پر تیر چلائے ہیں اور نہ ان کے یقین کی پختگیوں پر وہموں اور ظن نے یلغار کی ہے اور نہ ان کے درمیان کبھی کینہ و حسن کی چنگاریاں بھڑکی ہیں اور نہ حیرانی و سراسیمگی ان کے دلوں میں سرائیت کی ہوئی ہوئی معرفت اور ان کے سینے کی تہوں میں جمی ہوئی عظمت خداوندی و ہیبت جلال الہیٰ کو چھین سکی ہے نہ کبھی وسوسوں نے ان پر دندان آز تیز کیا ہے کہ ان کے فکروں کو زنگ و تکدر سے آلودہ کر دیں۔ان میں کچھ وہ ہیں جو اللہ کے پیدا کردہ بوجھل بادلوں اور اونچے پہاڑوں کی بلندیوں اور گھٹاٹوپ اندھیروں کی سیاہیوں کی صورتوں میں ہیں اور ان میں کچھ وہ ہیں جن کے قدم تحت الثریٰ کی حدوں کو چیر کر نکل گئے ہیں تو وہ سفید جھنڈوں کے مانند ہیں جو فضا کی وسعت کو چیرتے ہوئے آگے بڑھ گئے ہیں اور ان پھریروں کے آخری سرے تک ایک ہلکی ہوا چل رہی ہے جو

انہیں روکے ہوئے ہے ان فرشتوں کی عبادت کی مصروفیت نے ہر چیز سے بے فکر بنادیا اور ایمان کے ٹھوس عقیدے ان کے لیے اللہ کی معرفت کا وسیلہ بن گئے ہیں اور یقین کامل نے دوسروں سے ہٹا کر اسی سے ان کی لو لگادی ہے اللہ کی نعمتوں کے سوا کسی غیر کے عطا و انعام کی انہیں خواہش ہی نہیں ہوتی انہوں نے معرفت کے شیریں مزے چکھے ہیں اور اسکی محبت کے سیراب کرنے والے جام سے سرشار ہیں اور ان کے دلوں کی تہہ میں اس کا خوف جڑ پکڑ چکا ہے تو انہوں نے لمبی چوڑی عبادتوں سے اپنی سیدھی کمریں ٹیڑھی کرلی ہیں اور ہمہ وقت اسی کی طلب میں لگے رہنے کے باوجود ان کے تضرع و عاجزی کے ذخیرے ختم نہیں ہوتے اور قرب الہیٰ کی بلندیوں کے باوجود خوف و خشوع کے پھندے ان کے گلوں سے نہیں اترتے نہ ان میں کبھی خود پسندی پیدا ہوتی ہے کہ وہ اپنے گذشتہ اعمال کو زیادہ خیال کرنے لگیں اور نہ جلال پروردگار کے سامنے ان کے عجز و انکسار نے یہ موقع آنے دیا ہے کہ وہ اپنی نیکیوں کو بڑا سمجھ سکیں ان میں مسلسل تعجب اٹھانے کے باوجود بھی سستی نہیں آنے پاتی اور نہ ان کی طلب و رغبت میں کبھی کمی پیدا ہوئی ہے کہ وہ اپنے پالنے والے کے توقعات سے رو گرداں ہو جائیں اور نہ مسلسل مناجاتوں سے انکی زبان کی نوکیں خشک ہوتی ہیں اور نہ کبھی ہوا ہے کہ وہ دوسری مصروفیات کی وجہ سے تضرع و زاری کی آوازوں کو روک لیں اور نہ عبادت کی صفوں میں ان کے لیے شانے آگے پیچھے ہو جاتے ہیں اور نہ وہ آرام و راحت کی خاطت اس کے احکام کی تعمیل میں کوتاہی کر کے اپنی گردنوں کو ادھر سے ادھر کرتے ہیں نہ ان کی کوشش کے عزم پر غفلت کی نادانیاں حملہ آور ہوتی ہیں اور نہ اس کی بلند ہمتوں میں فریب دینے والے وسوسوں کا گزر ہوتا ہے ۔انہوں نے احتیاج کے دن کے لیے صاحب عرش کو اپنا ذخیرہ بنا رکھا ہے اور جب دوسرے لوگ مخلوقات کی طرف اپنی خواہشوں کو لے کر بڑھتے ہیں تو یہ بس اسی سے لو لگاتے ہیں وہ اس کی عبادت کی انتہا کو نہیں پہنچ سکتے انہیں عبادت کا والہانہ شوق کسی اور طرف لے جانے کے بجائے ان کی قلبی امید کے ان ہی سرچشموں کی طرف لے جاتا ہے جو کبھی موقوف ہونے والے نہیں خوف کھانے کی وجوہات ختم نہیں

ہوئیں کہ وہ اپنی کوششوں میں سستی کریں اور نہ دنیا کے طمعوں نے انہیں جکڑ رکھا ہے کہ وہ دنیا کے لیے وقتی کوششوں کو اپنی اس جدوجہد پر ترجیح دیں اور نہ انہوں نے اپنے سابقہ اعمال کو کبھی بڑا سمجھا ہے اور اگر بڑا سمجھتے تو پھر امیدیں خوف خدا کے اندیشوں کو ان کے دلوں سے مٹا دیتیں اور نہ شیطان کے ورغلانے سے ان میں باہم اپنے پروردگار سے متعلق کبھی کوئی اختلاف پیدا ہوا اور نہ ایک دوسرے سے کٹنے اور بگاڑ پیدا کرنے کی وجہ سے پراگندہ و متفرق ہوئے اور نہ آپس میں حسد رکھنے کے سبب سے ان کے دلوں میں کینہ وہ بغض پیدا ہوا اور نہ شک و شبہات میں پڑنے کی وجہ سے منتشر ہوئے اور نہ کبھی وہ پست ہمت ہوئے وہ ایمان کے پابند ہیں انہیں اس کے بندھنوں سے کجی، رو گردانی، سستی یا کاہلی نے کبھی سرنگوں نہیں کیا سطح آسمان پر کھال برابر بھی ایسی جگہ نہیں کہ جہاں کوئی سجدہ کرنے والا فرشتہ یا تیزی سے تگ ودو کرنے والا ملک نہ ہو پروردگار کی اطاعت بڑھنے سے ان کے علم میں اضافہ ہی ہوتا چلا جاتا ہے اور ان کے دلوں میں اس کی عزت کی عظمت و جلالت بڑھتی جاتی ہے۔

اللہ نے زمین کو تہ و بالا ہونے والی مہیب لہروں اور بھرپور سمندروں کی اتھاہ گہرائیوں کے اوپر بچھایا جہاں موجیں موجوں سے ٹکرا کر تھپیڑے کھاتی تھیں اور لہریں لہروں کو دھکیل کر گونج اٹھتی تھیں اور اس طرح جیسے مستی و ہیجان کے عالم میں نر اونٹ۔ چنانچہ اس متلاطم پانی کی طغیانیاں زمین کے بھاری بوجھ کے دباؤ سے پر سکون ہو گئیں اور جب اس نے اپنا سینہ اس پر ٹیک کر اسے روندا تو سارا جوش و خروش ٹھنڈا پڑ گیا اور جب اپنے شانے ٹکا کر اس پر لوٹی تو وہ ذلتوں اور خواریوں کے ساتھ رام ہو گیا کہاں تو اس کی موجیں دندنا رہی تھیں کہ اب عاجز و بے بس ہو کر تم گیا اور ذلت کی لگاموں میں اسیر ہو کر مطیع ہو گیا اور زمین اس طوفان خیز پانی کے گہراؤ میں اپنا دامن پھیلا کر ٹھہر گئی اور اس کے اٹھلانے اور سر اٹھانے کے غرور اور تکبر سے ناک چڑھانے اور بہاؤ میں تفوق و سربلندی دکھانے کا خاتمہ کر دیا اور اس کی روانی کی بے اعتدالیوں پر ایسے بند باندھے کہ وہ اچھلنے کودنے کے بعد بالکل بے دم ہو کر ٹھہر گیا اور جست و خیز کی سرمستیاں کھا کر تھم گیا جب اس کے کناروں کے نیچے پانی کی طغیانی

کا زور و شور سکون پذیر ہوا اس کے کاندھوں پر اونچے اونچے اور چوڑے چکلے پہاڑوں کا بوجھ لد گیا تو اللہ نے اس کی ناک کے بانسوں میں پانی کے چشمے جاری کر دیئے جنہیں دور دراز جنگلوں اور کھدے ہوئے گڑھوں میں پھیلا دیا اور پتھروں کی مضبوط چٹانوں اور بلند چوٹیوں والے پتھریلے پہاڑوں سے اس کی حرکت میں اعتدال پیدا کیا چنانچہ اس کی سطح کے مختلف حصوں میں پہاڑوں کے ڈوب جانے اور اس کی گہرائیوں کی تہہ میں گھس جانے اور اس کے ہموار حصوں کی بلندیوں اور پست سطحوں پر سوار ہو جانے کی وجہ سے اس کی تھرتھراہٹ جاتی رہی اور اللہ نے زمین سے لے کر فضائے بسیط تک پھیلاؤ اور وسعت رکھی اور اس میں رہنے والوں کو سانس لینے کے لیے ہوا مہیا کی اور اس میں بسنے والوں کو ان کی تمام ضروریات کے ساتھ ٹھہرایا پھر اس نے چٹیل زمینوں کو جن کی بلندیوں تک نہ چشموں کا پانی پہنچ سکتا ہے اور نہ نہروں کے نالے وہاں پہنچنے کا کوئی ذریعہ رکھتے ہیں یونہی نہیں رہنے دیا بلکہ ان کے لیے ہوا پر اٹھنے والی گھٹائیں پیدا کیں جو مردہ زمین میں زندگی کی لہریں دوڑا دیتی ہیں اور اس سے گھاس اگاتی ہیں اس نے ابر کی بکھری ہوئی چمکیلی ٹکڑیوں اور پراگندہ بدلیوں کو ایک جا کر کے ابر محیط بنایا اور جب اس کے اندر پانی کے ذخیرے حرکت کرنے لگے اور اس کے کناروں میں بجلیاں تڑپنے لگیں اور برق کی چمک سفید ابروں کی تہوں اور گھنے بادلوں کے اندر مسلسل جاری رہی تو اللہ نے انہیں موسلادھار برسنے کے لیے بھیج دیا اس طرح کہ اس کے پانی سے بھرے ہوئے بوجھل ٹکڑے زمین پر منڈلا رہے تھے اور جنوبی ہوائیں انہیں مسل مسل کر گرنے والے مینہ کی بوندیں اور اچانک ٹوٹ پڑنے والی بارش کے جھالے برسا رہی تھیں جب بادلوں نے اپنا سینہ ہاتھ پیروں سمیت زمین پر ٹیک دیا اور پانی کا سارا لدا لدایا بوجھ اس پر پھینک دیا تو اللہ نے افتادہ زمینوں سے سر سبز کھیتیاں اگائیں اور خشک پہاڑوں پر ہرا بھرا سبزہ پھیلا دیا زمین بھی اپنے مرغزاروں کے بناؤ سنگھار سے خوش ہو کر جھومنے لگی اور ان شگوفوں کی اوڑھنیوں سے جو اسے اوڑھا دی گئی تھیں اور ان شگفتہ و شاداب کلیوں کے زیوروں سے جو اسے پہنا دیئے گئے تھے اتروانے لگی اللہ عزوجل نے ان چیزوں کو لوگوں کی

زندگی کا وسیلہ اور چوپاؤں کا رزق قرار دیا ہے اور اسی نے زمین کی سمتوں میں کشادہ راستے نکالے ہیں اور اس کی شاہراہوں پر چلنے والوں کے لیے روشنی کے مینار نصب کئے ہیں جب اللہ نے زمین کا فرش بچھالیا اور اپنا کام پورا کر لیا تو آدمؑ کو دوسری مخلوق کے مقابلہ میں برگزیدہ ہونے کی وجہ سے منتخب کر لیا اور انہیں نوع انسانی کی فرد اول قرار دیا اور انہیں اپنی جنت میں ٹھہرایا جہاں دل کھول کر ان کے کھانے پینے کا انتظام کیا اور جس سے منع کرنا تھا اس سے پہلے ہی خبر دار کر دیا تھا اور یہ بتادیا تھا کہ اس کی طرف قدم بڑھانے میں عدول حکمی کی آلائش ہے اور اپنے مرتبہ کو خطرہ میں ڈالنا ہے لیکن جس چیز سے انہیں روکا تھا انہوں نے اسی کا رخ کیا جیسا کہ پہلے ہی سے اس کے علم میں تھا چنانچہ توبہ کے بعد انہیں جنت سے نیچے اتار دیا تاکہ اپنی زمین کو ان کی اولاد سے آباد کرے اور ان کے ذریعے بندوں پر حجت پیش کرے اللہ نے آدمؑ کو اٹھا لینے کے بعد بھی اپنی مخلوق کو ایسی چیزوں سے خالی نہیں رکھا جو اس کی ربوبیت کی دلیوں کو مضبوط کرتی رہیں اور بندوں کے لیے اس کی معرفت کا ذریعہ بنی رہیں اور یکے بعد دیگرے ہر دور میں وہ اپنے برگزیدہ نبیوں اور رسالت کے امانت داروں کی زبانوں سے حجت کے پہنچاوانے کی تجدید کرتا رہا یہاں تک کہ ہمارے نبیؐ کے ذریعے وہ حجت پوری طرح تمام ہو گئی اور حجت کا پورا کرنا اور ڈرا دیا جانا اپنے نقطہ اختتام تک پہنچ گیا اس نے روزیاں مقرر کر رکھی ہیں کسی کے لیے زیادہ اور کسی کے لیے کم اور اسکی تقسیم میں کہیں تنگی رکھی ہے اور کہیں فراخی اور یہ بالکل عدل کے مطابق تھا اس طرح کہ اس نے جس جس صورت میں چاہا امتحان لیا ہے رزق کی آسانی یاد شواری کے ساتھ اور مالدار اور فقیر کے شکر اور صبر کو جانچا ہے پھر اس نے رزق کی فراخیوں کے ساتھ فقر و فاقہ کے خطرے اور اس کی سلامتیوں میں نت نئی آفتوں کے وعدے اور فراخی و وسعت کی شادمانیوں کے ساتھ غم و غصہ کے گلو گیر پھندے بھی لگا رکھے ہیں اس نے زندگی کی مختلف مدتیں مقرر کی ہیں۔ کسی کو زیادہ اور کسی کو کم کسی کو آگے اور کسی کو پیچھے کر دیا ہے ان مدتوں کی رسیوں کی موت سے گرہ لگادی ہے اور موت ان کو کھینچے لیے جاتی ہے اور ان کے مضبوط رشتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کئے دیتی ہے وہ راز

چھپانے والوں کی نیتوں، کھسر پھسر کرنے والوں کی سرگوشیوں، مظنون اور بے بنیاد خیالوں، دل میں جمے ہوئے یقین کے پردوں، پلکوں کے نیچے کنکھیوں کے اشاروں، دل کی تہوں اور غیب کی گہرائیوں میں چھپی ہوئی چیزوں کو جانتا ہے اور ان آوازوں کا سننے والا ہے جن کو کان لگا کر سننے کے لیے کانوں کے سوراخوں کو جھکنا پڑتا ہے اور چیونٹیوں کے موسم گرما کے مسکنوں اور حشرات الارض کے موسم سرما بسر کرنے کے مقاصد سے آگاہ ہے اور پسر مردہ عورتوں کے درد بھرے نالوں کی گونج اور قدموں کی چاپ کا سننے والا ہے اور سبز پتیوں کے غلافوں کے اندرونی خولوں میں پھلوں کے نشو و نما پانے کی جگہوں اور پہاڑوں کی کھوؤں اور ان کے نشیبوں و حشی جانوروں کی پناہ گاہوں اور درختوں کے تنوں اور ان کے چھلکوں میں مچھروں کے سر چھپانے کے سوراخوں اور شاخوں میں پتیوں کے پھوٹنے کی جگہوں اور صلب کی گزر گاہوں میں نطفوں کے ٹھکانوں اور زمین سے اٹھنے والے ابر کے ٹکڑوں اور آپس میں جڑے ہوئے بادلوں اور تہہ بہ تہہ جمے ہوئے ابروں سے ٹپکنے والے بارش کے قطروں سے باخبر ہے اور بیابان کے ذرے جنہیں بادبگولوں نے اپنے دامنوں میں سہارا دے رکھا ہے اور وہ نشانات جنہیں بارشوں کے سیلابوں نے زمین کے کیڑوں کے چلنے پھرنے اور سربند پہاڑوں کی چوٹیوں پر بال و پر رکھنے والے طائروں کے نشیمنوں اور گھونسلوں کی آندھیاریوں میں چہچہانے والے پرندوں کے نغموں کو جانتا ہے اور جن چیزوں کو سیپیوں نے سمیٹ رکھا ہے اور جن چیزوں کو دریا کی موجیں اپنے پہلو کے نیچے دبائے ہوئے ہیں اور جن کو رات کی تاریک چادروں نے ڈھانپ رکھا ہے اور جن پر دن کے سورج نے اپنی کرنوں سے نور بکھیرا ہے اور جن پر کبھی ظلمت کی تہیں جم جاتی ہیں اور کبھی نور کے دھارے بہہ نکلتے ہیں پہچانتا ہے وہ ہر قدم کا نشان ہر چیز کی حس و حرکت، ہر لفظ کی گونج، ہر ہونٹ کی جنبش، ہر جاندار کا ٹھکانہ، ہر ذرے کا وزن اور ہر جی دار کی سسکیوں کی آواز اور جو کچھ بھی اس زمین پر ہے سب اس کے علم میں ہے وہ درختوں کا پھل ہو یا ٹوٹ کر گرنے والا پتہ یا نطفے یا منجمد خون کا ٹھکانا اور لو تھڑا اس کے بعد بننے والی مخلوق اور پیدا ہونے والا بچہ ان چیزوں کے جاننے میں اسے کسی

قسم کی دشواری پیش نہیں آتی اور نہ اسے اپنے احکام کے چلانے اور مخلوقات کا انتظام کرنے میں کسی قسم کی سستی یا تھکن لاحق ہوتی ہے بلکہ اس کا علم توان چیزوں کے اندر تک اترا ہوا ہے اور ایک ایک چیز اس کے شمار میں ہے اس کا عدل ہمہ گیر ،اور اس کا فضل سب کے شامل حال ہے اور اس کے ساتھ وہ اس کے شایان شان حق کی ادائیگی سے قاصر ہیں اے اللہ تو ہی توصیف وثنا اور انتہائی درجہ تک سراہے جانے کا مستحق ہے اگر تجھ سے آس لگائی جائے تو تو دلوں کی بہترین ڈھارس ہے اور اگر تجھ سے امیدیں باندھی جائیں تو بہترین سر چشمہ امید ہے تو نے مجھے ایسی قوت بیان بخشی ہے کہ جس سے تیرے علاوہ کسی کی مدح اور ستائش نہیں کرتا ہوں اور میں اپنی مدح کا رخ کبھی ان لوگوں کی طرف نہیں موڑنا چاہتا جو ناامیدیوں کا مرکز اور بدگمانیوں کے مقامات ہیں میں نے اپنی زبان کو انسانوں کی روح اور پروردہ مخلوق کی تعریف وثنا سے ہٹالیا ہے۔ بارالہا! ہر ثنا گستر کے لیے اپنے ممدوح پر انعام و اکرام اور عطا و بخشش پانے کا حق ہوتا ہے اور میں تجھ سے امید لگائے بیٹھا ہوں یہ کہ تو رحمت کے ذخیروں اور مغفرت کے خزانوں کا پتہ دینے والا ہے خدایا یہ تیرے سامنے وہ کھڑا ہے جس نے تیری توحید و یکتائی میں تجھے منفرد مانا ہے اور ان ستائشوں اور حمد کا تیرے علاوہ کسی کو اہل نہیں سمجھا میری احتیاج تجھ سے وابستہ ہے تیری ہی بخششوں اور عنائتوں سے اس کی بے نوائی اور علاج ہو سکتا ہے اور اسکے فقر و فاقہ کو تیرا ہی جود و احسان سہارا دے سکتا ہے ہمیں تو اسی جگہ اپنی خوشنودیاں بخش دے اور دوسروں کی طرف دست طلب بڑھانے سے بے نیاز کر دے تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

(۸)خطبہ الخفاشیہ

یہ خطبہ نہج البلاغہ می ں بھی مذکور ہے اور اس اس کا کچھ حصہ علامہ مجلسی نے بحار الانوار جلد ۶۴ میں بھی نقل کیا ہے اس میں خفاش (چمگادڑ) کا ذکر ہے اس لیے ہم نے اس خطبہ کے نام اسی نام پر رکھا ہے۔

تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جس کی معرفت کی حقیقت ظاہر کرنے سے اوصاف عاجز ہیں اور اس کی عظمت وبلندی نے عقلوں کو روک دیا ہے جس سے وہ اس کی سرحد فرمانروائی تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہیں پاتیں وہ اللہ اقتدار کا مالک ہے اور سراپا حق اور حق کا ظاہر کرنے والا ہے وہ ان چیزوں سے بھی زیادہ اپنے مقام پر ثابت وآشکار ہے کہ جنہیں آنکھیں دیکھتی ہیں اور عقلیں اس کی حد بندی کر کے اس تک نہیں پہنچ سکتیں کہ وہ دوسروں سے مشابہہ ہو جائے اور نہ ہم اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ کسی چیز کے مانند ہو جائے اس نے بغیر نمونہ ومثال کے اور بغیر کسی مشیر کار کے مشورہ کے اور بغیر کسی معاون کی امداد کے مخلوقات کو پیدا کیا اس کے حکم سے مخلوق اپنے کمال کو پہنچ گئی اور اس کی اطاعت کے لیے جھک گئی اور اس نے بلا توقف لبیک کہی اور بغیر کسی نزاع ومزاحمت کے اس کی مطیع ہو گئی اس کی صنعت کی لطافتوں اور خلقت کی عجیب و غریب کارفرمائیوں میں کیا کیا گہری حکمتیں ہیں کہ جو اس نے ہمیں چمگادڑوں کے اندر دکھائی ہیں کہ جن کی آنکھوں کو دن کا اجالا سکیڑ دیتا ہے حالانکہ وہ تمام آنکھوں میں روشنی پھیلانے

والا ہے اور اندھیرا ان کی آنکھوں کو کھول دیتا ہے حالانکہ وہ ہر زندہ شے کی آنکھوں پر نقاب ڈالنے والا ہے اور کیونکہ چمکتے ہوئے سورج میں ان کی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں کہ وہ اس کی نور پاش شعاعوں سے مدد لے کر اپنے راستوں پر آجا سکیں اور نور آفتاب کے پھیلاؤ میں اپنی جانی پہچانی ہوئی چیزوں تک پہنچ سکیں۔اس نے تو اپنی ضو پاشیوں کی تابش سے انہیں نور کی تجلیوں میں بڑھنے سے روک دیا ہے اور ان کے پوشیدہ ٹھکانوں میں انہیں چھپا دیا ہے کہ وہ اس کی روشنی کے اجالوں میں آسکیں دن کے وقت تو وہ اس طرح ہوتی ہیں کہ ان کی پلکیں جھلک کر آنکھوں پر لٹک آتی ہیں اور تاریکی شب کو اپنا چراغ بنا کر رزق کے ڈھونڈنے میں اس سے مدد لیتی ہیں رات کی تاریکیاں ان کی آنکھوں کو دیکھنے سے نہیں روکتیں اور نہ اس کی گھٹا ٹوپ اندھیاریاں راہ پیماؤں سے باز رکھتی ہیں مگر جب آفتاب اپنے چہرے سے نقاب ہٹاتا ہے اور دن کے اجالے ابھر آتے ہیں اور سورج کی کرنیں سوسمار کے سوراخ کے اندر پہنچ جاتی ہیں تو وہ اپنی پلکوں کو آنکھوں پر جھکا لیتی ہیں اور رات کی تیرگیوں میں جو معاش حاصل کی ہے اسی پر اپنا وقت پورا کر لیتی ہے سبحان اللہ کہ جس نے رات ان کے کسب معاش کے لیے اور دن آرام و سکون کے لیے بنایا ہے اور ان کے گوشت سے ہی ان کے پر بنائے ہیں اور جب اڑنے کی ضرورت ہوتی ہے تو انہی پروں سے اڑنے لگتی ہیں گویا کہ وہ کانوں کی لویں ہیں کہ ان میں پر و بال ہیں اور نہ کریاں مگر تم ان کی رگوں کی جگہ کو دیکھو گے کہ اس کے نشان ظاہر ہیں اور اس میں دو پر سے لگے ہوئے ہیں کہ جو نہ اتنے باریک ہیں کہ پھٹ جائیں اور نہ اتنے موٹے ہیں کہ بوجھل ہو جائیں اور انہیں اڑنے سے روک دیں وہ اڑتی ہیں تو بچے ان سے چمٹ جاتے ہیں اور جب وہ نیچے کی طرف جھک جاتی ہیں تو بچے بھی جھک جاتے ہیں اور جب وہ اونچی ہوتی ہیں تو بچے بھی اونچے ہو جاتے ہیں اور اس وقت تک الگ نہیں ہوتے جب تک ان کے اعضاء میں مضبوطی نہ آجائے اور بلند ہونے کے لیے ان کے پر ان کا بوجھ اٹھانے کے قابل نہ ہو جائیں وہ اپنی زندگی کی راہوں پر اپنی مصلحتوں کو پہچانتے ہیں پاک ہے وہ اللہ کہ جس نے بغیر کسی نمونہ کے جو اس سے پہلے کسی نے بنایا ہو ان تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے۔

(۹)خطبہ الطاؤوسیہ

یہ خطبہ بھی نہج البلاغہ میں شریف رضی کی جمع میں مذکور ہے اور اس کو علامہ مجلسی نے اپنی بحار میں بھی نقل کیا ہے علماء نے اس خطبہ کا کسی عنوان سے ذکر نہیں کیا ہے بے شک ہم نے خود ہی مناسبت کی وجہ سے اسے یہ نام دے دیا ہے۔

قدرت نے ہر قسم کی مخلوق کو وہ جاندار ہو یا بے جان ساکن ہو یا متحرک عجیب و غریب آفرینش کا جامہ پہنا کر ایجاد کیا ہے اور اپنی لطیف صنعت اور عظیم قدرت پر ایسی واضح نشانیاں شاہد بنا کر قائم کی ہیں کہ جنکے سامنے عقلیں اس کی ہستی کا اعتراف اور اس کی فرمانبرداری کا اقرار کرتے ہوئے سر اطاعت خم کر چکی ہیں اور اسکے یکتائی پر یہی عقل کی کی تسلیم کی ہوئی اور اس کے خالق بے مثال ہونے پر مختلف شکل و صورت کے پرندوں کی آفرینش سے ابھری ہوئی دلیلیں ہمارے کانوں میں گونج رہی ہیں وہ پرندے جن کو اس نے زمین کے گڑھوں اور دروں کے شگافوں اور مضبوط پہاڑوں کی چوٹیوں پر بسایا ہے جو مختلف طرح کے پر و بال اور جداگانہ شکل و صورت والے ہیں جنہیں تسلط الہیٰ کی باگ دوڑ میں گھمایا پھرایا جاتا ہے اور جو کشادہ ہوا کی وسعتوں اور کھلی فضاؤں میں پروں کو پھڑ پھڑاتے ہیں انہیں جبکہ یہ موجود نہ تھے عجیب و غریب ظاہری صورتوں سے آراستہ کر کے پیدا کیا اور گوشت پوست میں

ڈھکے ہوئے جوڑوں کے سروں سے ان کے جسموں کی ساخت قائم کی ان میں سے بعض وہ ہیں جنہیں ان کے جسموں کے بوجھل ہونے کی وجہ سے فضا میں بلند ہو کر تیز پروازی سے روک دیا ہے اور انہیں ایسا بنایا ہے کہ وہ زمین سے کچھ تھوڑے ہی اونچے ہو کر پرواز کر سکیں اس نے اپنی لطیف قدرت اور باریک صنعت سے ان قسم قسم کے پرندوں کو مختلف رنگوں سے ترتیب دیا ہے چنانچہ ان میں سے بعض ایسے ہیں جو ایک ہی رنگ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں یوں کہ جس رنگ کی ان میں آمیزش نہیں کی گئی اور بعض اس طرح رنگ میں ڈبوئے گئے ہیں کہ جس رنگ کا طوق نہیں پہنادیا گیا وہ اس رنگ سے نہیں ملتا جس سے وہ خود رنگین ہیں ان پرندوں میں سب سے زیادہ عجیب الخلقت مور ہے کہ اللہ نے جس کے اعضاء کو موزویت کے محکم ترین سانچے میں ڈھالا ہے اور اس کے رنگوں کو ایک حسین ترتیب سے مرتب کیا ہے یہ حسن و توازن ایسے پروں سے ہے کہ جن کی جڑوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دیا ہے جب وہ اپنی مادہ کی طرف بڑھتا ہے تو اپنی لپٹی ہوئی دم کو پھیلا دیتا ہے اور اسے اس طرح اونچا لے جاتا ہے کہ وہ اس کے سر پر سایہ فگن ہو کر پھیل جاتی ہے گویا وہ مقام دارین کی اس کشتی کا بادبان ہے جسے اس کا ملاح ادھر ادھر موڑ رہا ہے وہ اس کے رنگوں پر اتراتا ہے اور اس کی جنبشوں کے ساتھ جھومنے لگتا ہے اور مرغوں کی طرح جفتی کھاتا ہے اور اپنی مادہ کو حاملہ کرنے کے لیے جوش و ہیجان میں بھرے ہوئے نروں کی طرح جوڑ کھاتا ہے میں اس بیان کے لیے مشاہدہ کو تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں اس شخص کی طرح نہیں کہتا جو کسی کمزور سن کا حوالہ دے رہا ہو گمان کرنے والوں کو یہ صرف وہم و گمان ہے کہ وہ اپنے گوشہ ہائے چشم کے بنائے ہوئے آنسو سے اپنی مادہ کو انڈوں پر لاتا ہے کہ جو اس کی پلکوں کے دونوں کناروں میں آکر ٹھہر جاتا اور مورنی اسے پی لیتی ہے اور پھر وہ انڈے دینے لگتی ہے اور اس پھوٹ کر نکلنے والے آنسو کے علاوہ یوں نر اس سے جفتی نہیں کھاتا اگر ایسا نہ ہو تو بھی ان کے خیال کے مطابق کوے کو اپنی مادہ کے پوٹے سے دانا پانی بھر کر انڈوں پر لانے سے زیادہ تعجب انگیز نہیں ہے تم بغور دیکھو گے تو اسکے پروں کی درمیانی سطح کو چاندی کی سلائیاں

تصور کروگے اور ان پر جو عجیب و غریب ہالے بنے ہوئے ہیں اور سورج کی شعاعوں کی مانند جو پر و بال اگے ہوئے ہیں انہیں زردی میں خالص سونا اور سبزی میں زمرد کے ٹکڑے خیال کروگے اگر تم اسے زمین کی اگائی ہوئی چیزوں سے تشبیہ دوگے تو یہ کہوگے کہ وہ ہر موسم بہار کے چنے ہوئے شگوفوں کا گلدستہ ہے اور اگر کپڑوں سے تشبیہ دوگے تو وہ منقش حلوں یا خوشنما یمنی چادروں کے مانند ہیں اور اگر زیورات سے تشبیہ دوگے تو وہ رنگ برنگے ان نگیوں کی طرح ہے جو چاندی کے جواہرات کی صورت میں دائروں میں پھیلا دیئے گئے ہیں اور وہ اس طرح چلتا ہے جس طرح کوئی ہشاش بشاش اور متکبر محو خرام ہوتا ہے اور اپنی دم اور پر و بال کو غور سے دیکھتا ہے تو اپنے پیراہن کے حسن و جمال اور اپنے گول بند کی رنگینیوں کی وجہ سے قہقہہ لگا کر ہنستا ہے مگر جب اپنے پیروں پر نظر ڈالتا ہے تو اس طرح اونچی آواز میں روتا ہے کہ گویا اپنی فریاد کو ظاہر کر رہا ہو اور اپنے سچے درد دل کی گواہی دے رہا ہو کیونکہ اس کے پیر خاکستری رنگ کے دوغلے مرغوں کے پیروں کی طرح باریک اور پتلے ہوتے ہیں اور اس کی پنڈلی کے کنارے پر ایک باریک سا کانٹا نمایاں ہوتا ہے اور اس کی گردن پر ایال کی جگہ سبز رنگ کے منقش پروں کا گچھا ہوتا ہے اور گردن کا پھیلاؤ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے صراحی کی گردن اور اسکے گڑنے کی جگہ سے لے کر وہاں تک کا حصہ کہ جہاں اس کا پیٹ ہے یمنی کے رنگ طرح گہرا سبز ہے یا اس ریشم کی طرح ہے جو صیقل کئے ہوئے آئینہ پر پہنا دیا گیا ہو گویا کہ وہ سیاہ رنگ کی اوڑھنی میں لپٹا ہوا ہے لیکن اس کی آب و تاب کی فراوانی اور چمک دمک کی بہتات سے ایسا گمان ہوتا ہے کہ اس میں تر و تازہ سبزی کی الگ سے آمیزش کر دی گئی ہے اور اس کے کانوں کے شگاف سے ملی ہوئی بابونہ کے پھولوں جیسی ایک سفید چمکیلی لکیر ہوتی ہے جو قلم کی باریک نوک کی مانند ہے وہ لکیر اپنی سفیدی کے ساتھ اس جگہ کی سیاہیوں میں جگمگاتی ہے کم ہی ایسے رنگ ہوں گے جس نے سفید دھاری کا کچھ حصہ نہ لیا ہو اور وہ ان رنگوں پر اپنی آب و تاب کی زیادتی اپنے پیکر کی چمک دمک اور زیبائش کی وجہ سے چھائی ہوئی ہے وہ ان بکھری ہوئی کلیوں کے مانند ہے کہ جنہیں نہ فصل بہار کی بارشوں نے پروان چڑھایا ہو

اور نہ گرمیوں کے سورج نے پرورش کیا ہو وہ کبھی اپنے پر و بال سے برہنہ اور اپنے رنگیں لباس سے عریاں ہو جاتا ہے اس کے بال و پر لگاتار جھڑتے ہیں اور پھر پے درپے اگنے لگتے ہیں وہ اس کے بازوؤں سے اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح ٹہنیوں سے پتے یہاں تک کہ جھڑنے سے پہلے جو شکل وصورت تھی اس کی طرف پلٹ آتا ہے اور اپنے پہلے رنگوں میں ہی لوٹ آتا ہے اور کوئی بھی رنگ تبدیل نہیں ہوتا اور جو جو رنگ پہلے جہاں تھا وہی نمودار ہوتا ہے جب اسکے پروں کے ریشوں میں سے کسی ریشے کو تم غور سے دیکھوگے تو وہ تمہیں کبھی گلاب کے پھولوں جیسی سرخی اور کبھی زمرد جیسی سبزی اور کبھی سونے جیسی زردی کی جھلکیاں دیکھائے گا غور تو کرو کہ ایک ایسی مخلوق کی صفتوں تک فکروں کی گہرائیاں کیونکر پہنچ سکتی ہیں یا عقلوں کی طبع آزمائیاں کس طرح وہاں تک رسائی پاسکتی ہیں یا بیان کرنے والوں کے کلمات کیوں اس کے وصفوں کو ترتیب دے سکتے ہیں کہ جس کے چھوٹے سے چھوٹے جزنے وہموں کو سمجھنے سے عاجز اور زبانوں کو بیان کرنے سے درماندہ کر دیا ہو تو پاک ہے وہ ذات کہ جس نے ایک ایسی مخلوق کی حالت بیان کرنے سے بھی عقلوں کو مغلوب کر رکھا ہے کہ جسے آنکھوں کے سامنے نمایاں کر دیا تھا اور ان آنکھوں نے اس کو ایک حد میں گھرا ہوا اجزاء سے مرکب اور مختلف رنگوں سے رنگین صورت میں دیکھ بھی لیا اور جس نے زبانوں کو اس مخلوق کے وصفوں کا خلاصہ کرنے سے عاجز اور اس کی صفتوں کے بیان کرنے سے درماندہ کر دیا ہے اور پاک ہے وہ خدا کہ جس نے چیونٹی اور مچھر سے لے کر ان سے بڑی مخلوق مچھلیوں اور ہاتھیوں تک کے پیروں کو مضبوط و مستحکم کیا ہے اور اپنی ذات پر لازم کر لیا ہے کہ کوئی پیکر کہ جس میں اس نے روح داخل کی ہے جنبش نہیں کھائے گا مگر یہ کہ موت کو اس کی وعدہ گاہ اور فنا کو اس کی حد آخر قرار دے گا خطبہ کا یہ حصہ جنت کے بیان میں ہے۔ اگر تم دیدہ دل سے جنت کی ان کیفیتوں پر نظر کرو جو تم سے بیان کی جاتی ہیں تو تمہارا نفس دنیا میں پیش کی ہوئی عمدہ سے عمدہ خواہش اور لذتوں اور اس کے مناظر کی زیبائشوں سے نفرت کرنے لگے گا اور وہ ان درختوں کے پتوں کے کھڑکھڑانے کی آوازوں میں کہ جن کی جڑیں

جنت کی نہروں کے کناروں پر مشک کے ٹیلوں میں ڈوبی ہوئی ہیں کھو جائے گا اور ان کی بڑی اور چھوٹی ٹہنیوں میں تر وتازہ موتیوں کے گچھوں کے لٹکنے اور سبز پتیوں کے غلافوں میں مختلف قسم کے پھلوں کے نکلنے کے نظاروں میں محو ہو جائے گا ایسے پھل کہ جو بغیر کسی زحمت کے چنے جا سکتے ہیں اور چننے والے کی خواہش کے مطابق آگے بڑھ آتے ہیں وہاں کے بلند ایوانوں کے صحنوں میں اترنے والے مہمانوں کے گرد پاک وہ صاف شہد اور صاف ستھری شراب کے جام گردش میں لائے جائیں گے اور ایسے لوگ ہیں کہ اللہ کی بخشش و عنایت ہمیشہ ان کے حال رہی یہاں تک کہ وہ اپنی جائے قیام میں اتر پڑے اور سفروں کی نقل و حرکت سے آسودہ ہو گئے اے سننے والے اگر تو ان دلکش مناظر تک پہنچنے کے لیے اپنے نفس کو متوجہ کرے جو تیری طرف ایک دم آنے والے ہیں تو اسکے اشتیاق میں تیری جان ہی نکل جائے گی اور اسے جلد سے جلد پانے کے لیے میری اس مجلس سے اٹھ کر قبروں میں رہنے والوں کی ہمسائیگی اختیار کرنے کے لیے آمادہ ہو جائے گا اللہ عزو جل اپنی رحمت سے ہمیں اور تمہیں اور ان لوگوں میں سے قرار دے جو نیک بندوں کی منزل تک پہنچنے کی سر توڑ کوشش کرتے ہیں۔

(۱۰)خطبہ البیان

یہ امیر المومنینؑ کے مشہور خطبوں میں سے ہے اور اسکے مختلف نسخے ہیں کسی میں زیادتی ہے تو کسی میں کمی ہے ان میں سے کامل ترین وہ ہے جو الطمنجانیہ کے قریب ہے آپؑ نے یہ خطبہ کوفہ میں ارشاد فرمایا جبکہ بعض روایات میں ہے کہ بصرہ میں ارشاد فرمایا اسے سید الرضی نے نہج البلاغہ میں ذکر نہیں کیا اور نہ ہی ابن شہر آشوب نے مناقب میں آپؑ کے مشہور خطبات کی تعداد میں اسے ذکر کیا ہے البتہ ایک خطبہ افتخاریہ کے نام سے مذکور ہے جس سے مراد شاید یہی خطبہ ہو اور شیخ علی البار جینی ایزدی الحائری نے اپنی کتاب الزام الناصب میں اس خطبے کے تین نسخے پیش کئے ہیں اور اسی سے ہم نے نقل کیا ہے اور اس کا ایک نسخہ الدر المنظم فی السر الاعظم سے جو طلحہ الشافعی المتوفی ۶۵۲ ہجری کی تالیف سے نقل کیا گیا ہے اور شیخ سراج الدین الحسن نے بھی اس کا بعض حصہ الدر المنظم سے نقل کیا ہے اس کا ایک نسخہ مکتبہ الرضویہ میں جس کا سن ۷۳۹ تحریر ہے موجود ہے اور خطبہ الاقالیم کے ساتھ پایا گیا ہے اور دوسرے نسخے درویش علی بن جمال الدین المقری اور ابن خاتون کے وقف میں موجود ہیں اور سید البشر نے یہ مکمل خطبہ اپنے رسالہ علامات ظہور میں پیش کیا ہے اور اس کا کچھ حصہ مشارق الانوار رجب البرسی میں بھی مذکور ہے لیکن اس کا نام خطبہ البیان نہیں رکھا گیا اور قاضی سعید القمی المتوفی ۱۱۰۳ ہجری نے ایک مختصر نسخہ اس

خطبہ کا اپنی کتاب شرح الحدیث میں بھی پیش کیا ہے اور شرح المحقق القمی المتوفی ۱۲۳۱ ہجری نے بعض فقرات اس کے نسخہ کے جن کو قاضی سعید نے نقل کیا ہے اس کو شرح الشتات کے آخر میں طبع کیا ہے اس خطبے کی متعدد شروحات بھی ہیں

شروحات خطبہ البیان

۱۔ شرح خطبہ البیان الی امیر المومنینؑ فارسی زبان میں تقریباً ۲۸۰۰ ابیات پر مشتمل ہے محقق المیرزا ابی القاسم الجیلانی صاحبِ القوانین کی تالیف ہے مئولف نے خطبہ البیان کو امیر المومنینؑ کی طرف منسوب ہونے اور نہ ہونے کے جواب میں تالیف کیا ہے اور اس خطبے کے دو جملوں کے وجود کے بارے میں بحث کی ہے جیسا کہ مولاؑ نے فرمایا کہ میں زمین وآسمان کا خالق ہوں اور میں رازق ہوں کہ یہ خطبے میں موجود ہیں یا نہیں اور اگر ہیں تو پھر ان سے مراد کیا ہے۔

۲۔ شرح خطبہ البیان یہ شرح مکتبہ امیر المومنینؑ نجف اشرف میں موجود ہے اور سن ۹۷۶ ہجری تحریر ہے۔

۳۔ شرح خطبہ البیان نور علی شاہ یہ مختصر سی کتاب مکتبہ مجلسی میں موجود ہے۔

۴۔ شرح خطبہ البیان محمد بن محمود یہ خلاصہ الترجمان کے نام سے موجود ہے۔

۵۔ شرح خطبہ البیان کتاب کا نام معالم التاویل والبیان ہے۔

۶۔ شرح خطبہ البیان عبد المهدی کی تالیف ہے جس کے آغاز میں ہے کہ تمام حمد اس اللہ کے لیے جس نے ہمیں نبی کریمؐ کے زمانے میں پیدا کیا۔

خطبہ کے بارے میں علماء کی رائے

علماء کی رائے اس خطبہ کے بارے میں مختلف ہیں بعض نے تو اس کا بالکل انکار کیا ہے بعض نے اسے بعض فقرات کی تاویل سے اسے قبول کیا ہے اور بعض نے اسے من و عن متن کے ساتھ قبول کیا ہے اور میرے لیے علامہ الشیخ احمد الادسائی کی رائے تعجب انگیز ہے انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہ آیا یہ خطبہ البیان اور خطبہ التطنجیہ امیر المومنینؑ سے منقول ہیں یا نہیں تو آپ نے کہا دنیا کو معلوم ہونا چاہیے کہ خطبہ البیان کو باقر مجلسی نے امیر المومنینؑ کے ان خطبات میں ذکر کیا ہے جن کو انہوں نے جید علماء و عارفین سے نقل کیا ہے اور باقر مجلسی کا قول ہے کہ بے شک اہل اختلاف (اہل سنت و دیگر فرقہ جات) نے خطبہ البیان کو نقل کیا ہے اور ہر شیعہ کا یہ ایمان ہونا چاہیے کہ خطبہ البیان امیر المومنینؑ کا کلام ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کر سکتا۔

بعض علماء کا اعتراض ہے کہ اس میں کچھ زائد باتیں اور اور اس کے نسخے بھی مختلف ہیں جو آپس میں مطابقت نہیں رکھتے ان کے اعتراض کی کوئی بنیاد نہیں نسخوں کے اختلاف میں کوئی بڑی بات نہیں جبکہ خطبہ کا ماخذ ہر نسخہ میں ایک ہی ہے جبکہ بعض علماء یہ اعتراض کہ یہ غالیوں کی وضع ہے بالکل من گھڑت ہے اس خطبے میں علم و معرفت کے سمندر ہیں جب لوگ کسی چیز کی معرفت نہیں رکھتے تو اس کا انکار کر دیتے ہیں خود امیر المومنینؑ کی ظاہری زندگی میں باوجود اس کے کہ لوگ آپؑ کا کلام سن رہے ہوتے تھے تو اپنی جہالت کی وجہ سے اس کا انکار کر دیتے تھے یہی وطیرہ آج کل کے نام نہاد علماء نے اختیار کرر کھا ہے۔

امیر المومنینؑ کا فرمان ہے کہ ہمارا امر مشکل دشوار سخت ترین ہے پس لوگوں کی طرف اس کا کچھ حصہ پھینکو جو اسے پہچانے اسے زائد دو اور جو نہ پہچانے اس سے روک لو ہمارے امر کے تین قسم کے لوگ متحمل ہو سکتے ہیں مقرب فرشتہ، نبی مرسل اور وہ عبد مومن جس کا دل اللہ نے امتحان سے پرکھ لیا ہو اور آپؑ کا یہ بھی فرمان ہے کہ ہمارا امر حق ہے اور حق الحق ہے اور وہ ظاہر بالحق الظاہر اور باطن بالحق ہے اور وہ سر (اسرار) اور سر السیر (اسراروں کا اسرار) اور وہ سر (اسرار) ہے جسے سر (اسرار) سے ڈھانپا گیا ہے۔

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا بے شک میں کوئی کلمہ بولتا ہوں تو اس کے ستر (۷۰) معانی مراد لیتا ہوں میرے لیے ہر ایک کا راستہ ہوتا ہے اور ایک اور روایت میں ہے کہ اگر میں چاہوں تو اس کو لے لوں اور اگر چاہوں تو دوسرے معنیٰ کو لے لوں۔

پس جب اپنی مراد میں آئمہؑ کی یہ شان ہے تو پھر ان کی کلام کو کسی ایک مخصوص شے میں کیسے منحصر کیا جا سکتا ہے ایسے شخص کی بات سے جس کی عقل ان کی کلام کے بعض معانی کا احاطہ کرنے سے قاصر ہے اور اس کو غلو یا باطل کہا جائے باوجود اس کے کہ کوئی اپنی ناقص عقل سے معصومؑ کے کلام کی تفسیر کرے؟ متعدد احادیثِ رسول اللہؐ سے منقول ہے کہ جو کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں حق میں سے موجود ہے وہ میری اور علی ابن ابی طالبؑ کی تعلیم سے ہے پس جب اس طرح کی بات بھی ثابت ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ ہر حق حقیقت ہے اور ہر حق پر نور ہوتا ہے تو ظاہر ہو گا کہ خطبہ البیان کی مثل اور اس کے مشابہ کوئی کلام غیر معصوم سے صادر ہونا ممکن ہی نہیں اور جو اس میں غور و فکر کرے گا وہ پہچان جائے گا۔

خطبہ البیان

یہ خطبہ جو آپؑ نے بعض روایات کے مطابق بصرہ میں ارشاد فرمایا خطبہ البیان کے نام سے مشہور ہے اور جب اس کے نسخے مختلف ہیں تو ہم نے دو نسخے ذکر کیے ہیں ان میں ایک نسخہ وہ ہے جس میں اصحابِ قائمؑ کا ذکر ہے اور ایک نسخہ وہ ہے جس میں اصحابِ ولایت جو آپؑ سے نسخہ اولیٰ والے علاقے کی طرف منسوب ہے یہ پہلا نسخہ ہے

ہمیں بیان کیا محمد بن احمد الانباری نے انہوں نے کہا کہ ہمیں بیان کیا محمد بن احمد البحرجانی نے جو قاضی الرے تھے فرمایا کہ بیان کیا عوق بن علاء نے انہوں نے ابیہ سے انہوں نے جدہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے امیر المومنینؑ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپؑ تینوں خلفاء کے بعد خلافت پر متمکن ہوئے تو آپؑ بصرہ تشریف لائے اور جامع مسجد میں منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ایسا خطبہ ارشاد فرمایا کہ جس سے لوگوں کی عقلیں گم

ہو گئیں اور ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے پس جب لوگوں نے آپؑ سے یہ خطبہ سنا تو وہ رونا اور چلانا شروع ہو گئے اور ان کی چیخیں بلند ہو گئیں اور کہنے لگے کہ رسول اللہؐ نے آپؑ کو وہ خفیہ راز دیا جو آپؐ کے اور اللہ کے درمیان تھا اس لئے وہ نور جو رسول اللہؐ کے چہرہ مبارک پر تھا علی ابن ابی طالبؑ کے چہرہ مبارک کی طرف منتقل ہو گیا ابن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہؐ اس جہان فانی سے ظاہری طور پر کوچ فرمانے لگے تو جناب امیرؑ کو وصیت کی کہ آپؑ لوگوں کو خطبہ البیان دیں جس میں جو ہو چکا اور جو قیامت تک ہو گا کا علم ہے پس امیر المومنینؑ نبیؐ کی وفات کے بعد امت کے ظلم پر صبر کرتے رہے حتی کہ آپؑ کی شہادت قریب آگئی اور خطبہ کے متعلق نبیؐ کی وصیت کا وقت آگیا جس کا نام خطبہ البیان ہے پس امیر المومنینؑ بصرہ کی جامع مسجد میں منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور یہ امیر کائناتؑ کا آخری خطبہ ہے جو آپؑ نے ارشاد فرمایا پس آپؑ نے خطبہ کے آغاز میں اللہ کی حمد و ثنا کی اور نبیؐ کا ذکر کیا پھر فرمایا اے لوگو! میں اور میرا حبیب محمدؐ ان دو انگلیوں کی طرح ہیں اور اپنی سبابہ اور وسطی انگلیوں کی طرف اشارہ فرمایا اور فرمایا کہ اگر اللہ کی کتاب میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں تمہیں خبر دیتا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ اس کی گہرائی میں ہے کیونکہ مجھ سے کوئی شے مخفی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ایک کلمہ اس سے غائب ہو سکتا ہے اور میری طرف وحی نہیں کی گئی بلکہ یہ وہ علم ہے جو مجھے رسول اللہؐ نے سکھایا آپؐ نے مجھے ہزار مسئلے خفیہ بتائے ہر مسئلے میں ہزار باب میں اور ہر باب میں ہزار نوع ہیں پس تم مجھ سے پوچھ لو قبل اس کے کے مجھ کو غائب پاؤ مجھ سے عرش، فرش، زمین، افلاک ہر چیز کے متعلق سوال کرو میں تمہیں اس کی خبر دوں گا اور اگر نہ کہے تم میں سے کوئی کہنے والا کہ علی ابن ابی طالبؑ جادو گر ہے جیسے کہ میرے چچا کے بیٹےؐ کے بارے میں کہا گیا تو میں تمہارے خواب و عقل کے مقامات کی خبر دوں اور ان کی جو پوشیدہ خزانوں کی خبریں ہیں اس سے تمہیں آگاہ کروں اور ان چیزوں کی جو زمین کی تہہ میں پوشیدہ ہیں۔

خطبہ البیان کا مکمل متن (نسخہ اول)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سب حمد ہے اللہ کے لیے جو آسمانوں کو اول بنانے والا اور پیدا کرنے والا ہے اور پھیلی ہوئی چیزوں کو بچھانے والا اور ان پر قدرت رکھنے والا ہے اور پہاڑوں کو قوت دینے والا اور ان کو ٹھوس بنانے والا ہے اور چشموں کو جاری کرنے والا اور ان کو پھاڑنے والا ہے اور ہواؤں کو چلانے والا اور ان کو روکنے والا اور آندھیوں کو روکنے والا اور ان کو امر کرنے والا اور آسمانوں کو زینت دینے والا اور خوشنما بنانے والا اور برجوں کی تدبیر کرنے والا اور ان کو چلانے والا اور چاند کو ظاہر کرنے والا اور اس کو روشنی دینے والا اور بادلوں کو لٹکانے والا اور ان کو برسانے والا ہے اور منزلوں کو تقسیم کرنے والا اور مقرر کرنے والا اور سیاہ راتوں کو اندھیرے میں داخل کرنے والا اور شدید سیاہ کرنے والا ہے اور جسموں کو پیدا کرنے والا اور ان کو غائب کرنے والا ہے اور بادلوں کو پیدا کرنے والا اور ان کو مسخر کرنے والا ہے اور زمانوں کو پلٹانے والا اور بار بار لانے والا ہے اور امور کو وارد کرنے والا اور نکالنے والا ہے اور وہ روزیوں کا ضامن ہے اور ان کی تدبیر کرنے والا ہے اور بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرنے والا ہے اور اٹھانے والا ہے میں اسکی نعمتوں پر اور ان کے وافر ہونے پر اس کی حمد کرتا ہوں اور اس کے انعامات اور ان کے متواتر ہونے پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا

ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے ایسی شہادت کہ اسلام تک اس کا ذکر کرنے والا پہنچ جاتا ہے اور حساب کے دن عذاب سے اسے ذخیرہ کرنے والا امن میں رہتا ہے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے ہیں جو پہلے سے چلی آنے والی رسالت کے آخری اور قابل فخر رسول ہیں جو کھولنے والے ہیں اسے جو آئندہ دعوت ہو اور اسے پھیلانے والے ہیں اللہ نے محمدؐ کو ایسی امت کی طرف بھیجا جو بتوں کی عبادت میں مشغول تھی اور اس نے صلیب والوں کو دعوت دی گمراہی سے ہدایت کی طرف جن کے ماہر شرک کی طرف چل رہے تھے اور اللہ نے اپنے نبیؐ کو اس زمانے میں بھیجا جہاں شیطانی کاموں پر فخر ہوتا تھا اور رہنمائی حاصل کرتا تھا ان کا نصیب نافرمانی کی بات سے اور مصروف تھے ان کے نفوس بری تدبیر کرنے اور جہالت و گمراہیوں کی ملمع سازیوں میں پس نبیؐ نے ان کو شدید نصیحت کی اور قرآن کے ذریعے ان کو دعوت دی حق کی طرف اور شیطان کی دعوت کو مٹا اور تباہ کر دیا اور خاک میں ملا دیا جاہل عربوں کی ناک کو ان کے بڑوں کو حتی کہ آپؐ کی حق کی طرف دعوت کے ساتھ اس کا پھل بولنے لگا اور اس سے بلند دعوت میں استقامت آئی اور اس کے عناصر درست ہو گئے اے لوگوں ! مثل مشہور ہے اور عمل ثابت ہے اور ڈر زیادہ ہے اور موت قریب ہے اور سفر قریب ہے اور میری عمر میں سے بہت تھوڑی باقی رہ گئی ہے پس تم مجھ سے میرے غائب ہونے سے پہلے پوچھ لو اے لوگو ! میں کائنات کی خبر دینے والا ہوں میں نشانیوں کو بیان کرنے والا ہوں میں نجات کی کشتی ہوں اور میں خفیہ چیزوں کا راز ہوں میں واضح دلائل والا ہوں میں فرات کا بہانے والا ہوں میں تورات کو ظاہر کرنے والا ہوں میں متفرق کو جمع کرنے والا ہوں میں معجزات کو ظاہر کرنے والا ہوں میں مردوں کو زندہ کرنے والا ہوں اور ان سے کلام کرنے والا ہوں میں غموں کو دور کرنے والا ہوں میں مشکلات کو کھولنے والا ہوں میں شبہات کو زائل کرنے والا ہوں میں غزوات کا شیر ہوں اور میں مشکل کاموں کو ہٹانے والا ہوں میں پسندیدہ نشانی ہوں میں اسرار کی حقیقت ہوں اور میں بار بار حملہ کرنے والے شیر پر غالب ہوں اور میں پسندیدہ نبیؐ کے علم کا وارث ہوں اور میں کفار کو ہلاک کرنے والا ہوں اور

میں پاک اماموںؑ کا باپ ہوں میں برج سرطان کا چاند ہوں اور میں پوری امت کا چاند ہوں میں زہرہ ستارے کا سعد ہوں اور میں ستاروں کا مشتری ستارہ ہوں اور میں چمکنے والوں کا زحل ستارہ ہوں اور میں عین الشرطین ستارہ ہوں میں دونواسوںؑ کا باپ ہوں اور میں چوٹی کا بوجھ ہوں اور میں معطل کرنے کا عطارد ہوں اور میں جنگوں کا سمندر ہوں اور میں سماک ستاروں کا فرقد ہوں اور میں فرقان کا مریخ ہوں اور میں میزان کی آنکھ ہوں اور میں شکریوں کا ذخیرہ ہوں اور میں کتابوں کو صحیح کرنے والا ہوں اور میں تاویل کو موڑنے والا ہوں اور میں انجیل کا مصحف ہوں میں فیصلہ کن خطاب ہوں اور میں ام الکتاب ہوں اور میں لوح محفوظ ہوں اور میں نیکوں کی مدد کرنے والا ہوں میں صاحب البقرہ ہوں میں آل عمران کا برگزیدہ ہوں میں عظمت کا پرچم ہوں میں مکمل انعام ہوں اور میں چادر والوں کا پانچواں ہوں میں اعراف والا ہوں میں صاد ہوں اور میں ہی میم ہوں میں ابراہیم کا راز ہوں میں رعد کو حکم دینے والا ہوں میں نصیب کی سعادت ہوں میں مبعود کا اعلانیہ ہوں اور میں ہود کا تہہ سے پانی نکالنے والا ہوں اور میں خلیل کا عطیہ ہوں میں بنی اسرائیل کی نشانی ہوں اور میں غار والوں کا مخاطب ہوں اور میں صحیفوں کا محبوب ہوں اور میں صراط مستقیم ہوں میں مریم کا مقام ہوں اور میں جو پڑھے اس کے لیے سورت ہوں میں آل طٰہٰ کا تذکرہ ہوں میں اصفیاء کا ولی ہوں میں انبیاء کے ساتھ ظاہر ہونے والا ہوں میں معجزات کو دہرانے والا ہوں میں اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہوں اور میں طور سینین کو مضبوط کرنے والا ہوں اور میں آل یاسین کا امام ہوں اور میں حوامیم کی حاء ہوں اور میں (ال م) کی قسم ہوں میں سورہ زمر کا سابق ہوں اور میں القمر کی آیت ہوں میں گھات کا نگران ہوں اور میں صاد کا ترجمہ ہوں اور میں ہی صاحب طور ہوں اور میں اللہ کا باطن ہوں اور میں قاف کا عتید ہوں اور میں احقاف کا کھٹکھٹانے والا ہوں اور میں فرشتوں کو مقرر کرنے والا ہوں میں سورہ الواقعہ ہوں میں عادیات ہوں میں قارعہ ہوں میں نون والقلم ہوں میں اندھیروں کا چراغ ہوں میں قرآن کی تاویل کرنے والا ہوں میں بیان کا واضح کرنے والا ہوں میں تمام ادیان کا مالک ہوں میں پیاسوں کو پلانے والا ہوں میں قسموں کو

باندھنے والا ہوں میں جنت کا تقسیم کرنے والا ہوں میں امکان کا ستارہ ہوں میں امتحان کو کھولنے والا ہوں اور میں آگ سے امان ہوں میں اللہ کی حجت ہوں انسانوں اور جنوں پر میں پاک آئمہؑ کا باپ ہوں میں مہدی القائمؑ کا باپ ہوں جو آخر زمانے میں ہو گا۔

روای کہتا ہے کہ مالک اشترؒ کھڑے ہوئے اور کہا یا مولاؑ یہ قائمؑ کب قیام کرے گا آپؑ کی اولاد میں سے ؟ تو جناب امیرؑ نے فرمایا جب حق و باطل میں تمیز ختم ہو جائے گی پشت بھاری ہو جائے گی ظلم شدید ہو جائے گا جی اٹھنے پر پردہ کر دیا جائے گا مالک کو ناراض کیا جائے گا اور دور چلے گا چلنے والا اور وحشت زدہ ہو جائے گی مخلوق اور شدید ہو گی خواہشیں اور اکھٹے ہو جائیں گے جھگڑا کرنے والے اور بھڑک اٹھیں گے وسوسے اور لپٹنے لگیں گے بھیڑیئے اور جوش ماریں گی موجیں اور کمزور ہونگے قصد کرنے والے اور عرب میں اختلاف شدید ہو گا اور طلب شدید ہو گی اور لڑائی الٹی ہو جائے گی اور قرضے طلب کئے جائیں گے اور اترنے والے گھیراؤ کر لیں گے اور امیر عاجز ہو جائیں گے اور روشنی سیاہ ہو جائے گی اور کان بہرے ہو جائیں گے اور پاکدامنی ختم ہو جائے گی اور انصاف ختم ہو جائے گا اور شیطان مسلط ہو جائے گا اور نافرمانی عام ہو جائے گی اور عورتوں کی حکومت ہو گی اور آپڑیں گی مصیبتیں اور پھونکیں گی پھونکنے والیاں اور حملہ کریں گے کود کر آنے والے اور خواہشات میں اختلاف ہو گا اور آزمائش بڑی ہو گی اور تکلیف شدید ہو گی اور دعوے چل پڑیں گے اور کاٹے گا کاٹنے والا اور عیب لگائے گا غیبت کرنے والا اور آپس میں لڑیں گے طاقتور اور منتقل کئے جائیں گے قبروں والے اور غبار اڑے گی جنگلوں میں اور غیر سنجیدہ ہونگے حاکم اور تیر کی طرح گزر جائے گی گزرنے والی ہوا زلزلے آئیں گے زمین پر اور فرض کو چھوڑ دیا جائے گا اور امانت لکھی جائے گی اور خیانت ظاہر ہو گی اور حفاظت سے ڈرا جائے گا اور غصہ شدید ہو گا دعوے دار کھڑے ہو جائیں گے اور ولی بیٹھ جائیں گے اور مالدار خبیث لوگ ہونگے اور بدبخت لوگ عزت دار کہلائے جائیں گے اور پہاڑ جھک جائیں گے اور شکلیں خلط ہو جائیں گی اور پھیل جائیں گی چھلنیاں اور روک دیا جائے گا کمال اور تیر پھینکے گا کمزور

آدمی آرام پہنچانا بند کر دیا جائے گا اور سینے کے بل بیٹھ جائے گا ڈرپوک آدمی اور آواز نکالے گا ڈرا ہوا الٹا دیئے جائیں گے اٹھنے والے اور تیوری چڑھائے گا ناگوری کرنے والا اور سخت دبائے رات کو چلنے والا بھائی بھائی کا دشمن ہو گا مدتیں لمبی ہو نگی اور مشقتیں بڑھ جائیں گی اور حدود بکھر جائیں گی فضیلت والا ہو گا واجب قتل اور متفرق اور بوڑھے مشقت میں آجائیں اور دانتوں سے چبائے ٹوٹے دانتوں والا اور غضبناک ہو غم والا اور پگھلنے والا پگھل جائے اور جلدی کرے ملانے والا اور سرخ ہو جائے چاند کی منزل شیطان کی یلغار چہار سمت ہو اور زبر قان اور تین تہہ ہو جائے برج حمل اور تیر لگائے زحل اور کم ہو جائیں خالی جگہیں اور ذخیرے اور تقدیر اگ آئے اور دس پورے ہو جائیں اور چھ ستارے بن جائیں زہرہ کے اور ڈھانپ لے ڈھانپنے والے اور صاف ہو جائیں چپٹی ناک والے اور وہم کریں پستہ قد والے اور ان کے آگے آجائیں عمدہ چیزیں پس وہ عیب دور کریں اور گھروں اور جزیروں کے مالک بن جائیں اور وہ عقلمندوں کی طرح باتیں کریں گے اور خرابی ڈالیں گے خراسان میں اور وہ قلعوں کو گرائیں گے اور ظاہر کریں گے غلافوں کو اور ٹہنیوں کو توڑیں گے وہ عراق کو فتح کریں گے اور وہ روک دیں گے مخالفت کو بہاتے ہوئے خون سے پس اس وقت تم انتظار کرو صاحب الزمانؑ کے خروج کا پھر آپؑ منبر کی سب سے بلند مسند پر بیٹھ گئے اور فرمایا! افسوس پھر افسوس ہونٹوں کو سامنے لانے کے لیے اور چہروں کے مرجھا جانے کے لیے راوی کہتا ہے پھر آپؑ نے دائیں اور بائیں جانب التفات کیا اور عرب کے قبائل اور ان کے سرداروں اور اہل کوفہ کے سرکردہ لوگوں کی طرف دیکھا اور بڑے بڑے قبائل آپؑ کے سامنے تھے اور خاموش تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں پس آپؑ نے ایک آہ کھینچی اور غم زدہ آواز سے گویا ہوئے اور پہلو بدلا غمزدہ ہو کر اور تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گئے تو آپؑ کی طرف سوید بن نوفل کھڑا ہوا اور وہ ایسے تھا جیسے مذاق کر رہا ہو اور یہ سرکردہ خارجیوں میں سے ایک تھا اس نے کہا اے امیر المومنینؑ! کیا یہ جب سب کچھ ہو رہا تھا آپؑ اس وقت موجود تھے اور یہ تمام واقعات جو آپؑ نے ذکر کیے ہیں کیا یہ آپؑ نے خود تحریر کئے ہیں راوی کہتا

ہے کہ امیر المومنینؑ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور آپؑ نے اس کی طرف اس جلال سے دیکھا کہ سوید ابن نوفل نے ایک زبردست چیخ ماری اس عذاب کی وجہ سے جو اسی گھڑی اس پر اترا اور وہ اسی وقت اسی گھڑی تڑپ تڑپ کر مر گیا پس لوگوں نے اسے مسجد سے باہر نکالا اور اس کے جوڑ ٹوٹ چکے تھے چنانچہ آپؑ نے فرمایا کہ مجھ جیسے سے مذاق کرنے والے مذاق کرتے ہیں یا مجھ پر اعتراض کرنے والے اعتراض کرتے ہیں کیا مجھ جیسے کے لیے یہ لائق ہے کہ وہ ایسی بات کرے جسکو وہ نہ جانتا ہو اور ایسا دعویٰ کرے جس کا اسے کوئی حق نہ ہو؟ اللہ کی قسم! ہلاک ہو گئے باطل والے اور اللہ کی قسم! اگر میں چاہوں تو اس زمین پر اللہ کا کفر کرنے والا کوئی نہ چھوڑوں اور نہ رسولؐ سے نفاق رکھنے والا اور اس کے وصیؑ کو جھٹلانے والا چھوڑوں اور بے شک میں اپنے حزن اور غم کی اللہ ہی کی طرف شکایت کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جان سکتے راوی کہتا ہے پھر آپؑ کی طرف صعصہ بن صوحانؓ، میثم تمارؓ اور مالک اشترؓ اور عمر بن صالح کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا امیر المومنینؑ آپؑ ہمیں فرمائیں وہ چیز جو آخر الزمانؑ میں چلے گی بے شک آپؑ کی بات دلوں کو زندگی بخشتی ہے اور ہمارے ایمان میں اضافہ کرتی ہے پس آپؑ نے محبت و اکرام سے ان کی طرف دیکھا اور آپؑ منبر سے اٹھے اور ایسا عظیم خطبہ ارشاد فرمایا جو جنت اور اس کی نعمتوں کا شوق دلائے اور جہنم اور اس کی تپش سے نجات دلائے آپؑ نے فرمایا! اے لوگو! میں نے اپنے بھائی رسول اللہؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے میری امت میں ایک ایسی صفت جمع ہو گی جو کسی اور میں نہ ہو گی چنانچہ علماء اور فضلاء اٹھے اور آپؑ کے قدموں کو چومنے لگے اور کہنے لگے اے امیر المومنینؑ ہم آپؑ کو آپؑ کے چچا کے بیٹے رسول اللہؐ کی قسم دیتے ہیں کہ آپؑ ہمیں بتائیں جو آئندہ زمانے میں ہو گا اور ایسی کلام کے ساتھ جسے عاقل اور جاہل دونوں سمجھ سکیں راوی کہتا ہے کہ پھر آپؑ نے اللہ کی حمد و ثناء کی اور نبیؐ کا ذکر کیا درود پڑھا اور فرمایا میں تمہیں خبر دیتا ہوں جو میری موت کے بعد پیش آئے گا اور اس کے بارے میں جو کہ صاحب الزمانؑ جو قائم بامر اللہ ہے اولاد حسینؑ میں سے اس کے ظہور تک ہو گا اور میں تمہیں خبر دوں گا اس کی جو آخر زمانے تک

ہو گا تا کہ تمہیں بیان کی حقیقت حاصل ہو جائے پس سب نے کہا اے امیر المومنینؑ ! یہ کب ہو گا ؟ تو آپؑ نے فرمایا جب موت فقراء میں واقع ہو گی اور امت محمدؐ نماز کو ضائع کرے گی اور خواہشات کا اتباع کرے گی اور امانت کم ہو جائے گی اور خیانت زیادہ ہو جائے گی اور لوگ شراب پئیں گے اور ماں باپ کو گالیاں دینا شعار بنالیں گے اور مساجد سے نمازیں جھگڑوں کی وجہ سے اٹھ جائیں گی اور لوگ ان کو بعام کی مجلسیں بنالیں گے اور گناہوں کو زیادہ کریں گے اور نیکیوں کو کم کریں گے اور آسمانوں کو نچوڑ لیا جائے گا اور اس وقت سال مہینہ کی طرح اور مہینہ ہفتہ کی طرح ہو گا اور دن ایک گھنٹے کے برابر ہو جائے گا اور بارش گرم ہو گی اور اولاد میں غصہ ہو گا اور اس زمانے والوں کے چہرے خوبصورت ہونگے اور ضمیر گھٹیا ہونگے اور جو ان کو دیکھے گا انہیں پسند کرے گا اور جو ان سے معاملہ کرے گا ان پر ظلم کریں گے ان کے چہرے آدمیوں والے ہونگے اور ان کے دل شیطان والے ہونگے اور وہ ایلوے سے بھی زیادہ کڑوے ہونگے اور مردار سے بھی زیادہ بدبودارہ ہونگے اور کتے سے بھی زیادہ ناپاک ہونگے اور لومڑی سے بھی زیادہ مکار ہونگے اور اشعب سے زیادہ حریص ہونگے اور خارش سے زیادہ چمٹنے والے ہونگے کسی برائی سے نہ رکیں گے اگر کوئی ان سے بات کرے تو جھوٹ بولیں گے اگر کوئی امانت رکھوائے گا تو خیانت کریں گے اگر کوئی ان سے منہ پھیر کر جائے گا تو اس کی غیبت کریں گے اگر کسی کے پاس مال ہو گا تو اس سے حسد کریں گے اگر کوئی ان سے بخل کرے گا تو اس سے بغض رکھیں گے اگر کوئی ان کو کمتر جانے گا تو اس کو گالی دیں گے جھوٹ کو بہت زیادہ سننے والے ہونگے اور حرام کو بہت زیادہ کھانے والے ہونگے زنا کو حلال جانیں گے اور شراب کو بھی اور باتیں بنانے اور ناچنے تھرکنے اور گانے کو جائز سمجھیں گے اور فقیر ان میں ذلیل و حقیر ہو گا اور مومن کمزور اور ادنیٰ ہو گا اور عالم ان کے نزدیک گھٹیا ہو گا اور فاسق کی ان کے ہاں عزت ہو گی اور ظالم ان کے ہاں قابل تعظیم ہو گا اور کمزور ان کے ہاں ہلاک ہو گا اور طاقتور ان کے ہاں مالک ہو گا نہ وہ نیکی کا حکم کریں گے اور نہ برائی سے روکیں گے اور غنی ان کے ہاں دولت مند ہو گا اور امانت غنیمت ہو گی اور زکواۃ تاوان ہو گی اور آدمی اپنی

بیوی کی اطاعت کرے گا اور ماں باپ کی نافرمانی کرے گا اور ان کو ستائے گا اور اپنے بھائی کو ہلاک کرنے کی کوشش کرے گا فاسق لوگوں کی آوازیں بلند ہونگی اور لوگ فساد، گانے اور زنا کو پسند کریں گے اور حرام اور سود سے معاملات کریں گے اور علماء پر عار کی جائے گی اور آپس میں خونریزی زیادہ ہو جائے گی اور ان کے قاضی فیصلہ کرنے والے رشوت لیں گے اور عورت عورت سے شادی کرے گی اور اسے رخصت کیا جائے گا جیسے دلہن کو دلہا خاوند کی طرف رخصت کیا جاتا ہے اور بچوں کی حکومت ہر جگہ ظاہر ہو گی اور نوجوان طبقہ گانے بجانے کو حلال جانے گا اور شراب پینے کو حلال جانیں گے اور اکتفاء کریں گے مرد مردوں پر اور عورتیں عورتوں پر اور گھوڑے کی زینوں پر شرمگاہوں کو سوار کیا جائے گا پس عورت اپنے خاوند پر غالب ہو گی تمام امور پر اور لوگ تین وجوہات کی بنا پر حج کریں گے مالدار سیر وسیاحت کے لیے اور درمیانے لوگ تجارت کے لیے اور فقراء مانگنے کے لیے اور احکام باطل ہو جائیں گے اور اسلام گر جائے گا اور برے لوگوں کی حکومت ظاہر ہو گی اور ظلم تمام شہروں میں اتر آئے گا اس وقت تاجر اپنی تجارت میں جھوٹ بولے گا اور ہنر مند اپنے ہنر میں اور ہر کاری گر اپنی کاری گری میں جھوٹ بولے گا پس تمام کام کم ہو جائیں گے اور طلب کے مقام تنگ ہو جائیں گے اور مذاہب میں اختلاف ہو جائے گا اور فساد بہت زیادہ ہو جائے گا اور رہنمائی کم ہو گی اس وقت ضمیر سیاہ ہو جائیں گے اور ان پر حاکم ظالم بادشاہ ہو گا اور ان کی کلام ایلوے (ایک پھل) سے بھی زیادہ کڑوی ہو گی اور ان کے دل مردار سے بھی زیادہ بدبودار ہونگے پس جب ایسا ہو گا تو علماء مر جائیں گے اور دل فاسد ہو جائیں گے اور گناہ ہر سو بہت زیادہ ہو جائیں گے اور قرآن کو چھوڑ دیا جائے گا اور مساجد ویران ہو نگی اور آرزوئیں طویل ہو نگی اور اعمال کم ہونگے اور شہروں میں مخصوص دیواریں بنائی جائیں گی اترے والے مظالم کے واقع ہونے کے لیے پس اس موقع پر اگر کوئی دن رات بھی نمازیں پڑھے تب بھی اس کی کوئی عبادت نہ قبول کی جائے گی اور اس کی نیت نماز میں کھڑے ہونے کی یہ ہو گی کہ وہ سوچے گا کہ لوگوں پر ظلم کیسے کرنا ہے اور مومنوں کے خلاف کیا حیلہ کرنا ہے اور یہ لوگ حکومت کو

فخر اور ظلم کرنے کے لیے طلب کریں گے اور ان کی مسجدوں میں جگہیں کم ہو جائیں گی اور ان میں حاکم جمع کرنے والا ہو گا اور بعض بعض پر ظلم کریں گے اور بعض بعض کو دشمنی سے اور بغض سے قتل کریں گے اور شراب پینے پر فخر کریں گے اور مساجد میں سارنگیاں بجائیں گے ان پر کوئی اعتراض نہ کرے گا اور غلیظ لوگوں کی اولاد اس زمانے میں عزت دار شمار ہونگے اور قوم کے بیوقوف اس کی رہنمائی کریں گے اور مال کا مالک وہ ہو گا جس کی ملکیت نہ ہو گا اور نہ ہی اس کا اہل ہو گا جو کمینہ ہو گا اور کمینوں کی اولاد سے ہو گا اور رئیس لوگ ایسوں کو سردار بنائیں گے جو اس کے مستحق نہ ہوں گے اور طاقت و وسعت تنگ ہو جائے گی اور کھیتیاں تباہ ہو جائیں گی اور بدعات رائج ہو جائیں گی اور فتنے ظاہر ہو جائیں گے انکی کلام بے حیائی اور ان کا کام نفرت انگیز اور انک فعل شیطانی اور وہ خود ظالم و جابر ہونگے اور ان کے بڑے بخیل اور نہ دینے والے اور ان کے فقہاء اپنی رائے اور خواہش سے فتویٰ دیں گے اور ان کے قاضی ظلم پر مبنی فیصلے کریں گے اور ناانصافی سے کام لیں گے اور لوگوں کی اکثریت جھوٹی شہادت دے گی جس کے پاس ایک درہم ہو گا وہ ان کے ہاں اونچا مقام رکھتا ہو گا اور مالدار سے محبت کی جائے گی اور خاص جانا جائے گا اور ان میں سے نیک وہ ہو گا جو شرابیوں میں سے نخرے کرے گا وہ ہر چغل خور اور جھوٹے مرتبے والے کو بڑا جانیں گے اللہ ان کے رئیسوں کو اندھا کر دے گا اور ان کے دلوں کو ان کا کھانا موٹے تازے پرندے بھنے ہوئے اور بٹیرے ہونگے اور انکا لباس یمنی ریشم کا ہو گا وہ لوگ سود اور شبہات کو حلال جانیں گے اور شہادتوں کو روکیں گے اور اعمال کا دکھلاوا کریں گے کوئی نہ گزرے گا ان پر مگر وہ اس کی چغلی کریں گے وہ حلال کو حرام بنائیں گے ان کے افعال انتہائی برے ہونگے اور ان کے دل آپس میں مختلف ہونگے اور ایک دوسرے کو آپس میں باطل کا سبق پڑھائیں گے اور جو کوئی برائی کرے گا اس کو منع نہیں کریں گے ان کے اچھے بروں سے ڈریں گے اور آپس میں ملاقات کریں گے بغیر اللہ کے ذکر کئے ہوئے اور آپس میں احترام والی اشیاء کی بے حرمتی کریں گے ایک دوسرے پر مہربانی نہیں کریں گے بلکہ پیٹھ پیچھے برائی کریں گے اگر کسی نیک کو دیکھیں گے تو اسے رد کریں

گے اور اگر کسی چغل خور گناہ کرنے والے کو دیکھیں گے تو اس کا استقبال کریں گے جو ان کے ساتھ برائی کرے گا اس کی تعظیم کریں گے اور اولاد زنا زیادہ ہو جائے گی مرد اپنی بیوی میں قباحت دیکھے گا مگر اسے روکے گا نہیں اور نہ ہی اسے رد کرے گا اور اس سے سب کچھ لے گا جو وہ لائے گی اپنی شرمگاہ کی مشقت سے اور اپنے پردے کی حرمت پامال کر کے حتیٰ کہ اسے لمبا کرے یا چوڑا کرے جماع کیا جائے یا وطی کیا جائے تو بھی وہ اسے نہ روکے گا اور نہ ہی اس کے بارے میں کہی جانے والی گھٹیا باتوں کو برا جانے گا پس یہ دیوث ہے جس کی اللہ نے کوئی بات قبول کرے گا اور نہ کوئی عمل پس اس کا کھانا حرام اور اس کا نکاح بھی حرام ہو گا پس شرح اسلام میں اس کو قتل کرنا واجب ہے اور اسے لوگوں میں رسوا کرنا ضروری ہے اور روز قیامت وہ جہنم کے کھولتے ہوئے پانی میں پھینکا جائے گا اور اسی میں اس پر لعنت کی جائے گی اس زمانے میں ماں باپ کو برا کہا جائے گا اور سادات کو ذلیل کیا جائے گا اور عوام الناس عجمی غالب ہونگے اور پاگل زیادہ ہو جائیں گے پس کس قدر کم ہوں گے ایسے بھائی جو اللہ کے لیے ہوں اور حلال درہم کم ہو جائیں گے اور لوگ بد ترین حال کی طرف لوٹ آئیں گے اس وقت شیطانی حکومت گھومے گی اور وہ کود پڑیں گے کمزور اور مسکینوں پر جیسے کہ کودتا ہے چیتا اپنے شکار پر اور بخیل غنی کہلائیں گے اور فقیر اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے بیچ دے گا پس خرابی ہو فقیر کے لیے اور اس کے لیے خسارہ اور ذلت اترے گی اور اس زمانے میں بے عزتی ہو گی وہ کمزور سمجھیں جائیں گے اپنے اہل سے اور وہ ایسی شے کا مطالبہ کریں گے جو ان کے لیے حلال نہ ہو گی پس جب ایسا ہو گا تو ان پر فتنے متوجہ ہونگے جنکا وہ مقابلہ نہ کر سکیں گے سنو بے شک پہلا الہجری پستہ قد الرقطی اور آخری سفیانی اور الشامی ہونگے اور تم سات طبقوں میں ہو گے پس پہلا طبقہ ان میں تقویٰ زیادہ ہو گا اور یہ ہجرت سے ستر سال تک ہو گا تنگی اور سختی والے ہجرت سے ستر سال تک ہونگے اور طبقہ ثانیہ آپس میں خروج کرنے والے اور مہربانی کرنے والے یہ ۲۳۰ سال تک ہونگے ہجرت سے طبقہ ثالثہ آپس میں جھوٹ بولنے والے اور قطع رحمی کرنے والے ہونگے یہ ۵۵۰ سال ہجرت سے ہونگے چوتھا طبقہ یہ حرص اور حسد

والے ہونگے اور یہ ہجرت سے ۷۰۰ سال تک ہونگے اور پانچواں طبقہ جو تکبر اور بہتان والے ہونگے یہ ۸۲۰ سال ہجرت سے ہونگے اور چھٹا طبقہ یہ قتل وفساد والے اور خیانت و نافرمانی کرنے والے لوگوں کا گروہ ہوگا اور یہ ۹۴۰ سال ہجرت سے ہونگے اور ساتواں طبقہ حیلے اور غداری اور لڑائی اور مکر و دھوکہ اور فسق اور بات سے پھر جانے والے آپس میں قطع تعلق اور بغض رکھنے والے اور بڑی لہو لہب میں پڑنے والے اور حرام گانے سننے والے اور شہوت کا ارتکاب کرنے والے اور شہروں کو تباہ کرنے والے اور گھروں اور عمارتوں کو گرانے والے اور مکانوں کو ڈھانے والے لوگ ہونگے ان میں سے ایک ملعون وادی میشوم سے ظاہر ہوگا یہ ظلم و جور کی انتہا کردے گا اس دور میں بروج ظاہر ہونگے اور اسی زمانہ میں اچانک ہمارا قائم مہدیؑ ظاہر ہو جائے گا پس روای کہتا ہے کہ آپؑ کی طرف اہل کوفہ کے سردار اور بڑے بڑے علماء کھڑے ہوگئے اور کہا یا امیر المومنینؑ آپؑ ہمارے لیے بیان کریں ان فتنوں اور بڑی مصیبتوں کے اوقات جن کو آپؑ نے ذکر کیا ہے کیونکہ قریب ہے کہ ہمارے دل پھٹ جائیں اور ہماری روحیں ہمارے بدنوں سے جدا ہو جائیں آپؑ کے اس قول سے پس ہائے افسوس ہمارے آپؑ سے جدا ہونے پر اور بے شک یہ عظیم مصیبت ہے جناب امیرؑ نے فرمایا کہ فیصلہ ہو چکا ہے ہر انسان نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے راوی کہتا ہے کہ پورا مجمع رونے لگا اور آہ و بکاء کرنے لگا پس امیر المومنینؑ نے فرمایا سنو اے لوگو! بے شک ان فتنوں کا تدارک بعد اس کے کہ میں نے تمہیں اس بارے میں خبر دیدی ہے حرمین اور مکہ سے ہوگا پس ایسی بھوک جو غبار آلود کردے اور سرخ موت سے سنو تمہارے نبیؐ کی اہل بیتؑ پر ظلم و ستم کی انتہاء کردی جائے گی اور شرفاء کی عزت کو پامال کیا جائے گا ان کو مہنگائی، بھوک اور فقیری کا خوف لاحق ہوگا حتیٰ کہ وہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ بری حالت میں ہونگے سنو تمہاری مسجدیں اس زمانے میں ایسی ہونگی کہ ان میں انکی داد وفریاد نہ سنی جائے گی اور نہ ہی ان کی پکار پر لبیک کہا جائے گا پھر اس کے بعد زندگی میں کوئی خیر نہیں اور بے شک ان پر کافر بادشاہ غالب ہونگے جو بھی ان کی نافرمانی کرے گا وہ اسے قتل کردینگے اور ان کی اطاعت کرے گا اس

سے محبت کریں گے سنو بے شک سب سے پہلے تمہارے امر کے والی بنو امیہ ہونگے پھر ان کے بعد ملوک بنی عباس ہونگے پس کتنے ہی ان میں مقتول و مصلوب ہونگے پھر آپؑ نے فرمایا افسوس افسوس سنو ہائے خرابی تمہارے کوفہ والوں کے لیے اور جو اس زمانے میں اس کے اندر سفیانی اتارے گا وہ اس کی طرف ہجر کی جانب سے تیز رفتار گھوڑے پر آئے گا اسے چیرنے والے شیر کھینچ رہے ہونگے جبکہ ایک بدترین انسان نکلے گا پس وہ بصرہ آئے گا اور سادات کو قتل کرے گا اور حرموں کو قید کرے گا بے شک میں اسے زیادہ جانتا ہوں کہ کتنے واقعے اس سے ظاہر ہونگے اور اس کے غیر سے ظاہر ہونگے اور وہاں پر کئی واقعات اور جنگیں ہونگی ٹیلوں اور چوٹیوں کے درمیان پس وہاں ہر گام قتل ہوگا اور بتوں کی پوجا کی جائے گی پھر وہ چلے گا اور نہ لوٹے گا مگر جرم کے ساتھ پس اس وقت چیخ بلند ہوگی اور بعض بعض میں گھس جائیں گے پس ہائے افسوس اور ہلاکت تمہارے کوفیوں کے لیے کہ وہ اترے گا تمہارے گھروں میں اور تمہارے اموال و اشیاء پر قبضہ کرے گا اور تمہارے بچوں کو ذبح کرے گا اور تمہاری عورتوں کی بے حرمتی کرے گا اس کی عمر طویل ہوگی اور اس کا شر بہت زیادہ ہوگا اس کے ساتھ اس کا ظالم لشکر ہوگا جو قوموں کو قتل کریں گے ان کے ظلم سے لوگ ڈریں گے اور ان کے شر سے ڈریں گے پس کس قدر آدمی مقتول ہونگے اور بہادروں سے لڑا جائے گا اور ان کی طرف دیکھنے والا ڈرے گا بے شک بڑی بجانے اور کھٹکھٹانے والی ظاہر ہو جائے گی پس وہ اول کو آخر سے ملا دیں گے سنو بے شک تمہارے کوفہ کی طرف منسوب لوگوں کے لیے نشانیاں اور علامتیں ہونگی اور جو عبرت پکڑے اس کے لیے عبرت ہوگی اور سنو کہ سفیانی بصرہ میں داخل ہوگا تین مرتبہ داخل ہوگا عزت والے کو ذلیل کرے گا اور حرم کو قید کرے گا سنو ہائے ہلاکت ہے جماعتوں کے لیے اور جو ان پر سونتی ہوئی تلوار کے ساتھ اترے گا اور مغلوب مقتول میں سے اور اس حرمت میں سے جس کی بے حرمتی ہوگی پھر وہ آئے گا زوراء مقام کی طرف جس کے اہل ظالم ہیں کس قدر شدت ہوگی اس کے اہل پر ان کے درمیان اور کس قدر زیادہ ہوگی سرکشی اور کس قدر غالب ہوگی اس کی سلطنت پھر آپؑ نے

فرمایاہلاکت ہو دیلم کے لیے اور شاہون والوں کے لیے اور عجم کے لیے جو سمجھتے نہیں ہیں تم ان کو دیکھو گے کہ وہ سفید رو اور سیاہ دل ہونگے جنگوں کی آگ لگانے والے ان کے دل سخت ہونگے اور ان کے ضمیر مردہ ہونگے ہلاکت پھر ہلاکت ہے ایسے شہر کے لیے جس میں وہ داخل ہونگے اور زمین کے لیے جہاں وہ رہیں گے ان کا بہترین مٹنے والا ہے اور بدترین چھونے والا ہے اور ان کا چھوٹاان کے بڑے سے غم میں زیادہ ہو گا ان کے ساتھ جماعتیں ملیں گی اور ان کی آپس میں جنگ ہو گی ان کے ساتھ کرد شامل ہونگے پہاڑوں والے اور دیگر شہروں والے ان کے ساتھ ملادیئے جائیں گے ہمدان کے کرد بھی کرد اور ہمدان اور حمزہ اور عدورن حتیٰ کہ وہ عجمیوں کی زمین خراسان کی جانب جاملیں گے اور وہ قزوین کے قریب اتریں گے اور سمرقند کاشان کے قریب اتریں گے اور اس میں سادات اہل بیتؑ کو قتل کریں گے پھر وہ ارض شیراز میں اتریں گے سنو ہلاکت اور افسوس ہے پہاڑ والوں کے لیے اور جو ان میں بدوی لوگ رہتے ہیں سنو افسوس ہے اہل حرموز کے لیے اور قلہات کے لیے اور جو ان میں رہائش پذیر ہونگے اور ہلاکت ہے اہل عمان کے لیے جو ان پر ذلت ورسوائی اترے گی اور کتنے ہی واقعات ہونگے اس میں پس ان کے اسباب منقطع ہو جائیں گے پس اس میں مردوں کو قتل کیا جائے گا اور عورتوں کو قید کیا جائے گا اور ہلاکت ہے اہل اورل کے لیے صابون کے ساتھ کافور میں سے جو کہ لعنتی ہے وہ ان کے آدمیوں کو ذبح کرے گا اور عورتوں کو زندہ رہنے دیا جائے گا اور اس میں تیرہ جنگیں ہونگی پہلی جنگ دو قلعوں میں ہو گی دوسری صلیب میں تیسری جنیب میں اور چوتھی نوب میں اور پانچویں اہل عراد و گراد میں چھٹی خارقان اور کلیسا کے گھونسلوں میں ساتویں دو پہاڑوں کے درمیان آٹھویں بئر حنین میں نویں ٹیلے کے دائیں جانب دسویں پہاڑ کی چوٹی پر گیارہوی نبق کے درختوں کے دائیں جانب بارہویں سبار میں اور آخری میدان میں سنو خرابی و تباہی ہے کنیس اور ذکورن کے لیے جو ان میں ذلت اور رسوائی اترے گی بھوک اور مہنگائی سے اور خرابی ہے خراسان کے لیے اور جو وہاں ذلت ورسوائی اترے گی جس کی طاقت نہ ہو گی اور خرابی ہے ری کے لیے اور جو اس میں اترے گا قتل

عظیم اور عورتوں کو قید کرنا اور بچوں کو ذبح کرنا اور مردوں کا گم کرنا اور ہائے ہلاکت ہو افرنگ (انگریز) کے شہروں کے لیے جو تباہی ان کے لیے ہے اور ہلاکت ہے ہند کے شہروں کے لیے جو ان میں قتل، ذبح اور تباہی اترے گی اس زمانے میں پس ہلاکت ہے جزیزہ قیس ایک خوفناک آدمی سے جو وہاں آئے گا اور اس کے ساتھی بھی پس وہ اس میں سب کو قتل کر دے گا اور اس کے باشندوں کا خون بہائے گا اور مجھے اس کے پانچ بڑے بڑے معرکے معلوم ہیں پس سب سے پہلا مقابلہ اس کا اس کے سمندر کے ساحل پر خشکی کے قریب ہو گا اور دوسرا کوشا کے سامنے ہو گا اور تیسرا اس کے مغربی کنارے پر ہو گا اور چوتھا زولتین کے درمیان ہو گا اور پانچواں اس کی خشکی کے سامنے ہو گا سنو ہلاکت ہے بحرین والوں کے لیے ان معرکوں میں سے جو ان پر یکے بعد دیگرے آئیں گے ہر جانب اور ہر جگہ سے پس اس کے بڑوں کو پکڑا جائے گا اور چھوٹوں کو قید کیا جائے گا اور مجھے اس کے سات بڑے بڑے معرکے معلوم ہیں پس پہلا واقعہ اس میں اس جزیرے میں ہو گا جو اس سے الگ ہے اس کے شمالی کنارے سے جس نام سہاملیج ہے اور دوسرا معرکہ قاطع میں اور نہر کے درمیان ہو گا جو عین البلد اور اس کے شمالی مغربی کونے کے درمیان ہے اور ابلہ اور مسجد کے درمیان واقع ہے اور جبل عالی اور دو ٹیلوں کے درمیان جو جبل الحبوۃ کے نام سے مشہور ہیں پھر وہ جاوہ کے درمیان اور نبق کے درختوں کے درمیان جو بدیرات یاسدیرات سے مشہور ہیں متوجہ ہو گا جو کہ سطر الماجی کے کنارے ہے پھر وہ حورتین کی طرف متوجہ ہو گا یہ اس کی ساتویں اور سب سے بڑی جنگ ہو گی اور اس کی علامت یہ ہو گی کہ اس میں عرب کے بڑوں میں سے ایک آدمی اپنے گھر میں قتل ہو گا جو ساحل دریا کے قریب ہو گا پس اس کے حاکم کے حکم سے اس کا سر کاٹا جائے گا پس عرب اس پر غارت گری کریں گے اور مردوں کو ماریں گے اور مال لوٹیں گے پھر اس کے بعد عجم عرب کے اوپر نکل آئیں گے اور وہ ان کے پیچھے جائیں گے بلاد الخط تک۔ سنو خرابی ہے اہل خط کے لیے بھی مختلف جنگوں میں جو کہ آگے پیچھے ہو نگی پس اس میں سے پہلی جنگ بابطحاء کے مقام پر ہو گی اور ایک جنگ دیورہ میں اور ایک جنگ صفصف میں اور ایک

جنگ ساحل پر اور ایک جنگ دارین میں اور ایک جنگ قصابوں کے بازار میں ایک جنگ گلیوں میں اور ایک جنگ زراقہ کے درمیان اور ایک جنگ جراء میں اور ایک جنگ مدارس میں اور ایک جنگ تاروت میں ہو گی۔ سنو خرابی ہے ہجر کے لیے اور جو اس میں اترے جو متصل ہے اس کی بیرونی دیوار کے کرخ کے کنارے سے اور یہ ایک بہت بڑی جنگ ہو گی عطر میں اس ٹیلے کے نیچے جو کہ الحسینی سے مشہور ہے پھر فرحہ میں پھر قزوین میں پھر اراکہ میں پھر ام حتور میں۔ سنو ہلاکت ہے نجد کے لیے اور جو اس میں قحط اور مہنگائی آئے گی اور مجھے اس کے بڑے واقعات معلوم ہیں جو مسلمانوں میں ہونگے۔ سنو ہلاکت ہے بصرہ کے لیے جو اس میں طاعون اور فتنے اتریں گے بعض بعض کے آگے پیچھے ہونگے اور بے شک میں بڑے واقعات کو جانتا ہوں جو واسط میں ہونگے اور جو مختلف جنگیں شط اور مجینہ کے درمیان ہونگی اور وہ واقعات جو کہ عونیات کے درمیان ہونگے۔ سنو ہلاکت ہے بغداد کی رے سے موت و قتل وخوف میں سے جو سب اہل عراق پر آئے گا جبکہ ان میں آپس میں تلوار اترے گی اور بہت قتل وغارت ہو گی اس کی علامت یہ ہو گی کہ سلطان روم کمزور ہو جائے گا اور عرب مسلط ہو جائیں گے اور لوگ فتنوں کی طرف ایسے چلیں گے جیسے چیونٹی چلتی ہے تو اس وقت عجمی نکلیں گے عربوں کے اوپر اور بصرہ پر قبضہ کر لیں گے۔ سنو ہلاکت ہے قسطنطین یعنی فلسطین کے لیے اور جو بھی اس میں فتنے اتریں گے اس زمانے میں اور تمام مغربی و مشرقی و جنوبی شہروں میں اس زمانے میں جو فتنے آئیں گے۔ سنو اور بے شک لوگ سوار ہونگے بعض بعض پر اور ان پر چڑھ دوڑیں گے ہمیشہ کی جنگیں اور یہ وہ ہو گا جو پہلے ان کے ہاتھوں نے کیا ہو گا اور تیرا رب بندوں پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔ پھر آپؑ نے فرمایا تم لوگ عباس کی اولاد کے الگ ہونے پر خوش نہ ہو وہ بھی ظلم و جبر میں بنوامیہ سے کم نہ ہونگے سنو بے شک میں اس وقت سے اُس زمانے تک کے تمام بادشاہوں کو جانتا ہوں راوی کہتا ہے کہ کہ آپؑ کی طرف ایک آدمی کھڑا ہوا جس کا نام قعقاع تھا اور سادات عرب کی ایک جماعت کھڑی ہوئی اور انہوں نے آپؑ سے کہا یا امیر المومنینؑ ان کے نام ہمارے لیے بیان فرمائیں تو آپؑ نے فرمایا ان میں

سے پہلا شاخ ہے وہ ایک بوڑھا شخص ہے اور سہم لمعار داور مشیر العجاح اور الصفور اور الفجور اور المقتولیین السطور اور صاحب الجیش العظیم جو جنگ میں مشہور ہے اور جو درندوں کے پیٹ سے اٹھائے جائیں گے اور جو عورتوں کے ساتھ مارے جائیں گے جو بلاد روم کی طرف بھاگیں گے اور سیاہ فتنے والے اور بازار میں اپنے سر کے بل الٹے ہونے والے اور ملاحق امانتدار اور شیخ مکتوف جو کہ نینویٰ میں شکست کھائے گا اور اس کی واپسی پر ایک آدمی اولاد عباس سے مقتول ہو گا اور ایک مالک الرق مصر میں اور ماہی الاسم اور سباع الفقان اور دناح الالمح (ان کے القاب ہیں) اور دوسرا بہت بوڑھا گنجے سر والا ہو گا جھاڑنے والا اور کانپنے والا، شہوت پر ناز کرنے والا، گندھی ہوئی زبان والا، لمبی عمر والا، دودھ پینے والا، محل بنانے والا، امور کو بوسیدہ کرنے والا، بوڑھا فتنے باز ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل ہونے والا اور کفر کرنے والا مسلمانوں کے مالکوں کا مالک کمزور آنکھوں والا اور سنو بے شک اس کے بعد مصائب اتریں گے اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ فتنے ہر جگہ سے ایسے آئیں گے جیسے اندھیری رات پھر آپؑ نے فرمایا اے لوگوں کی جماعت میرے اس قول میں شک نہ کرنا کیونکہ میں نے صرف دعویٰ نہیں کیا اور نہ کوئی جھوٹی بات کی ہے اور نہ ہی تمہیں خبر دے رہا ہوں مگر اس کی جو مجھے رسول اللہؐ نے بتایا اور بے شک انہوں نے میرے پاس ہزار مسئلہ امانت رکھا ہر مسئلہ میں سے ہزار باب علم کا نکلتا ہے اور ہر باب میں سے ایک لاکھ باب نکلتا ہے اور میں نے یہ شمار تمہارے لیے اس لیے کر دیا ہے کہ تم اس کے اوقات پہچانو اس وقت جب تم فتنوں میں گھر جاؤ گے پس کس قدر کثیر ہیں تمہارے فتنے اور کتنا غلیظ ہے تمہارا زمانہ اور تمہارے حکام کی خیانت اور تمہارے قاضیوں کا ظلم اور تمہارے تاجروں کی خیانت اور تمہارے بادشاہوں کا بخل اور تمہارے رازوں کا کھل جانا اور کس قدر کمزور ہوتے رہیں گے تمہارے جسم اور لمبی ہوتی رہیں گی تمہاری امیدیں اور تمہاری کثرت شکایت اور افسوس تمہاری معرفت کی کمی کا اور تمہارے فقیر کے ذلیل ہونے گا اور تمہارے مالداروں کے متکبر ہونے کا اور تمہاری حفاظت کے کم ہونے گا بے شک ہم سب اللہ کے لیے ہیں اور بے شک اسی کی طرف لوٹ

کر جانے والے ہیں اور جو اس زمانے والے لوگ ہیں ان میں مصائب اتریں گے اور وہ حادثات سے نصیحت نہ پکڑیں گے اور بے شک شیطان ان کے بدنوں میں رچ چکا ہوا اور وہ ان کے خون میں گھس چکا ہو گا اور ان کے لیے بہتان کا وسوسہ ڈالتا ہے حتیٰ کہ فتنے شہر بہ شہر پھیل جائیں گے اس وقت مومن مسکین ہم سے محبت کرنے والا کہے گا کہ میں کمزوروں میں سے ہوں اور بہترین آدمی اس زمانے میں وہ ہو گا جو اپنے آپ کو لازم پکڑے گا اور اپنے گھر میں چھپا رہے گا اور لوگوں سے دور رہے گا اور وہ شخص جو کہ بیت المقدس کے قریب رہے گا آثار انبیاء کا بدلہ لینے کے لیے۔اے لوگو! ظالم اور مظلوم برابر نہیں ہو سکتا اور نہ ہی جاہل اور عالم برابر ہو سکتے ہیں اور نہ ہی حق اور باطل اور نہ ہی انصاف اور ظلم برابر ہو سکتے ہیں سنو کہ بے شک اللہ کے احکام روشن ہیں مجہول نہیں ہیں اور نہیں ہوتا کوئی نبی مگر اس کے اہل بیت ہوتے ہیں اور سب سے زیادہ دشمنی و بغض نبی کے اہل بیت سے کیا جاتا ہے اور سب سے زیادہ دشمنی و بغض ہم محمدؐ کے اہل بیتؑ سے کیا گیا اور کیا جائے گا لوگ ہمارے نور کو بجھانا چاہتے ہیں مگر وہ ایسا کبھی نہیں کر پائیں گے اے لوگو سنو! اگر ہمارے دشمن تمہیں ہم سے برات کی طرف بلائیں تو ہم سے برات نہ کرو اور اپنی گردنیں تلوار کے لیے بچھا دو اور اپنے یقین کی حفاظت کرو کیونکہ جو بھی ہم سے برات کرے گا تو اللہ اور اس کا رسولؐ اس سے برات کریں گے اور سنت بے شک ہمارے صاحب حق کے لیے نہ گالی ہے اور نہ برا بھلا اور نہ لعن ہے پھر آپؑ نے فرمایا ہائے ظلم و ستم ہے اس امت کے مسکینوں کے لیے اور وہ ہمارے شیعہ ہیں اور ہم سے محبت کرنے والے ہیں حالانکہ وہ لوگوں کے نزدیک کافر ہیں اور اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ برگزیدہ ہیں لوگوں کے لیے جھوٹے ہیں اور اللہ کے نزدیک سب سے سچے ہیں اور لوگوں کے نزدیک ظالم ہیں اور اللہ کے نزدیک مظلوم ہیں لوگوں کے نزدیک زیادتی کرنے والے ہیں اور اللہ کے نزدیک عدل کرنے والے ہیں لوگوں کے نزدیک فساد کرنے والے ہیں اور اللہ کے نزدیک حق پھیلانے والے ہیں اللہ کی قسم ہمارے شیعہ ایمان سے کامیاب ہیں اور بے شک منافق ہی خسارے میں ہیں۔اے لوگوں کی جماعت! بے شک تمہارا کارساز اللہ اور

اس کا رسولؐ ہیں اور ایمان والے ہیں جو کہ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور زکواۃ دیتے ہیں اور اس حالت میں کہ وہ رکوع میں ہوتے ہیں۔اے لوگوں کی جماعت ! گویا میں ایک جماعت کے ساتھ ہوں جو ان میں سے ہیں جو کہتے ہیں کہ بے شک علی ابن ابی طالبؑ غیب جانتا ہے اور وہ رب ہے جو زندہ کرتا ہے مردوں کو اور زندوں کو موت دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے انہوں نے رب کعبہ کی قسم جھوٹ بولا ہے۔اے لوگوں ہمارے بارے میں جو دل چاہے وہ کہو مگر ہم سے ربوبیت کو الگ رکھو۔اے لوگوں سنو ! بے شک تم آپس میں اختلاف کروگے اور متفرق ہو جاؤ گے اور سنو بے شک پہلے سالوں میں جب ۱۶۳ سال پورے ہونگے تم فتنوں کی امید رکھو بے شک وہ تم پر اتریں گے اور پھر ان کے سیاہ حالات ہونگے فتنے پیدا ہونگے اور جنگیں ہونگی آپس میں لڑائیاں ہونگی اور بچے ساقط ہونگے اولاد اپنی ماؤں کے شکموں سے گرے گی اور تباہی ہوگی اس میں کچھ لوگ قحط سے اور مشقت سے تباہ ہونگے اور فتنے رونما ہونگے زمین والوں کو فتنوں میں ڈالا جائے گا اور کھینچنے والی ہوگی اس کے باشندوں کو ظلم کی طرف اور ڈھانپنے والے ہونگے کہ ان میں ظلم کو ڈھانپ دیا جائے گا اور نفی کیے ہوئے لوگ ہونگے کہ ان سے ایمان کی نفی ہوگی اور حملہ ہوگا کہ حملہ آور ہونگے ان پر کئی جھتے ہر طرف سے اور ایک سفید داغ والا خراسان سے نکلے گا پھر اس کے بعد عرب نکلیں گے پھر سیاہ جھنڈے والے بصرہ پر نکلیں گے پس ان کا قصد کریں گے نوجوان شام تک پھر مشقت ہوگی کہ سرکشی کریں گے گھوڑے اپنی لگاموں سے بصرہ کے علاقوں میں ایک جماعت فتنہ میں ڈالنے والی ہوگی جو اہل عراق کو فتنہ میں ڈالے گی اور ایک جماعت اترانے والی ہوگی جو لوگوں کو خوش کرے گی یمن کی طرف اور ایک جماعت خاموش کرنے والی ہوگی جو کہ فتنوں کو شام میں خاموش کرادے گی اور بہت سارے فتنے فارس کے پڑوس میں آئیں گے اور فتنے ارض خط میں بھڑکیں گے اور شام پر مختلف جماعتیں یلغار کریں گی اور فتنے ظاہر ہونگے ارض روم میں بیوہ ہونگی عورتیں عراق کی اور ذبح ہونگے لوگ شام میں اور اڑے گا فتنہ بصرہ میں پھر فتنے یمن کی زمین کی طرف آئیں گے اور حجاز کی طرف آئیں گے اور چیخنے والے اہل عراق کی طرف آواز نکالیں

گے پس تم ان پر اعتبار نہ کرنا ارض جزیرہ اور کردوں کے علاقوں میں قتل عام ہو گا اور مسلمانوں پر ایک ایسی آفت ٹوٹ پڑے گی جو مار ڈالے گی مسلمانوں کو ان کے کرب و غم سے اور حسرتوں سے اور اترے گا قحط ارض خط میں اور ہجر میں اور ہر طرف حتیٰ کہ سائل گھومے گا اور سوال کرے گا مگر اسے کوئی کچھ نہ دے گا اور کوئی اس پر رحم نہ کرے گا ایک جماعت مجھے رب قرار دے گی حالانکہ میں بری ہوں اس سے جو کچھ وہ میرے متعلق کہتے ہیں اس پر آشوب دور میں جب یہ زمین ظلم و ستم سے بھر جائے گی اس وقت ایک آواز سنائی دے گی جو پورے کرہ ارض پر گونجے گی اور ہر انسان اس آواز کو سنے گا آواز دینے والا آواز دے گا ایہاالناس یہ قائم آل محمدؑ ہے جو علی ابن ابی طالبؑ کی آل سے ہے پس یہ آواز جبرائیلؑ کی ہو گی اور ابلیس ملعون بھی آواز دے گا کہ سنو بے شک بادشاہی آل ابی سفیان میں ہے تو اس وقت سفیانی نکلے گا اور اس کی اتباع ایک لاکھ آدمی کریں گے پھر وہ ارض عراق میں اترے گا پس وہ جلولاء اور خانقین کے درمیان انقطاع کر دے گا پس قتل کیے جائیں گے اس میں سست لوگ وہ ایسے ذبح ہونگے جیسے کہ مینڈھا ذبح کیا جاتا ہے پھر شعیب بن صالح قصب اور آجام کے درمیان نکلے گا وہ ہمیشہ سے ایک آنکھ والا (کانا) ہو گا پس تعجب ہے مکمل تعجب درمیان جمادی و رجب کے ان مصائب سے جو ارض جزائر پر اتریں گے پھر راس العین میں ایک آدمی زرد رنگ ظاہر ہو گا پل کے اوپر پس وہ اس پر ستر ہزار اترنے والوں کو اور فتنہ عراق کی طرف لوٹ جائے گا اور فتنہ شہر زور ظاہر ہو گا اور یہ ہی فتنہ بہت بڑا اور سیاہ ہو گا اور خوب کوٹنے والا ہو گا جس کا نام ملمح ہو گا۔

روای کہتا ہے کہ ایک جماعت کھڑی ہوئی اور کہا یاامیر المومنینؑ ہمارے لیے بیان کریں کہاں سے یہ زرد رنگ والا نکلے گا اور ہمیں اس کی صفت بیان فرمائیں آپؑ نے فرمایا وہ لمبی پشت والا ہو گا اور چھوٹی پنڈلیوں والا، جلد غصہ میں آنے والا ہو گا وہ بائیس (۲۲) جنگیں لڑے گا اور وہ ایک جاذب نظر کر دی بوڑھا ہو گا لمبی عمر والا کہ روم کے بادشاہ اس کے مطیع ہو جائیں گے اور وہ اپنے رخسار اس کے لیے زمین پر رکھ دیں گے جسے وہ روندھے گا اور اس

کے خروج کی علامت یہ ہو گی کہ وہ روم شہر کی عمارت تین سرحدوں سے اس کے ہاتھوں نئی بنائی جائے گی پھر اس وادی کو تباہ کرے گا ایک بوڑھا صاحب السراق جو کہ سرحدوں پر غالب ہو جائے گا پھر وہ مسلمانوں کی گردنوں کا مالک بن جائے گا اور مل جائیں گے اس کی طرف زوراء کے لوگ اور ایک واقعہ بابل میں وقع پذیر ہو گا جس میں بہت سی مخلوق ہلاک ہو گی اور زمین میں دھنسانا بہت ہو گا اور زوراء مقام پر فتنہ رونما ہو گا اور آواز نکالنے والے چیخیں گے کہ فرات کنارے اپنے بھائیوں سے ملو تو اہل زوراء چیونٹی کے رینگنے کی طرح نکلیں گے تو ان کے درمیان پچاس ہزار آدمی قتل ہونگے اور ان پر شکست واقع ہو گی پس وہ پہاڑوں پر جاملیں گے اور ان کے باقیوں میں سے بھی پچاس ہزار قتل ہوں گے اور پھر ان کو شکست ہو گی پس وہ پھر پہاڑوں پر جاملیں گے اور باقی زوراء کی طرف فرار ہو جائیں گے پھر دوسری مرتبہ زوردار چیخ سنائی دے گی وہ پھر نکلیں گے اور پھر ان کا قتل عام ہو گا تو یہ خبر الجزائر علاقے تک پہنچے گی پس وہ کہیں گے کہ اپنے بھائیوں سے ملو تو ان میں سے ایک زرد رنگ آدمی نکلے گا اور وہ لشکر کے ساتھ ارض خط تک چلے گا اور اس کے ساتھ اہل حجر اور اہل نجد مل جائیں گے پھر وہ بصرہ میں داخل ہونگے تو ان سے اس کے لوگ بھی منسلک ہو جائیں گے اور وہ مسلسل ایک شہر سے دوسرے شہر میں داخل ہوتا جائے گا حتیٰ کہ وہ حلب شہر میں داخل ہو گا اور وہاں ایک بڑا واقعہ ہو گا تو وہ اس میں ایک سو دن رہیں گے پھر وہ زرد رنگ آدمی جزیرہ میں داخل ہو گا اور وہ شام کا مطالبہ کرے گا پس اسے ایک عظیم واقعہ پیش آئے گا پچیس دن تک اور اس کے درمیان بہت سی مخلوق قتل ہو گی اور عراق کا لشکر الجبل علاقے کی طرف چڑھائی کرے گا اور وہ کوفہ کی طرف اترے گا اور اس میں ٹھہر جائے گا تو شام سے ایک خبر آئے گی کہ بے شک حاجیوں پر ڈاکہ پڑا ہے تو اس وقت حاجی رک جائیں گے اور شام سے کوئی حج کرنے نہیں آئے گا اور نہ ہی عراق سے اور حج صرف مصر سے ہو گا پھر وہ بھی منقطع ہو جائے گا اس کے بعد روم سے ایک چیخ مارنے والا چیخ مارے گا کہ زرد رنگ والا آدمی قتل ہو گیا ہے پس لشکر کی طرف روم سے ہزار بادشاہ نکلے گا اور ہر بادشاہ کے تحت تلوار سے مسلح ایک ہزار جنگجو ہو گا اور وہ

ارض اردجون کے قریب اتریں گے جو مدینہ العوداء کے متصل ہے پھر مدینہ کے لشکر کو ایک مشہور و معروف مہلک چیز ام الشمعور پہنچے گی جس پر سام بن نوح اترے تھے تو وہاں اس کے دروازے پر جنگ ہو گی رومی لشکر وہاں سے نہ چلے گا حتیٰ کہ ان پر ایک آدمی اترے گا ایسے طریقے سے کہ نہیں معلوم نہ ہو سکے گا اور اس کے ساتھ ایک لشکر ہو گا پس وہ قتال کرے گا شدید قتال اور فتنہ زوراء کی طرف واپس لوٹ جائے گا پس بعض بعض کو قتل کریں گے پھر وہ فتنہ ختم ہو جائے گا پس سوائے دو خلیفوں کے کوئی باقی نہ بچے گا وہ دونوں ایک ہی دن میں ہلاک ہو جائیں گے ایک تو مغربی جانب میں قتل ہو گا اور دوسرا مشرقی جانب میں قتل ہو گا اور یہ اس وقت میں ہو گا جب طبقہ سابعہ کے لوگ سنیں گے اس میں دھنسنا بھی زیادہ ہو گا اور سورج گرہن بھی واضح ہو گا پس وہ جو گناہ کرتے ہونگے یہ چیز ان کو اس سے باز نہ رکھے گی۔

روای کہتا ہے کہ ابن یقطین اور اس کے ساتھیوں کی ایک جماعت آپؑ کی طرف کھڑئی ہوئی اور کہا یاامیر المومنینؑ آپؑ نے السفیانی الشامی کا ذکر فرمایا ہے ہم چاہتے ہیں کہ آپ اس کا معاملہ بیان کر دیں آپؑ نے فرمایا میں نے ہونے والے سال کے آخر میں جو ہو گا وہ تمہارے لیے بیان کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ وضاحت فرما دیں بے شک ہمارے دل ڈر گئے ہیں آپؑ مزید وضاحت فرما دیں تا کہ ہم اور زیادہ بصیرت حاصل کر سکیں تو آپؑ نے فرمایا اس کے خروج کی علامت یہ ہے کہ تین جھنڈے الگ الگ ہونگے ایک جھنڈا عرب سے پس خرابی ہو مصر والوں کے لیے اور جو اس میں رہتے ہیں اور ایک جھنڈا بحرین سے جزیرہ اول سے فارس کے علاقے سے اور ایک جھنڈا شام سے بلند ہو گا ان میں فتنہ ایک سال رہے گا پھر ایک آدمی اولاد عباس سے نکلے گا تو اہل عراق کہیں گے تمہارے پاس ایسے لوگ آئے ہیں جو ننگے پاؤں اور متفرق خواہشات والے ہیں تو اہل شام اور اہل فلسطین پریشان ہو جائیں گے اور وہ شام اور مصر کے رؤساء کی طرف پلٹیں گے اور کہیں گے کہ بادشاہ کے بیٹے کو بلاؤ پس وہ اسے بلائیں گے پھر اس کے موافق ہونگے غوطہ دمشق میں ایک جگہ جسے صرتا کہا جاتا ہے پس جب وہ اپنے ماموؤں کو جو کہ نبی کلاب اور بنی

دھانہ کے ہونگے نکالے گا اور اس کے ساتھ خشک وادی میں بے شمار لوگ ہونگے جو اسے کہیں گے اے آدمی تیرے لیے حلال نہیں کہ تو اسلام کو ضائع کرے کیا تو نہیں دیکھتا لوگوں کو کہ ان میں فتنے اور خوف کو پس تو اللہ سے ڈر اور اپنے دین میں مدد کے لیے نکل وہ کہے گا میں تمہارا ساتھی نہیں ہوں تو وہ اسے کہیں گے کیا تو قریش میں سے نہیں اور بادشاہ القائم کے اہل بیت سے نہیں؟ کیا تو نبی کی اہل بیت کے لیے دردمند نہیں جو ظلم اور کمزوری میں گھر گئے ہیں طویل عرصے سے بے شک تو نہیں نکلا مال اور عمدہ زندگی کی رغبت کے لیے بلکہ تو اپنے دین کی حفاظت کرنے والا ہے پس مسلسل لوگ آتے رہیں گے اور وہ پہلا منبر ہو گا جس پر وہ چڑھے گا پھر وہ خطبہ دے گا اور ان کو جہاد کا امر کرے گا اور ان سے بیعت لے گا کہ وہ اس کے امر کی مخالفت نہ کریں گے انہیں وہ پسند ہو یا نا پسند پھر وہ غوطہ دمشق کی طرف نکلے گا لیکن اس میں داخل نہ ہو گا حتیٰ کہ لوگ اس پر جمع ہو جائیں گے اور آملیں گے تیزی دیکھانے والے لوگ پس جب وہ پچاس ہزار جنگجو پالے گا تو اپنے ماموؤں بنی کلاب کو بہنے والے سیلاب کی طرح روانہ کرے گا پس لوگ اس سے انکار کریں گے ان کا ارادہ ہو گا کہ بادشاہ ابن عباس کے لوگوں سے لڑیں پس اس وقت سفیانی نکلے گا شام والوں کی جماعتوں میں پس تین جھنڈے الگ الگ ہونگے ایک جھنڈا ترک و عجم کا ہو گا اور وہ سیاہ ہو گا ایک جھنڈا دوبریوں کا ابن عباس کے لیے ہو گا شروع سے زرد ہو گا اور ایک جھنڈا سفیانی کا درمیان سے نیلا ہو گا شدید جنگ ہو گی پس ان میں ساٹھ ہزار قتل ہونگے پھر سفیانی ان پر غالب آجائے گا اور پھر ان میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کرے گا اور ان کے مال واسباب کا مالک بن جائے گا اور اس کے ظلم کا بھیانک دور شروع ہو جائے گا حتیٰ کہ کہا جائے گا اللہ کی قسم نہیں کہا جا سکتا اس پر مگر جھوٹ اور اللہ کی قسم وہ جھوٹے ہونگے وہ چلے گا تو اسکی پہلی چال حمص کی طرف ہو گی اور اس کے باشندے بدترین حالت میں ہونگے پھر وہ فرات عبور کرے گا باب مصر سے اور اللہ تعالیٰ اس کے دل سے رحمت نکال دے گا اور وہ ایک مقام تک چلے گا جسے قریہ سبا کہا جاتا ہے تو اس کی وہاں ایک بڑی جنگ ہو گی اور کوئی بھی شہر ایسا نہ رہے گا مگر وہاں اس کی خبر پہنچے گی پس اس سے

ان میں خوف اور گھبراہٹ داخل ہو جائے گی اور وہ مسلسل ایک شہر سے دوسرے میں داخل ہوتا جائے گا اور ان کے باشندہ سے جنگ کرے گا پس سب سے بڑی لڑائی تو حمص میں ہو گی پھر رقہ میں پھر بستی داریہ میں اور یہ بڑی جنگ ہو گی جو وہ حمص میں لڑے گا پھر وہ دمشق لوٹ آئے گا اور پوری مخلوق اس کی مطیع ہو گی پس وہ ایک لشکر مدینہ کی طرف تیار کرے گا اور ایک لشکر مشرق کی طرف پس وہ زوراء مقام میں ستر ہزار افراد کو قتل کرے گا اور تین سو حاملہ عورتوں کے پیٹ پھاڑے گا اور ایک لشکر تمہارے کوفہ کی طرف نکلے گا پس کس قدر اس دن رونے والے اور رونے والیاں ہونگی پس وہاں بہت ساری مخلوق قتل ہو گی پس مدینہ کا لشکر جب بیداء کے مقام کے درمیان پہنچے گا تو جبرائیلؑ کی ایک زوردار چیخ سنائی دے گی تو ان میں سے ایک بھی نہ رہے گا مگر اللہ اسے زمین میں دھنسا دے گا اور اس لشکر کے پیچھے دو آدمی ہونگے ایک بشیر اور ایک نذیر ہو گا پس جو بلا ان پر نازل ہو گی دیکھیں گے پس نہ دیکھیں گے وہ مگر سر ہی سر جو زمین سے نکل رہے ہونگے پس وہ کہیں گے کہ لشکر کو کیا ہوا تو جبرائیلؑ چیخ مار کر آواز دے گا تو اللہ ان کے چہرے دوسری طرف پھیر دے گا پس ایک تو مدینہ کی طرف چل پڑے گا اور وہ بشیر ہو گا پس وہ ان کو خوشخبری دے گا کہ اللہ نے ان کو کس طرح سے سلامت رکھا اور دوسرا نذیر ہو گا وہ سفیانی کی طرف لوٹ جائے اور اسے خبر دے گا جو لشکر کو مصیبت ملی وہ کہے گا کہ جہینہ کے پاس صحیح خبر ہے کیونکہ یہ دونوں جہینہ میں سے بشیر و نذیر ہونگے اور کچھ لوگ اولاد رسولؐ میں سے رومی شہروں کی طرف ہجرت کر جائیں گے تو سفیانی روم کے بادشاہ سے ان کی حوالگی کا مطالبہ کرے گا روم کا بادشاہ سادات کو سفیانی کے حوالے کر دے گا تو وہ ان کو جامع مسجد دمشق کی مشرقی سیڑھی پر ذبح کر دے گا اور ان کے سر قلم کر دے گا لیکن کوئی اس پر اعتراض نہ کرے گا اور سنو بے شک اس کی علامت شہروں کی فصیلوں کو نیا بنانا ہے تو عرض کیا گیا یا امیر المومنینؑ آپؑ ذکر کریں ہمارے لیے ان فصیلوں کا تو آپؑ نے فرمایا شام کی فصیلیں نئی بنائی جائیں گی اور عجوز اور حران پھر بھی بیرونی دیوار بنائی جائے گی اور بیضاء پر ایک دیوار اور فصیل اور کوفہ پر دو دیواریں بنائی جائیں گی اور شوستر پر ایک

دیوار اور آرمینیہ پر ایک ایک دیوار اور موصل پر ایک دیوار اور ہمدان پر ایک دیوار اور رقہ پر ایک دیوار اور دیار یونس پر ایک دیوار حمص پر ایک دیوار اور مطردین پر ایک دیوار اور رقطاء پر ایک دیوار اور رھبہ پر ایک دیوار اور دیر ہند پر ایک دیوار اور قلعہ پر ایک دیوار بنائی جائے گی اے لوگو سنو! بے شک جب سفیانی ظاہر ہو گا تو اس کی بڑی لڑائیاں اور جنگیں ہونگی سب سے پہلی جنگ حمص میں پھر حلب میں پھر رقہ میں جو سباء کی کھیتی ہے پھر راس العین میں پھر نصیبین میں پھر جو لڑائی موصل میں ہو گی وہ بہت بڑی ہو گی پھر موصل میں زوراء کے لوگ جمع ہو جائیں گے اور دیار یونس سے لحمہ میں اور پھر بہت بڑی جنگ ہو گی جس میں ستر ہزار لوگ قتل ہونگے اور موصل پر شدید لڑائی ہو گی اس میں ساٹھ ہزار لوگ قتل ہونگے اور بے شک وہاں قارون کے خزانے چھپے ہوئے ہیں اس وقت بڑے بڑے واقعات پیش آئیں گے زمین میں دھنسائے جانا، پتھروں کا پھینکا جانا، شکلوں کا تبدیل ہو جانا اور لوگ زمین میں جانے میں اس میخ سے بھی زیادہ تیز ہونگے جو کہ کانپتی ہوئی زمین میں لگائی جاتی ہے اور آپؑ نے فرمایا کہ سفیانی ہر اس مرد و عورت کو قتل کرتا جائے گا جس کا نام محمد، علی، حسن، حسین، فاطمہ، جعفر، موسیٰ، زینب، خدیجہ اور رقیہ ہو گا اپنے بغض اور دشمنی کی وجہ سے جو اس کی نسل سے آل محمدؐ کے خلاف چلی آرہی ہے پھر وہ تمام شہروں میں لوگوں کو بھیجے گا تو اس کے لیے بچے جمع کیے جائیں گے اور ان کے لیے کھولتے ہوئے تیل کو مزید جوش دیا جائے گا بچے اس سے کہیں گے کہ تو اگر ہمارے آباواجداد سے دشمنی رکھتا ہے تو ہمارا کیا قصور ہے تو وہ ہر اس بچے کو جس کا نام علی ہو گا اور اسے کھولتے ہوئے تیل میں پھینکے گا پھر وہ تمہارے کوفہ کی طرف چلے گا اور اس میں وہ ایسے گھومے گا جیسے چکر لگانے والی گھومتی ہے اور وہاں کے مردوں کے ساتھ بھی وہی ظلم کرے گا جو اس نے بچوں کے ساتھ کیا تھا اور شہر کوفہ کے دروازے پر ہر اس شخص کو سولی دی جائے گی جس کا نام حسن اور حسین ہو گا پھر وہ مدینہ کی طرف چلے گا پس وہ اسے تین دن میں لوٹے گا اور بہت لوگوں کو قتل کرے گا اور اس کی مسجد میں ہر اس شخص کو سولی پر چڑھائے گا جس کا نام حسن اور حسین ہو گا تو اس وقت ان کے خون میں جوش آئے گا جس طرح

یحییٰ بن زکریاؑ کا خون جوش میں آیا تھا جب وہ اس امر کو دیکھے گا تو اسے اپنی ہلاکت کا یقین ہو جائے گا پس وہ پشت پھیر کر بھاگے گا اور ہو شکست کھا کر شام کی طرف لوٹ جائے گا اور اپنے راستے میں کسی کو نہ دیکھے گا جو اس کا مخالف ہو جب وہ اپنے شہر میں داخل ہو گا تو وہ شراب پینے اور گناہوں میں مشغول ہو جائے گا اور اپنے ساتھیوں کو بھی اس کا امر کرے گا پھر سفیانی نکلے گا اور اس کے ہاتھ میں نیزہ ہو گا اور وہ ایک عورت کو مجبور کرے گا اور اسے اپنے ایک ساتھی کے پاس بھیجے گا اور اسے کہے گا کہ اس سے راستے کے درمیان بدکاری کر پس جب وہ انکار کرے گی تو پھر سفیانی اس کے پیٹ کو پھاڑے گا تو اس کا نامکمل بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے گر پڑے گا تو کوئی بھی اسے اس ظلم پر برا نہ جانے گا۔

پس اس وقت فرشتے حرکت میں آئیں گے آسمانوں میں اور اللہ تعالیٰ میری اولاد میں سے قائم الحجہؑ کو ظہور کا اذن دے گا اور وہ قائم صاحب الزمانؑ ہے اس کے ظہور کی خبر پوری دنیا میں پھیل جائے گی تو اس وقت جبرائیلؑ بیت المقدس میں اترے گا اور وہ اہل دنیا کے درمیان منادی کرے گا کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل مٹنے ہی والا ہے پھر الصعداء سانس لے گی اور غم سے روئے گی اور کہے گی اے بیٹوں جب ترکوں کو جوش آئے تو انتظار کرو مہدیؑ کی ولایت کا جو قائم ہے اور انصاف کرے گا اور اس کے آنے سے ظلم کے بادشاہ ذلیل ہونگے اور ظلم کے نشان مٹ جائیں گے ظالموں کو مشرق و مغرب سے جمع کیا جائے گا ان کے مظالم کا چن چن کر حساب لیا جائے گا پھر قائمؑ کہے گا اے لوگو! میں حق ہوں جو تم میں سے حق کی طرف آئے گا اور حق سے عمل کرے گا اس کے لیے نجات ہے بے شک قائمؑ رسول اللہؐ کا ہمنام ہے فرمایا پھر جبرائیلؑ ندا دے گا اے اللہ کے بندوں! سنو جو میں کہتا ہوں بے شک یہ مہدیؑ ہے آل محمدؐ کا جو مکہ کی زمین سے ظاہر ہوا ہے پس اس کی اطاعت کرو راوی کہتا ہے کہ آپؑ کی طرف بڑے بڑے فاضل اور علماء اور معتبر آدمی کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے یا امیر المومنینؑ ہمارے لیے قائم آل محمدؐ کی صفات کو بیان فرمائیں کہ ہمارے دل اس کی طرف مشتاق ہو گئے ہیں تو آپؑ نے فرمایا وہ روشن

چہرے والا اور چمکتی ہوئی پیشانی والا اور علامت و نشانی والا ہو گا وہ عالم ہو گا بلا تعلیم اور پوری کائنات کی خبر رکھنے والا ہو گا اے لوگو سنو! بے شک دین میں حدود ہم سے قائم ہو چکی ہیں اور ہم سے اس کے عہد لیے گئے ہیں سنو بے شک مہدیؑ اس سے قصاص لے گا جو ہمارے حق کو نہ پہچانے گا اور وہ حق کی شہادت دینے والا اور اللہ کی تمام مخلوق پر اس کا خلیفہ ہو گا اور اس کا نام اسے نانا محمدؐ کے نام پر ہو گا وہ حسینؑ بن علیؑ کا بیٹا فاطمہؑ کی اولاد میں سے ہو گا پس ہم علم و عمل کی اصل ہیں ہم سے محبت کرنے والے ہی اللہ کے پسندیدہ ہیں انہی کے لیے نجات ہے اور ہمارے ولایت فصل خطاب ہے اور ہم حجتہ الحجاب ہیں سنو بے شک مہدیؑ لوگوں سے اخلاق اور شکل میں سب سے زیادہ خوبصورت ہو گا پھر جب وہ خروج کرے گا تو اس کے ساتھی اصحاب بدر کی تعداد کے برابر ہونگے اور اصحاب طالوت کی تعداد میں جو کہ تین سے تیرہ (۳۱۳) آدمی تھے وہ سب شیر کی طرح ہونگے جو اپنے جنگلوں سے نکلے ہوں جیسے کہ لوہے کے تختے اگر وہ مضبوط ٹھوس پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹانا چاہیں تو باآسانی ہٹادیں گے وہی اللہ کی کماحقہ توحید سے آشنا ہونگے ان کو مال و دولت سے کوئی رغبت نہ ہو گی اور اللہ کے خوف سے دن میں روزہ رکھنے والے اور راتوں کو قیام کرنے والے ہونگے گویا کہ ان کے تربیت ایک باپ اور ایک ماں نے کی ہے ان کے دل محبت اور خیر خواہی سے یکجا ہونگے اور

میں ان کے نام اور شہر جانتا ہوں پس آپؑ کی طرف ایک جماعت کھڑی ہوئی اور کہا کہ یاامیر المومنینؑ ہم آپؑ کو اللہ کی قسم دے کر اور آپؑ کے چچازاد بھائی رسول اللہؐ واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں کہ آپؑ ہمیں ان کے نام اور ان کے شہروں کے بارے میں بتائیں بے شک ہمارے دل آپؑ کی کلام سے پگھل گئے ہیں پس آپؑ نے فرمایا سنو میں بیان کرتا ہوں القائمؑ کے مددگاروں کے نام کہ ان میں سے پہلا بصرہ والوں سے اور آخری ابدال میں سے ہو گا جو اہل بصرہ سے ہونگے وہ دو آدمی ہیں ایک نام علی اور دوسرا محارب ہے اور دو آدمی قاشان سے عبداللہ اور عبیداللہ اور تین آدمی المہجہ سے محمد اور عمیر اور مالک اور ایک آدمی ہند سے عبدالرحمٰن اور دو آدمی حجر سے موسیٰ اور عباس

ایک آدمی کورہ سے ابراہیم اور ایک آدمی شیراز سے عبدالوہاب اور تین آدمی سعداوہ سے احمد، یحییٰ اور فلاح اور تین آدمی ذین سے محمد و حسن اور فہد اور دو آدمی حمیر سے مالک اور ناصر اور چار آدمی شیر ان سے اور وہ عبداللہ، صالح ، جعفر وابراہیم ہونگے اور ایک آدمی عقر سے احمد اور دو آدمی المنصوریہ سے عبدالرحمٰن اور ملاعب اور چار آدمی سیراف سے خالد، مالک، حوقل اور ابراہیم اور دو آدمی خولخ سے محرور اور نوح اور ایک آدمی مثقہ سے ہارون اور دو آدمی الصین سے مقداد اور ہود اور تین آدمی الھور الیقین سے عبدالسلام، فارس اور کلیب اور ایک آدمی الزناط سے جعفر اور چھ آدمی عمان سے محمد، صالح، داؤد، ہواشب، گوش، یونس اور ایک آدمی اکعارہ سے مالک اور دو آدمی صنعاء سے یحییٰ اور احمد اور ایک آدمی کرمان سے عبداللہ اور چار آدمی صنعا سے جبرائیل، حمزہ، یحییٰ اور سمیع اور دو آدمی عدن سے عون و موسیٰ اور ایک آدمی لونجہ سے کوثر اور دو آدمی ممد سے علی اور صالح اور تین آدمی طائف سے علی ، سبا اور ذکریا اور ایک آدمی ہجر کا عبدالقدوس اور دو آدمی خط کے عزیز ومبارک اور پانچ آدمی جزیرہ اوال سے اور یہ بحرین ہے عامر و جعفر و نصیر و بکیر اور دلیث اور ایک آدمی کیش سے فہد یعنی محمد اور ایک آدمی جد کا ابراہیم اور چار آدمی مکہ کے عمیر وابراہیم و محمد اور عبداللہ اور دس آدمی مدینہ کے اہل بیتؑ کے ناموں والے علی، حمزہ، جعفر، عباس ، طاہر، حسن، حسین، قاسم، ابراہیم اور محمد اور چار آدمی کوفہ کے محمد، غیاث، ہود اور عتاب اور ایک آدمی مرو سے حذیفہ اور دو آدمی نیشاپور سے علی اور مہاجر اور دو آدمی سمرقند سے علی اور مجاہد اور تین آدمی کازدون کے عمرو، معمر ، یونس اور دو آدمی اسوس سے شیبان اور عبدالوہاب اور دو آدمی دستر کے احمد و ہلال اور دو آدمی الصنیف سے علم و سہیل اور ایک آدمی طائف الیمن سے ہلال اور دو آدمی مرقون کے بشر و شعیب اور تین آدمی بروعہ سے یوسف ، داؤد، عبداللہ اور دو آدمی عسکر کے مکرم الطیب اور میمون اور ایک آدمی واسط کا عقیل اور تین آدمی زوراء کے عبدالمطلب، احمد اور عبداللہ اور دو آدمی سر من رائے سے مرائی اور عامر اور ایک آدمی السھم سے جعفر اور تین آدمی سیلان سے نوح، حسن اور جعفر اور شخص کرخ بغداد سے قاسم اور دو آدمی نوبہ سے واصل اور فاضل اور آٹھ آدمی

قزوین سے ہارون، عبداللہ، جعفر، صالح، عمیر، لیث، علی اور محمد اور ایک آدمی بلخ کا حسن اور ایک آدمی مداغہ سے حدقہ اور ایک آدمی قم کا یعقوب اور چوبیس (۲۴) آدمی طالقان سے اور یہ وہ یہ ہیں جن کا ذکر رسول اللہؐ نے کیا ہے اور فرمایا کہ میں طالقان سے خزانہ پاتا ہوں جو کہ سونے اور چاندی کا نہیں بلکہ وہ یہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے اس وادی میں ہمارے قائمؑ کے لیے محفوظ کرر کھا ہے اور ان کے نام صالح، جعفر، یحییٰ، ہود، قالح، داؤد، جمیل، فضیل، عیسیٰ، جابر، خالد، علوان، عبداللہ، ایوب، ملاعب، عمیر، عبدالعزیز، لقمان، سعد، قبصہ، مہاجر، عبدون، عبدالرحمٰن، علی اور دو آدمی سمار سے ابان اور علی اور دو آدمی سرخس سے ناجیہ اور حفص اور ایک آدمی انبار سے علوان اور ایک آدمی قادسیہ سے حصین اور ایک آدمی الاورق سے عبدالغفور اور چھ آدمی حبشہ سے ابراہیم، عیسیٰ، محمد، حمدان، احمد اور سالم اور دو آدمی موصل کے ہارون اور فہد اور ایک آدمی بلقا کا صادق اور دو آدمی نصیبین سے احمد اور علی اور ایک آدمی سنجار سے محمد اور دو آدمی خراسان سے ذکیہ اور مسنون اور دو آدمی آرمینیہ کے احمد و حسین اور ایک آدمی اصفہان سے یونس اور ایک آدمی وہان کا حسین اور ایک آدمی رے کا مجمع اور ایک آدمی دنیا کا شعیب اور ایک آدمی ہراش کا نہروش اور ایک آدمی سلماس کا ہارون اور ایک آدمی بلقیس کا محمد اور ایک آدمی کرد کا عون اور ایک آدمی شوبا کا عمیر اور دو آدمی بیضاء کے سعد و سعید اور تین آدمی الصنیقہ کے زید و علی اور موسیٰ اور ایک آدمی ارس سے محمد اور ایک آدمی انطاکیہ کا عبدالرحمٰن اور دو آدمی حلب کے صبیح اور محمد اور ایک آدمی حمص کا جعفر اور دو آدمی دمشق کے عبدالرحمٰن اور داؤد اور دو آدمی رمیلیبہ کے طلیق اور موسیٰ اور تین آدمی بیت المقدس کے بشر، داؤد اور عمران اور پانچ آدمی عسقلان کے محمد، یوسف، عمیر، فہد اور ہارون اور ایک آدمی عنزہ کا عمیر اور دو آدمی عکتہ کے مروان و سعد اور ایک آدمی عرفہ کا فرخ اور ایک آدمی طبریہ کا فلیح اور یک آدمی بلسان کا عبدالوارث اور چار آدمی فسطاط کے فرعون ملعون کے شہر کے احمد، عبداللہ، یونس اور ظاہر اور ایک آدمی بالیس کا نصیر اور چار آدمی اسکندریہ کے حسن، محسن، شبیل اور شیبان اور پانچ آدمی جبل الکام کے عبداللہ، عبید اللہ، قارم، بحر اور طالوت اور تین آدمی سادہ کے

صلیب، سعدان، شبیب اور دو آدمی افرنج کے علی اور احمد اور دو آدمی یمامہ کے ظافر اور جمیل اور چودہ (۱۴) آدمی معادۃ کے سوید، احمد، محمد، حسن، یعقوب، حسین، عبداللہ، عبدالقدیم، نعیم، علی، خیان، ظاہر، تغلب اور کثیر اور ایک آدمی موطہ کا معشر اور دس آدمی عبادان سے حمزہ، شیبان، قاسم، جعفر، عمیر، عامر، عبدالمہین، عبدالوارث، محمد، احمد اور اور چودہ (۱۴) آدمی یمن سے جبیر، حویش، مالک، کعب، احمد، شیبان، عامر، عمار، فہد، عاصم، حجرش، کلشوم، جابر، محمد اور دو آدمی مصر کے دیہات سے عجلان اور دراج اور تین آدمی اعقیل کے دیہات کے منبہ، ضابطہ اور عریان اور ایک آدمی اغیر کے دیہات کا عمیر اور ایک آدمی شیبان کے دیہات کا نہراش اور ایک آدمی کلاب کے دیہات کا مطر اور تین آدمی اہل بیتؑ کے آزاد کردہ غلام عبداللہ، مخنف اور براک اور چار آدمی انبیاء کے موالی میں سے صاح، صیاح، میمون اور ہود اور دو آدمی مملوک میں سے ہونگے عبداللہ و ناصح اور آدمی حلہ کے محمد و علی اور تین آدمی کربلا کے حسین، حسین اور حسن اور دو آدمی نجف کے جعفر و محمد اور چھ آدمی ابدال میں سے سب کے نام عبداللہ ہونگے۔

پس امیر المومنینؑ نے فرمایا بے شک یہ لوگ سب سورج کی طرح طلوع ہونے کی جگہ اور غروب ہونے کی جگہ جمع ہونگے اور ہموار راستوں اور پہاڑون سے اللہ تعالیٰ ان کو آدھی رات سے بھی کم وقت میں جمع کردے گا پس وہ سب مکہ آئیں گے ان کو مکہ والے نہ پہچانتے ہونگے پس وہ کہیں گے ہم پر سفیانی کے ساتھیوں نے حملہ کردیا ہے پس جب صبح ہوگی تو وہ ان کو دیکھیں گے طواف کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے اور نماز پڑھتے ہوئے پس مکہ والے ان کو نہ پہچان سکیں گے پھر وہ مہدیؑ کی طرف چلیں گے اور وہ منارہ کے نیچے تشریف فرما ہوگا پس وہ اس سے کہیں گے کیا آپ مہدی القائمؑ ہیں پس وہ کہے گا کہ ہاں اے میرے اصحاب پھر وہ ان کا امتحان لے گا تاکہ دیکھے کہ وہ اطاعت میں کیسے ہیں پس وہ مدینہ کی طرف چلے گا اور وہ آپس میں کہیں گے کہ بے شک مہدیؑ اپنے نانا رسول اللہؐ کی قبر کی زیارت کے لیے جا رہے ہیں پس وہ مدینہ میں اس سے آملیں گے تو جب مہدیؑ ان کو دیکھے گا تو

مکہ کی طرف واپس آجائے گا پس وہ اس حالت میں تین دن تک رہیں گے پھر وہ ان کو صفا اور مروہ کے درمیان نظر آئے گا وہ ان کو کہے گا کہ تم میرے ہاتھ پر تیس (۳۰) باتوں پر بیعت کرو جو تم پر لازم ہونگی تم ان میں سے کوئی شے نہ بدلو گے اور تمہاری طرف اٹھ عہد ہونگے تو سب کہیں گے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی پس آپؑ جو بھی بتانے والے ہیں ہمارے لیے بتائیں اے ابن رسول اللہؐ پس مہدیؑ صفا کی طرف نکلے گا پس وہ اس کے ساتھ نکلیں گے وہ کہے گا کہ میں تم سے بیعت لیتا ہوں ان شرائط پر کہ تم پشت پھیر کر نہ بھاگو گے، چوری نہ کرو گے، زنا نہ کرو گے، حرام نہ کرو گے، بے حیائی نہ کرو گے، اور نہ کسی کو ناحق مارو گے اور نہ جمع کرو گے سونا چاندی اور نہ گندم اور نہ جو اور نہ کسی مسجد کو برباد کرو گے اور نہ جھوٹی شہادت دو گے اور نہ ہی کسی مومن پر برائی کی نسبت دو گے اور نہ تم سود مانگو گے اور یہ کہ تم تکلیفوں پر صبر کرو گے اور کسی اہل توحید پر لعنت نہ کرو گے اور نہ ہی نشہ والی چیز پئوں گے اور نہ سونا پہنو گے اور نہ ریشم اور نہ موٹا ریشم اور نہ کسی شکست خوردہ کا پیچھا کرو گے اور نہ ہی حرام خون بہاؤ گے اور نہ کسی مسلمان سے بدعہدی کرو گے اور نہ ترس کھاؤ گے کسی کافر و منافق پر اور نہ ہی مخلوط ریشم پہنو گے اور تم مٹی کو تکیہ بناؤ گے اور بے حیائی کو ناپسند کرو گے اور امر بالمعروف کرو گے اور برائی سے روکو گے پس جب تم یہ کرو گے تو پھر مجھ پر تمہارے لیے لازم ہے کہ میں تمہارے علاوہ کسی اور کو ساتھی نہ بناؤں اور نہ پہنوں مگر جیسا تم پہنو اور نہ کھاؤں مگر جیسا تم کھاؤ اور نہ سواری کروں مگر تم سواری کرو اور نہ رہوں مگر جہاں تم رہو اور ہوں چلوں جہاں تم چلو اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دوں جیسے کہ وہ ظلم اور ناانصافی سے بھری ہوئی ہے اور اللہ کی عبادت کریں اور میں تمہارے لیے وفا کروں اور تم میرے لیے وفا کرو تو سب نے کہا کہ ہم راضی ہیں اور ہم نے اس پر آپؑ کی بیعت کی ہے آپؑ کے ہاتھ پر پھر وہ ایک ایک آدمی سے مصافحہ کرے گا پھر اس کے بعد مہدیؑ لوگوں میں ظاہر ہو جائے گا پس لوگ اس کے آگے جھک جائیں گے اور شہر کے شہر اس کے مطیع ہو جائیں گے اور خفص اس کی سلطنت والا اہل ہمدان اس کے وزراء اور خولان والے اس کا لشکر اور حمیز اور اس کے مددگار اور مصر

والے سب اس کی اطاعت کریں گے اللہ تعالیٰ اس کی جماعت کو اور زیادہ کرے گا اور اس کی پشت کو مضبوط کرے گا پھر وہ اپنا لشکر لے کر چل پڑے گا حتیٰ کہ عراق کی طرف جائے گا اور لوگ اس کے آگے اور پیچھے ہونگے اس کے لشکر کے مقدمہ پر ایک آدمی ہو گا اس کا نام عقیل ہو گا اور اس کے لشکر کے پیچھے ایک آدمی ہو گا جس کا نام حارث ہو گا پھر اس کے ساتھ ایک آدمی اولاد حسنؑ سے ملے گا بارہ ہزار لشکر کے ساتھ اور وہ کہے گا اے میرے چچا کے بیٹے میں اس امر کا تجھ سے زیادہ حق رکھتا ہوں کیونکہ میں حسنؑ کی اولاد میں سے ہوں اور وہ حسینؑ سے بڑے تھے تو مہدیؑ کہے گا بے شک میں مہدیؑ ہوں تو وہ کہے گا کیا تمہارے پاس کوئی نشانی ہے یا معجزہ یا علامت تو مہدیؑ ایک پرندے کو ہوا میں اڑتا ہوا دیکھے گا پھر اس کی طرف اشارہ کرے گا تو وہ اس کے ہاتھ پر آ گرے گا پھر وہ اللہ کی قدرت سے بات کرے گا اور اس کی امامت کی شہادت دے گا اور پھر مہدیؑ ایک خشک چھڑی زمین کے ٹکڑے میں بوئے گا جہاں پانی نہ ہو گا تو وہ سرسبز اور پتوں والی ہو جائے گی اور پھر وہ ایک سخت پتھر اٹھائے گا جو زمین میں کسی چٹان میں ہو گا پس وہ اسے ہاتھ سے کھرچے گا اور وہ پتھر شمع کی طرح پگھل جائے گا تو وہ حسنؑ کی اولاد کا آدمی کہے گا بے شک امر ولایت آپؑ ہی کے لیے ہے پس وہ مہدیؑ کی اطاعت کرے گا اور اس کا لشکر بھی اطاعت کرے گا اور اس کے لشکر کے مقدمہ میں بھی ایک آدمی ہو گا جس کا نام اس کے نام کی طرح ہو گا پھر وہ چلے گا حتیٰ کہ خراسان فتح کرے گا پھر وہ مدینہ الرسولؐ میں واپس آئے گا پس اس کی خبر تمام لوگ سنیں گے پھر اہل یمن اس کی اطاعت کریں گے اور اہل حجاز اور بنو ثقیف اس کی مخالفت کریں گے پھر وہ شام کی طرف چلے گا سفیانی سے جنگ کرنے تو شام میں ایک زوردار چیخ بلند ہو گی کہ سنو بے شک حجاز کے بدو تمہاری طرف نکلے ہیں تو سفیانی اپنے ساتھیوں سے کہے گا تم کیا مشورہ دیتے ہو ان کے بارے میں تو وہ کہیں گے ہم جنگ و جدل والے، ہتھیاروں والے اور طاقتور لوگ ہیں ہم ان کو مسل کر رکھ دیں گے

راوی کہتا ہے کہ امیر المومنینؑ کی طرف اہل کوفہ کی جماعت کھڑی ہوئی اور کہنے لگی یا امیر المومنینؑ اس سفیانی کا

نام کیا ہو گا فرمایا کہ اس کا نام حرب بن عنبسہ بن مرہ بن کلیب بن ساہمہ بن زید عثمان بن خالد اور یہ یزید بن معاویہ کی نسل سے ہو گا جس پر آسمان وزمین میں لعنت کی گئی ہے وہ اللہ کی مخلوق کا بدترین اور سب سے زیادہ لعنت والا اور سب سے بڑا ظالم ہو گا پھر سفیانی اپنے لشکر اور آدمیوں اور گھوڑوں کے ساتھ دو لاکھ جنگو لوگوں کے ساتھ نکلے گا پس وہ چلے گا حتیٰ کہ حیرہ میں آکر پڑاؤ ڈالے گا پھر بے شک مہدیؑ اپنے گھوڑوں، ساتھوں اور لشکر کے ساتھ آئے گا اور جبرائیلؑ اس کے دائیں اور میکائیلؑ اس کے بائیں اور اللہ کی نصرت اس کے آگے ہو گی اور لوگ تمام اطراف سے اس کے ساتھ ملتے چلے جائیں گے حتیٰ کہ وہ حیرہ کے اول حصہ میں سفیانی کے قریب آجائیں گے اور اللہ کے غضب سے اس کی تمام مخلوق غضبناک ہو گی حتیٰ کہ پرندے آسمانوں سے اپنے پروں سے پتھر پھینکیں گے اور بے شک پہاڑ اپنے پتھر پھینکیں گے اور مہدیؑ اور سفیانی کے درمیان گھمسان کی جنگ چھڑ جائے گی حتیٰ کہ سفیانی کا تمام لشکر ہلاک ہو جائے گا پس وہ شکست کھا جائے گا اور اس کے ساتھ اس کے ساتھیوں میں سے چند لوگ رہ جائیں گے پس ایک آدمی القائمؑ کے لشکر میں سے صباح نام کا اس کو جا ملے گا اور اس کے ساتھ لشکر ہو گا وہ اسے قید کرے گا اور مہدیؑ کے پاس لے کر آئے گا اس وقت مہدیؑ عشاء کی نماز پڑھ رہا ہو گا جیسے ہی وہ نماز ختم کرے گا سفیانی اس سے کہے گا آپؑ میری جان بخش دیں میں آپؑ کا مددگار بن جاؤں گا مہدیؑ اپنے ساتھیوں سے کہے گا کہ یہ جو کہہ رہا ہے اس کے بارے میں تم کیا کہتے ہو کیونکہ میں نے قسم کھائی ہے اپنے اوپر کہ کوئی بھی کام نہیں کرونگا حتیٰ کی تمہاری مشاورت اس میں شامل ہو تو وہ کہیں گے کہ اللہ کی قسم ہم خوش نہ ہونگے جب تک آپؑ اسے قتل نہیں کر دیتے کیونکہ اس نے عظیم مظالم کا ارتکاب کیا ہے اور ایسے خون بہائے ہیں جن کا بہانا اللہ نے حرام قرار دیا تو مہدیؑ ان سے کہے گا کہ یہ تمہارے حوالے ہے جو چاہو اسے سزا دو پس ان میں سے ایک جماعت کھڑی ہو گی اور اسے پکڑ کر بحیرہ کے کنارے لے جائیں گے اور اسے ایک لٹکتی ہوئی شاخوں والے درخت کے نیچے لٹادیں گے اور اسے مینڈھے کی طرح ذبح کر دیں گے اور اللہ اس کی روح جہنم کی طرف لے جائے گا اس کی خبر بنی

کلاب کو پہنچے گی کہ کہ حرب بن عنبسہ قتل ہو گیا ہے اور اسے علی بن ابی طالبؑ کی اولاد میں سے ایک شخص نے قتل کیا ہے پس بنو کلاب روم کے بادشاہ کی اولاد میں سے ایک آدمی کے پاس لوٹ جائیں گے اور مہدیؑ سے قتال کرنے پر اس کی بیعت کریں گے اور حرب بن عنبسہ سفیانی کا بدلہ لینے لیے لیے بیعت کریں گے پس ان کے ساتھ بنو ثقیف والے بھی مل جائیں گے پس روم کا بادشاہ ایک ہزار بادشاہوں اور ان کے لشکروں کے ساتھ نکلے گا اور ہر بادشاہ کے تحت ایک ہزار جنگجو ہونگے اور وہ القائمؑ کے شہروں میں سے ایک شہر پر اتریں گے جس کا نام طرشوش ہو گا اور ان کے مال اور چوپائے لوٹ لیں گے اور ان کی عورتوں کو قیدی بنالیں گے اور ان کے مردوں کو قتل کرینگے اور ان کی پتھروں کی بنی ہوئی عمارتوں کو تباہ و برباد کردیں گے گویا میں ان کی عورتوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ گھوڑوں کی پشتوں پر کافروں کے پیچھے سوار ہیں اور وہ ان کو لونڈیوں کی طرح ہانک کرلے جا رہے ہیں یہ خبر القائمؑ تک پہنچے گی تو وہ روم کے بادشاہ کی طرف چلے گا اپنے لشکروں کے ساتھ پس وہ رقہ کے نشیب میں دس میل کے فاصلے پر حملہ کرے گا اور وہاں جنگ ہو گی حتیٰ کہ شط کا پانی خون سے بدل جائے گا اس کے کنارے مرداروں کی شدید بدبو سے بدبودار ہو جائیں گے پس روم کا بادشاہ شکست کھا جائے گا اور انطاکیہ کی طرف فرار ہو جائے گا مہدیؑ اس کا پیچھا کرے گا وہ مہدیؑ کو اطاعت کا پیغام بھیجے گا اور جزیہ بھی ادا کرنے کا کہے گا مہدیؑ اسے اس شرط پر قبول کرے گا کہ وہ روم سے کبھی باہر نہ نکلے گا اور جتنے بھی قیدی اس کے پاس ہیں سب کو ان کے گھروں تک پہنچائے گا پس وہ ایسا کرے گا اور مہدیؑ کی اطاعت کرے گا پھر مہدیؑ بنی کلاب کے قبیلے کی طرف بیحرہ کے کنارے چل پڑے گا حتیٰ کہ دمشق پہنچے گا اور بنی کلاب کی طرف اپنا لشکر بھیجے گا ان کو شکست فاش دے گا اور ان کے قیدیوں کو مہدیؑ کے سامنے لایا جائے گا پس وہ مہدیؑ پر ایمان لائیں گے اور مہدیؑ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے پھر مہدی اور اس کے لشکر سفیانی کے قتل کے بعد رومی شہروں میں سے ایک شہر میں اتریں گے پس وہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ پکارے گا تو شہر کی تمام دیواریں گر پڑیں گی پھر مہدیؑ اور اس کے ساتھی چلیں گے اور قسطنطنیہ میں اتریں گے

رومی بادشاہ کے محل میں اس میں سے تین خزانے نکلیں گے ایک جواہرات کا خزانہ دوسرا سونے کا خزانہ اور تیسرا چاندی کا خزانہ پھر وہ تمام مال اپنے لشکر میں تقسیم کر دے گا پھر مہدیؑ چلے گا اور آرمینہ الکبریٰ میں جا اترے گا جب اسے آرمینیہ والے دیکھیں گے تو اپنے راہبوں میں سے ایک راہب کو جو کہ کثیر علم والا ہو گا کو اس کے مقابل لائیں گے اور اسے کہیں گے کے معلوم کر یہ لوگ ہم سے کیا چاہتے ہیں تو جب وہ راہب مہدیؑ کی طرف دیکھے گا تو کہے گا کیا آپؑ مہدیؑ ہیں ؟ تو مہدیؑ کہے گا کہ ہاں میں ہی مہدیؑ ہوں جس کا ذکر تمہاری انجیل میں ہے کہ میں آخری زمانے میں ظاہر ہوں گا تو راہب مہدیؑ سے بہت سے مسائل پوچھے گا اور وہ اس کا جواب دے گا تو وہ راہب مسلمان ہو جائے گا جبکہ آرمینیہ والے اسلام لانے سے رک جائیں گے تو پھر وہاں مہدیؑ کے ساتھی داخل ہونگے اور اس میں نصاریٰ کے پانچ سو جنگجو قتل کرینگے پھر ان کا شہر اللہ کی قدرت سے زمین وآسمان کے درمیان لٹک جائے گا پس بادشاہ اور اس کے ساتھی اپنے شہر کی طرف دیکھیں گے کہ وہ لٹکا ہوا ہو گا اور وہ خود اس دن اس سے باہر ہونگے مہدیؑ سے قتال کرنے کے لیے مع اپنے لشکر کے پس جب وہ یہ دیکھیں گے تو شکست کھا جائیں گے اور بادشاہ اپنے ساتھیوں سے کہے گا اپنے بھاگنے کا راستہ تلاش کرو پس تمام کے تمام بھاگ جائیں گے پس اس وقت ان پر ایک بہت بڑا شیر نکلے گا وہ ان کے چہروں پر اپنا پنجہ مارے گا تو جو ان کے ہاتھ میں مال یا ہتھیار ہونگے وہ پھینک دیں گے اور ان کے پیچھے مہدیؑ کا لشکر لگ جائے گا وہ ان کا مال لے لیں گے اور آپس میں تقسیم کریں گے اور ہر ایک کو ہزاروں میں سے ایک ایک لاکھ دینار اور سو باندی اور سو غلام مل جائیں گے پھر مہدیؑ بیت المقدس کی طرف چلے گا اور تابوت سکینہ نکالے گا اور خاتم سلیمان بن داؤدؑ اور وہ تختیاں جو موسیٰؑ پر نازل ہوئیں نکالے گا پھر مہدیؑ چلے گا حبشیوں کے بڑے شہر کی طرف اس میں ہزار بازار ہونگے اور ہر بازار میں ایک ہزار دکان ہو گی پس وہ اسے فتح کرے گا پھر وہ اس شہر میں آئے گا جسے قاطع کہا جاتا ہے وہ اس سمندر پر ہے جو کہ دنیا کو گھیرے ہوئے ہے اور اس شہر کا طول ہزار میل ہے اور چوڑائی بھی ہزار میل ہے پس وہ اس پر تین مرتبہ نعرہ تکبیر لگائے گا تو اس

کی دیواریں گر جائیں گی اور اس کی فصیلیں کٹ جائیں گی پس اس میں ایک لاکھ جنگجو قتل ہونگے اور مہدیؑ اس شہر میں سات سال تک مقیم رہے گا اور ایک آدمی کا حصہ اس شہر کے مال غنیمت میں اتنا ہو گا جتنا کہ اس نے روم سے لیا اس سے دس گنا زیادہ ہو گا پھر مہدیؑ اس شہر سے نکلے گا اور اس کے ساتھ ایک لاکھ قافلے ہونگے اور ہر قافلے میں پچاس ہزار سے زائد جنگجو ہونگے مہدیؑ ساحل فلسطین میں اترے گا درمیان عکتہ سور غزہ و عسقلان کے تو مہدیؑ کے پاس کانے دجال کی خبر آئے گی کہ بے شک اس نے تو کھیتی اور لوگوں کو ہلاک کرنا شروع کر دیا ہے کانا دجال اس شہر سے نکلے گا جسے یہودا کہا جاتا ہے اور یہ اصفہان کی بستیوں میں سے ایک بستی ہو گی اور یہ علاقہ اکاسرہ کے علاقوں میں سے ہے اس کی ایک ہی آنکھ ہو گی جو اس کی پیشانی پر ہو گی وہ گدھے پر سوار ہو گا اس کا قدم نگاہ کی حد تک جائے گا اس کی لمبائی ستر (۷۰) گز ہو گی اور پانی پر بھی ایسے چلے گا جیسے کہ زمین پر چلتا ہے پھر وہ اپنی آواز سے پکارے گا جو جہاں اللہ چاہے وہاں تک پہنچے گی اور کہے گا میری طرف آؤ میری طرف آؤ اے میرے دوستوں کی جماعت میں تمہارا بڑا رب ہوں جس نے پیدا کیا اور برابر کیا اور جس نے زندہ کیا اور رہنمائی کی اور جس نے چرہ گاہیں نکالیں پس اس کی اطاعت کریں گے زنازادے اور بدترین لوگ یہود کی اولاد میں سے اور نصاریٰ کی اولاد میں سے اور اس کے ساتھ کئی ہزار جن کی تعداد شمار نہ ہو سکے گی جمع ہو جائیں گے پھر وہ چلے گا اور اس کے آگے دو پہاڑ ہونگے ایک پہاڑ گوشت کا اور ایک پہاڑ ثرید کی روٹیوں کا اور اس کا خروج شدید قحط کے زمانے میں ہو گا پھر پہاڑ اس کے آگے آگے چلیں گے اور ان سے کوئی شے کم نہ ہو گی پس جو اس کی ربوبیت کا اقرار کرے گا اسے وہ دے گا۔

جناب امیرؑ نے فرمایا اے لوگو سنو! بے شک وہ جھوٹا اور ملعون ہو گا اور سنو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے اور وہ نہ کھانا کھاتا ہے اور نہ پانی پیتا ہے اور وہ زندہ ہے نہ مرے گا اس کے ہاتھ میں سب خیر ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ ایک جماعت اہل کوفہ کے معتبر آدمیوں کی آپؑ کی طرف اٹھی اور کہا اے ہمارے مولاؑ اس کے بعد کیا ہو گا؟ فرمایا پھر مہدیؑ بیت المقدس کی طرف لوٹ جائے گا اور لوگوں کو کئی دن تک نماز پڑھائے گا پس جب جمعہ کا دن ہو گا تو نماز قائم کی جائے گی اور اسی گھڑی عیسیٰ بن مریمؑ آسمان سے اتریں گے آپؑ پر دو سرخ کپڑے ہونگے گویا کہ آپؑ کے سر سے تیل ٹپک رہا ہو گا اور آپؑ روشن منظر اور چہرے والے اور ابراہیمؑ کی شکل سے زیادہ مشابہ ہونگے پس وہ مہدیؑ کی طرف آئیں گے اور اس سے مصافحہ کریں گے اور نصرت کی خوشخبری دیں گے اس وقت انہیں مہدیؑ کہے گا کہ اے روح اللہ! آگے تشریف لے آئیں اور لوگوں کو نماز پڑھائیں تو عیسیٰؑ فرمائیں گے کہ نہیں بلکہ نماز تو اے ابن رسول اللہؐ آپؑ کے لیے ہے اس وقت عیسیٰؑ آذان دیں گے اور مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے پس اس وقت عیسیٰؑ کو کانے دجال کے قتل کے لیے خلیفہ بنایا جائے گا پھر وہ مہدیؑ کے لشکر کے امیر بن کر نکلیں گے اور بے شک دجال نے کھیتیوں اور لوگوں کو ہلاک کیا ہو گا اور شدید ظلم کر رہا ہو گا اور لوگوں کو اپنی ربوبیت کی طرف دعوت دے رہا ہو گا اور اس کی اطاعت کرے گا اسے انعام دے گا اور جو اس کا انکار کرے گا اسے قتل کرے گا اور وہ پوری زمین کو روندے گا سوائے مکہ، مدینہ اور بیت المقدس کے اور اس کی اطاعت تمام اولاد زناء کریں گے مشرق و مغرب سے پھر وہ ارض حجاز کی طرف متوجہ ہو گا تو عیسیٰؑ اسے پیچھے سے جالیں گے اور قتال کرتے ہوئے اس پر خوف طاری کر دیں گے اور اس کو پیچھے سے ایک ضرب لگائیں گے پس دجال ایسے پگھل جائے گا جیسے کہ تانبا پیتل پگھلتا ہے آگ سے پھر مہدیؑ کا لشکر کانے دجال کے لشکر سے چالیس دن تک قتال کرے گا طلوع شمس سے غروب تک اور زمین کو اس کے ناپاک وجود سے پاک کر دے گا اس کے بعد مہدیؑ زمین کے مشرق و مغرب کا مالک بن جائے گا اور اسے جابر قاء سے جابر صاء تک فتح کرے گا اور اپنے امر کو مکمل کرے گا اور لوگوں میں عدل کرے گا حتیٰ کہ بکری بھیڑیئے کے ساتھ چرے گی ایک ہی جگہ ایک ساتھ اور بچے سانپ اور بچھوؤں سے کھیلیں گے اور وہ ان کو کوئی نقصان نہ دیں گے اور شر ختم ہو جائے گا اور خیر باقی رہ جائے گی اور آدمی جو

گندم اور جو بوئے گا اس کے ہر سیر سے سو ۱۰۰ سیر نکلیں گے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہر بالی میں سو دانہ ہو گا اور اللہ بڑھاتا ہے جس کے لیے چاہتا ہے اور زنا ختم ہو جائے گا سود بھی ختم ہو جائے گا اور شراب پینا اور گانا گانا ختم ہو جائے گا اور کوئی اس کام کو نہ کرے گا مگر مہدیؑ اسے قتل کر دے گا ایسے ہی نماز چھوڑنے والا ہو گا اور لوگ حج کرنے جائیں گے عبادت ،اطاعت ، خشوع اور دیانت کی نیت سے اسی طرح لوگوں کی عمریں طویل ہونگی اور درخت ہر سال میں دو مرتبہ پھل دیں گے اور آل محمدؐ کے دشمنوں میں سے کوئی روئے زمین پر باقی نہ رہے گا اور مہدیؑ سب کو فنا کر دے گا پھر جناب امیرؑ نے اللہ کے اس فرمان کو تلاوت کیا(اس نے مقرر کیا ہے تمہارے لیے وہ دین جس کی وصیت کی اس نے نوحؑ کو جس کی آپ کی طرف وحی کی اور جس کی وصیت کی ہم نے ابراہیمؑ، موسیٰؑ،اور عیسیٰؑ کی طرف کہ پاپندی کرو دین کی اور تفرقہ نہ کرو اس میں یہ گراں ہے مشرکوں پر) پھر فرمایا مہدیؑ اپنے ساتھیوں کو تقسیم کر دے گا اور یہ وہ ۳۱۳ ہونگے جنہوں نے اول وقت میں مہدیؑ کی بیعت کی تھی پس وہ ان کو تمام شہروں میں بھیجے گا اور ان کو انصاف اور احسان کا حکم دے گا اور ہر آدمی ان میں سے زمین کے ملکوں کا حاکم ہو گا اور تمام دنیا عدل و احسان سے آباد ہو جائے گی پھر مہدیؑ چالیس سال تک زندہ رہے گا۔

راوی کہتا ہے کہ آپؑ کی طرف سادات کی ایک جماعت کھڑی ہوئی اور انہوں نے کہا یا امیر المومنینؑ اس کے بعد کیا ہو گا؟ تو آپؑ نے فرمایا اس کے بعد مہدیؑ اس دنیا سے رخصت ہو جائے گا اور عیسیٰ ابن مریمؑ اسے اس کے نانا محمد رسول اللہؐ کی قبر کے قریب دفن کرینگے مدینہ میں اور فرشتہ اس کی روح حرمین سے قبض کرے گا اور اس کے بعد عیسیٰؑ بھی اس دنیا سے رخصت ہو جائیں گے اور ابو محمد خصرؑ بھی وفات پا جائیں گے اور مہدیؑ کے تمام مددگار اور وزراء بھی وفات پا جائیں گے اور دنیا اپنی جہالتوں اور گمراہیوں پر باقی رہ جائے گی جن پر پہلے باقی تھی اور لوگ کفر کی طرف لوٹ آئیں گے اس وقت اللہ شہروں اور علاقوں پر عذاب نازل کرنا شروع کرے گا اور فرات جھوٹ بولنے والوں پر بلند ہو گی اور زوراء فتنوں اور لڑائیوں سے برباد ہو گا واسط شدید سیلاب میں ڈوب جائے گا

اور آذر بائیجان کے باشندے طاعون سے ہلاک ہونگے موصل کے باشندے بھوک اور مہنگائی سے برباد ہونگے اور ہرات کو المصری برباد کرے گا بستی ہود آندھی سے برباد ہو گی حلب کڑک سے تباہ ہو گا اور انطاکیہ بھی بھوک اور مہنگائی اور خوف سے تباہ ہو گا اور صعالیہ حوادثات سے برباد ہو گا اور خط قتل وغارت سے برباد ہو گا اور دمشق شدید قتل وغارت سے برباد ہو گا اور حمص شدید بھوک اور مہنگائی سے برباد ہو گا بیت المقدس یاجوج ماجوج تک محفوظ رہے گا کیونکہ بیت المقدس میں انبیاء کے آثار ہیں اور مدینہ رسول اللہؐ کثرت لڑائی سے برباد ہو گا اور ہجر آندھیوں سے اور ریت سے برباد ہو گا اور جزیرہ اوال دریاؤں کے سیلاب سے برباد ہو گا اور قیس تلوار سے تباہ ہو گا اور کیش بھوک سے تباہ ہو گا پھر یاجوج ماجوج نکلیں گے اور وہ دو قسم کے ہونگے ایک قسم تو اتنی کمینی ہو گی کہ ان میں سے ایک سو گز کا ہو گا اور اس کی چوڑائی ستر گز ہو گی اور دوسری قسم اس کا طول ایک گز اور چوڑائی بھی ایک گز ہو گی وہ دنیا پر اپنا ایک کان بچھائے گا اور دوسرے کو اس پر اوڑھ لے گا اور ان کی تعداد ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہو گی پس وہ زمین میں پھریں گے پس وہ نہ گزریں گے کسی نہر پر مگر اسے پی جائیں گے اور نہ کسی پہاڑ سے مگر اسے چاٹ لیں گے اور نہ وارد ہونگے کسی کنارے پر مگر اسے خشک کر دیں گے پھر اس کے بعد ایک جانور زمین سے نکلے گا اس کا سر ہاتھی کے سر کی طرح ہو گا اور اسکی اون اور بال ریشم کے ہونگے اور اس کے ساتھ موسیٰؑ کا عصا اور سلیمانؑ کی انگوٹھی ہو گی پس وہ مومن کے چہرے پر نکتہ ڈالے گا اپنے عصا سے اور اسے سفید کر دے گا اور کافر کے چہرے پر نکتہ لگائے گا انگوٹھی سے اور اسے سیاہ کر دے گا اور مومن ایمان پر اور کافر کفر پر رہے گا پھر اس کے بعد توبہ اٹھ جائے گی پس نہ نفع دے گا کسی انسان کو اس کا ایمان لانا اگر وہ نہ ایمان لایا ہوا اس سے قبل یا نہ کیا ہوا ایمان میں کوئی کار خیر۔

راوی کہتا ہے کہ عراق کے معتبر آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے آپؑ سے کہا اے ہمارے مولا امیر المومنینؑ آپؑ پر ہمارے آباء واجداد قربان آپؑ ہمارے لیے بیان کریں کہ قیامت کیسے قائم ہو گی اور ہمیں اس کی خبریں اور

علامتیں بتائیں تو آپؑ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ ایک چیخ آسمان سے بلند ہو گی اور آسمان سے ایک ستارہ ظاہر ہو گا اور اسکی دم مغرب کی طرف ہو گی اور آسمان سے دو ستارے ظاہر ہو نگے مشرق میں پھر سفید دھاگہ آسمان کے وسط میں ظاہر ہو گا اور آسمان سے نور کا ستون اترے گا اور پھر چاند بے نور ہو جائے گا پھر سورج مغرب سے طلوع ہو گا اور اسکی گرمی جنگلوں اور پہاڑوں کو جلادے گی پھر وہ آسمان سے ظاہر ہو گا اور آل محمدؐ کے دشمنوں کو جلائے گا حتیٰ کہ ان کے چہرے اور بدن انتہائی بد شکل کر دے گا پھر ایک ہتھیلی بے بازو کی ظاہر ہو گی اور اس میں قلم ہو گا جو ہوا میں لکھے گا اور لوگ اس قلم کے چلنے کی آواز سنیں گے اور وہ کہہ رہا ہو گا کہ سچا وعدہ قریب آگیا ہے پس اس وقت آنکھیں اوپر کی طرف لگی ہوئی ہو نگی ان لوگوں کی جو کافر ہو نگے اور اس دن سورج اور چاند نکلے گا اور ان کا نور مٹا ہوا ہو گا پس لوگوں کو ایک چیخ آپکڑے گی اچانک جبکہ تاجر اپنی خرید و فروخت میں اور مسافر اپنے مقامات میں اور کپڑا اپنی تانی میں اور عورت چرخہ کاتنے میں مشغول ہوں گے اور اس وقت آدمی کے ہاتھ میں کھانا ہو گا پس وہ کھانے کی قدرت نہ رکھے گا اور سورج اور چاند طلوع ہو نگے تو وہ سیاہ رنگ ہو نگے اور وہ دونوں زوال میں گر جائیں گے اللہ کے خوف سے اور وہ دونوں کہیں گے اے ہمارے اللہ اے ہمارے خالق اور اے ہمارے سردار ہمیں مشرکوں کافروں کی وجہ سے عذاب نہ دے اور تو ہماری بندگی جانتا ہے اور ہماری کوشش اور جلد بازی تیرے ہی حکم میں چلنے میں تھی اور تو غیبوں کو جاننے والا ہے پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے سچ کہا ہے لیکن میں نے اپنے ہاں طے کیا ہے کہ میں ہی ابتداء کرتا ہوں اور میں ہی لوٹاتا ہوں اور میں نے تمہیں اپنی عزت سے پیدا کیا پس وہ دونوں لوٹ آئیں گے اسکی طرف پس ہر ایک ان میں سے چمکے گا اتنی چمک کہ آنکھوں کو اچک لے اور وہ دونوں عرش کے نور سے جاملیں گے پھر صور پھونکا جائے گا پس بے ہوش ہو جائے گا جو بھی آسمان میں ہو گا اور جو زمین میں ہو گا سوائے اس کے جسے اللہ چاہے گا پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا اس وقت وہ سب کھڑے ہو نگے اور دیکھ رہے ہو نگے پس بے شک ہم اللہ کے ہی لیے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے

والے ہیں۔

راوی کہتا ہے پھر امیر المومنینؑ نے شدید گریہ فرمایا حتیٰ کہ آپؑ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی پھر آپؑ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور لوگ بھی ہلاکت کے قریب ہو چکے تھے اس بات کے خوف سے جو وہ سن چکے تھے راوی کہتا ہے پس سب الگ الگ چلے گئے اپنے گھروں اور شہروں اور وطنوں کی طرف اور وہ آپؑ کی کثرت فہم اور عظیم علم پر تعجب کر رہے تھے اور اس کے معنی میں بڑا اختلاف کر رہے تھے اور یہ وہ ہے جہاں پر خطبہ البیان کی انتہاء ہوئی اور سب حمد اللہ رب العالمین کے لیے ہی ہے۔

خطبہ البیان کا دوسرا نسخہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سب حمد اللہ کے لیے ہے جو آسمانوں کو ایجاد کرنے والا اور ان کو پیدا کرنے والا ہے اور بچھانے والا ہے پھیلی ہوئی چیزوں کو اور ان پر قادر ہے اور جمانے والا ہے پہاڑوں کو اور ان کو چٹیل بنانے والا ہے اور بہانے والا ہے چشموں کو اور ان کو وسیع کرنے والا ہے اور ہواؤں کو چلانے والا ہے اور ان کو روکنے والا ہے اور تیز ہواؤں کو روکنے والا اور حکم دینے والا ہے اور آسمانوں کو زینت دینے والا ہے اور رونق بخشنے والا ہے اور برجوں کی تدبیر کرنے والا اور ان کو چلانے والا ہے اور منزلوں کو تقسیم کرنے والا اور متعین کرنے والا ہے اور داخل کرنے والا ہے تاریکیوں کو اور ان کو روشن کرنے والا ہے اور جسموں کو پیدا کرنے والا اور ٹھہرانے والا ہے اور روحوں کو بنانے والا اور ان کی صورت گری کرنے والا ہے اور بادلوں کو پیدا کرنے والا اور روزیوں کا ضامن اور ان کی تدبیر کرنے والا ہے اور بوسیدہ ہڈیوں کو دوبارہ زندہ کرنے والا اور ان کو اٹھانے والا ہے میں حمد کرتا ہوں اس کی نعمتوں پر اور ان کے وافر ہونے پر اور اس کا شکر ادا کرتا ہوں اس کے احسانات پر اور ان کے مسلسل ہونے پر اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اکیلا اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے ایسی گواہی جو اسے یاد کرنے والے کو اسلام تک پہنچا دے اور عذاب سے بچائے اور اس کا ذخیرہ رکھنے والے کو نجات دلائے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ

محمدؐ اللہ کے بندے ہیں جو ختم الرسل ہیں اور جو رسالت کا فخر ہیں اور پہنچانے والے ہیں اس دعوت کو جو آگے آرہی ہے اور اس کو پھیلانے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں رسول بنا کر بھیجا ایسی امت کی طرف جو بتوں کی عبادت میں مکمل طور پر مشغول تھی اور اعلان کر دیا صلیب کے داعیوں کی گمراہی کا محمدؐ کے ظہور نے اور لاجواب کر دیا دلیلوں کو جہالت کی اور جب کہ گمراہی کے داعی اپنے کفر میں کامل ہونے پر فخر کر رہے تھے نبیؐ کی آمد نے ان کی تمام جہالت اور کفر و شرک کو زائل کر دیا اور انہوں نے اپنے کفر کی ذلت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا نبیؐ نے قرآن کے معجزات سے شیطان کی دعوت اور اسکی پرستش کرنے والوں کو مٹا ڈالا اور ان کا غرور مٹی میں ملا دیا اور مٹی میں ملا دیا عرب کے گمراہوں کی ناک کو حتیٰ کی محمدؐ کے مددگار اس کی دعوت حق کے ساتھ بولنے لگے اور اللہ کے پاکیزہ شریعت بندے نبیؐ کی پاک و طاہر آلؑ پر فخر کرنے لگے جو عظمت کے مینار اور پاکیزہ عناصر والے ہیں۔

اے لوگو! مثل مشہور ہے اور کام ثابت ہے اور خوف زیادہ ہو گیا ہے اور موت قریب آگئی ہے اور خاموش ہو گیا بولنے والا اور مٹ گیا مٹنے والا اور ثابت ہو گئے حقائق اور مل گئے ملنے والے اور جاری ہو گئے نسب اور وہ آپس میں مل گئے تمام امور اور پردے میں کر دیا گیا چھپی ہوئی چیزوں کو اور رک گئے دھوکہ دینے والے اور شرمندہ ہو گیا جاہل اور روک دیئے گئے راستے اور چلے چلنے والے اور ہلاک ہوئے ہلاک ہونے والے اور عام ہو گئے وقفے اور مضبوط ہو گئیں حسرتیں اور حد سے بڑھ گئیں لغزشیں اور کثرت ہو گئی سختیوں کی اور مختصر ہو گئی مدت اور بھاری ہو گئے بوجھ اور دہشت زدہ ہو گئیں تعدادیں اور ڈرنے لگے بڑے بڑے پہاڑ اور بھڑکائے گئے وسوسے اور چلنے لگے خیالات اور لمبی ہو گئیں راتیں اور رسواء ہو گئے دم کرنے والے اور جوش میں آئیں موجیں اور خوبصورت ہو گئے گرد و غبار اور کمزور ہو گئیں حجتیں اور چھوڑ دیئے گئے راستے اور شدید ہو گیا تاوان اور لحاف ڈال لیا عوالم نے اور مشکل ہو گیا کھڑا ہونا اور آگے ہو گئے جھگڑے والے اور آپس میں متفرق ہو گئے عرب اور طلب بڑھ گئی اور ساتھی ہو گئی تکلیف اور الٹ گئی لڑائی اور مانگے گئے قرضے اور رونے لگیں آنکھیں اور دھوکہ کیا گیا دھوکے والے

سے اور بہت بھاری ہو گئیں اموات اور ہلاک ہوئے دور والے اور شور مچایا کمزوروں نے اور کھچ گئیں رسیاں اور عاجز ہو گئے اطاعت والے اور چھوٹ گیا دفاع کرنا اور چمک ماند پڑ گئی اور کان بہرے ہو گئے اور پاکدامنی ختم ہو گئی اور وعدے خلاف ہونے لگے اور قبیح ہو گیا انصاف اور مخلوط ہو گئیں متفرق برائیاں اور غالب آگیا شیطان اور بڑی ہو گئی نافرمانی اور لقب پا گئے خصیان (یعنی نامرد لوگ) اور حاکم بن گئی عورتیں اور بوجھ آپڑے حوادث کے اور پھونکا پھونکنے والوں نے اور فضول کام کیا بیہودہ لوگوں نے اور حملہ کیا حملہ آور نے اور بچھونا بن گیا اصرار کرنا اور مجوسی بن گئے افکار اور معطل ہو گئے پردے اور اٹھ گئے معجزے اور مختلف ہو گئیں خواہشات اور بڑی ہو گئی ابتلاء اور شدید ہو گئی بیماری اور جاری ہو گیا دعویٰ اور مقروض ہو گیا قرض دینے والا اور دیکھا دیکھنے والے نے اور اشارہ کیا اشارہ کرنے والے نے اور کاٹا روٹی پکانے والے نے اور آپس میں بھڑ گئے پہلوان اور بے دینی عام ہو گئی اور عمل درآمد مشکل ہو گیا اور تر ہو گئیں زنجیریں اور غبار اڑنے لگے جنگلوں میں اور گالی گلوچ شروع کر دیا پست لوگوں نے اور متحرک ہو گئے والی حکومت کے اور کھوٹے ہو گئے پانی ماپنے والے پتھر اور ظاہر ہو گئے متکبر اور بھول گئے یاد رکھنے والے اور چھا گیا مکمل غم اور گر گیا سانس والا اور ہل گئی زمین اور روشن ہو گئی تازگی اور شدید ہو گئی غرض اور زیادہ ہو گیا دودھ بلونا اور امانت لکھ دی گئی اور خیانت ظاہر ہو گئی اور دیانت دشوار ہو گئی اور حفاظت ناپید ہو گئی اور اصل کھو گئی اور ڈرایا گیا شکار کو اور کھڑے ہو گئے دعوے دار اور وارث بیٹھ گئے اور مالدار گھاٹے میں رہے اور بدبختوں نے اختیار حاصل کر لیا اور جھک گئے پہاڑ اور شکوک زیادہ ہو گئے اور بھڑ کا روئی کا کانٹا اور روک دیا گیا کمال اور قرعہ اندازی کرنے لگے بخیل اور پیچھے ہٹ گئے زخمی اور گہری نظر کی صاف گو شخص نے اور غصے سے خاموش ہو گیا صحیح شخص اور رک گیا کنوؤں سے پانی کھینچنا اور رک گیا نگلنا اور انتڑیاں پھٹنے لگیں منزلوں والوں کی اور کچل دیا گیا بہت محبت کرنے والا اور بجنے لگی سخت زمین اور بھاگنے لگے اندھیرے اور تکلیف دور ہونے لگی تکلیف والے کی اور الٹ پڑا اچھا ہوا اور ناگواری کی ناگواری کرنے والے نے اور مخفی آواز آنے لگی اور رغبت کی

دولت والوں نے اور لائے گئے عزت دار اور بلائے گئے سگے رشتہ دار اور زہریلے ہو گئے عمدگی والے راستے والے ساتھی بن گئے اور جوش دلایا ساتھی کو اور زائد مزید بڑھ گیا اور طویل اور زیادہ طوالت اختیار کر گیا اور قائد پیچھے ہٹ گیا اور صبح والے نے صبح کی اور حد بندی ہو گئی اور لمبائی مقرر ہو گئی اور راستے بند ہو گئے اور مشقت اٹھالی گئی اور سائے گہرے ہو گئے اور دینے والے نے دیا اور بددیانت نے خیانت کی اور اونٹ کے بچے جدا ہوئے اور متفرق پھیل گئے اور نیتوں میں خیر خواہی ہوئی اور دشمن خوش ہونے لگے اور دیت پر اصرار ہو گئے اور بوڑھاپا ثابت ہو گیا اور ٹوٹ گئے اگلے دانت اور سبب بن گیا بیماری کا اور اٹھ گئی ندامت اور ماہر ہو گیا جانے والا اور روکا روکنے والے نے اور چمکا چمکنے والا اور تکلیف اٹھائی تکلیف اٹھانے والے نے اور انحراف کیا گیا قرآن سے اور سرخ ہو گیا دبران ستارہ اور چھٹے درجے میں پہنچا سرطان اور چوتھی منزل میں گر گیا زبدقان اور تیسرے درجے میں آگیا حمل اور حصہ لیا زحل نے اور بیدار کیا گیا ثور کو اور کم کر دیا بھاگنے کو اور روکا گیا معمولی چیز کو بھی اور انکار کر دیا تقدیروں نے بھی اور روک دیا گیا گڑھوں سے بھی اور پوری ہو گئی وقفہ کی مدت اور بند ہو گئی ہجرت اور ہوادار ہو گئے ٹوٹے مکان اور ڈھانپ لیا گیا سختیوں کو اور ظاہر ہو جائیں گے چپٹی ناک والے اور کالے ہو جائیں گے کپڑے اور امام بنیں گے پستہ قد والے اور ان کے آگے ہو نگے عباؤں والے پس وہ کریدیں گے جزیروں کو اور قبضہ کریں گے قبیلوں پر اور مالک ہو جائیں گے باندیوں کے اور بے حرمتی کریں گے آزاد شریف لوگوں کی اور وہ آئیں گے کیسان میں اور برباد کریں گے خراسان کو اور دھوکہ دیں گے لالچیوں کو اور اصرار کریں گے بلندی والے اور گرائیں گے قلعوں کو اور باہر نکالیں گے محفوظ کی ہوئی چیزوں کو اور ٹہنیوں سے پھل توڑیں گے اور پھلانگیں گے قلعوں کو اور عراق کو فتح کریں گے اور وہ فتنہ پیدا کریں گے اور نفاق کو پھیلائیں گے اور خون بہائیں گے پس افسوس پھر افسوس چہروں کو پھیلانے اور ہونٹوں کے سکڑنے پر۔

سلمان فارسیؓ روایت کرتے ہیں کہ پھر مولا علیؑ نے دائیں بائیں مڑ کر دیکھا اور ایک آہ کھینچی اور روتے ہوئے آہ کی اور

آپؑ غمزدہ ہو گئے تو سوید بن نوفل آپؑ کی طرف کھڑا ہوا اور وہ خارجیوں سے ملا ہوا تھا اس نے کہا یا امیر المومنینؑ کیا آپؑ اس وقت موجود تھے جب یہ سب ہو رہا تھا اور کیا آپؑ غیب جانتے ہیں کہ یہ سب کچھ ہو گا جو آپؑ بتا رہے ہیں تو سلمانؑ کہتے ہیں کہ مولا علیؑ نے اس کی طرف انتہائی غضب بھری آنکھ سے دیکھا تو ہمیں ایسا لگا گویا آسمان پھٹ گیا ہو اور زمین پر زلزلہ آگیا ہو آپؑ نے اس سے فرمایا تجھے گم پائیں گم پانے والیاں اور تجھ پر مصائب اتریں اے بزدل خبیث کے بیٹے ! اور جھٹلانے والے عہد توڑنے والے تجھ پر عذاب نازل ہو اللہ کی قسم نہیں ایمان لایا تو اللہ پر اس کے رسولؐ پر اور اس کے وصیؑ پر تجھ پر داخل ہو گا داخل ہونے والا اور عنقریب کم ہو جائے گی تیری طاقت اور غالب آئے گا تجھ پر شیطان پس عقلوں کو اس کی تاویل سمجھنی چاہیے جو میں کہہ رہا ہوں میں زبردست اللہ کی نشانی ہوں اور میں رازوں کی حقیقت ہوں میں آسمانوں کی دلیل ہوں میں تسبیح پڑھنے والوں کا ساتھی ہوں میں جبرائیل کا صاحب ہوں میں میکائیل کا آقا ہوں اور میں فرشتوں کا قائد ہوں اور میں آسمانوں پر سمندل پرندہ ہوں اور میں رعد فرشتے کو چلانے والا ہوں اور میں عہد کی شہادت دینے والا ہوں اور میں عرش کا مالک ہوں اور میں اندھیروں میں قطب ہوں اور میں بیت المعمور (فرشتوں کا کعبہ) ہوں میں کھٹکھٹانے والی ہواؤں کو پھینکنے والا ہوں میں تیز ہواؤں کو چلانے والا ہوں میں بزرگی نازل کرنے والا ہوں اور میں امامت کو ملاتا ہوں میں دائروں کا شرف ہوں اور میں اثرات میں اثر کرنے والا ہوں اور میں امکان کا امکان ہوں اور میں امتحان کی شان ہوں اور میں جلانے کا شعلہ رکھنے والا ہوں اور عہد میثاق لینے والا ہوں اور میں شاھدوں کی حفاظت ہوں میں ایجاد کرنے والا ہوں قطب شمالی کے ستاروں کو اور میں روشنی دینے والا ہوں اندھیری راتوں کو اور میں دھوپ والے ایام کو سیاہ کرنے والا ہوں میں چشموں کا برج ہوں اور میں حجتوں کی حجت ہوں میں بلند تعلق والا ہوں میں نجات ہوں میں خیر الامم ہوں میں بہادروں کی فضیلت ہوں میں دروازوں کا دروازہ ہوں میں مسبب الاسباب ہوں اور میں حساب کا ترازو ہں اور میں ہی ذات کی خبر دینے والا ہوں اور میں آیات کی دلیل ہوں اور میں دین مکمل ہوں میں

دین اول ہوں میں یقین میں آخر ہوں میں کفار پر باطن ہوں اور میں اسرار میں ظاہر ہوں اور میں عظمت کا مینارہ ہوں میں مخلوق کا حساب لینے والا ہوں میں حقیقتوں کا ثابت کرنے والا ہوں میں قدیم جوہر ہوں میں حکمتوں کو ترتیب دینے والا ہوں اور میں امید کا نشان ہوں میں متفرق کو جمع کرنے والا ہوں میں ہی اول میں ہی آخر ہوں میں ہی باطن اور میں ہی ظاہر ہوں میں سرطان کا قمر ہوں اور ذبرقان کا شعرای ستارہ ہوں میں نشرہ کا شیر ہوں اور میں زہرہ ستارے کا سعد ہوں میں مشتری ستارہ ہوں میں چمکنے والا زحل ہوں میں شرطین کا غفران ہوں میں بطین کا میزان ہوں اور میں اکلیل کا حمل برج ہوں اور تفضیل کا عطارد ہوں اور عراک کا قوس ہوں اور آسمان کے جنوبی قطب کا فرقد ہوں اور میں قران کا مریخ ہوں اور میں میزان کا مرکز ہوں اور میں اشراق کا نگران ہوں اور میں آیات کا جمع کرنے والا ہوں اور میں پوشیدگی کا راز ہوں میں دریاؤں کو روکنے والا ہوں اور میں بارش برسانے والا ہوں میں روشنی دینے والا ہوں میں سورج و چاند کا رب ہوں میں نصرت کی آیت ہوں میں پناہ کا خلاصہ ہوں میں قصاص کا مقام ہوں میں اخلاص کا جوہر ہوں میں پہاڑوں کا اٹھانے والا ہوں اور میں امیدوں کو معدوم کرنے والا ہوں اور میں نہروں کو چلانے والا ہوں میں پھلوں کو مٹھاس دینے والا ہوں اور میں غیرت کی حفاظت کرنے والا ہوں اور میں شرف کا منبع ہوں اور میں فرات کو بہانے والا ہوں اور میں تورات کا بیان کرنے والا ہوں میں روئے زمین کا پاکدامن ہوں میں مخلوق کو کریدنے والا ہوں میں فلک کی نجات ہوں میں فریادرس کی فریاد کو پہنچنے والا ہوں میں صحیفوں کو بیان کرنے والا ہوں میں زبور کو صاف بیان کرنے والا ہوں میں تاویل و تعبیر والا ہوں میں انجیل کی تفسیر کرنے والا ہوں میں ام الکتاب ہوں میں فصل الخطاب ہوں میں حمد کا راستہ ہوں میں بزرگی کی بنیاد ہوں میں مردوں کو زندہ کرنے والا ہوں میں آل عمران کا برگزیدہ ہوں میں تمام پرچموں کا پرچم ہوں میں تمام تر انعام ہوں میں اہل کساء کا پانچواں ہوں میں نعمتوں والا ہوں میں اعراف والا ہوں میں سخاوت کا دستر خوان بچھانے والا ہوں میں ندامت والے کی توبہ ہوں میں الصاد والمیم ہوں میں کلیم کا صاحب ہوں میں ابراہیم کا راز

ہوں میں رعد کو مضبوط کرنے والا ہوں میں سعادتوں کی سعادت ہوں میں معبود کا ظاہر ہوں اور میں ہود کا استنباط کرنے والا ہوں میں اللہ کی نشانی ہوں میں بنی اسرائیل کی آیت ہوں میں اہل کہف کا مخاطب ہوں اور میں صف میں محبوب ہوں اور میں صراط مستقیم ہوں میں مریم کا مقام ہوں میں سورۃ ہوں اس کے لیے جو اس کی تلاوت کرے میں طٰہٰ کے اول کا تذکرہ ہوں میں اولیاء کا ولی ہوں میں انبیاء کے ساتھ ظاہر ہونے والا ہوں میں انبیاء کا وارث اور ولی ہوں میں انبیاء کی اولاد کو فضیلت دینے والا ہوں میں ایک واضح راستہ ہوں اور میں مقام حج کی حفاظت کرنے والا ہوں میں النون کا موصوف ہوں اور میں مسبحون کی روشنی ہوں میں فرقان کا نور ہوں میں رحمٰن کی نعمتیں ہوں میں طواسین کا محکم ہوں میں آل یاسین کا امام ہوں میں حوامیم کا حاء ہوں اور میں ال م کی قسم ہوں اور میں زمر کا چلانے والا ہوں اور میں القمر کی آیت ہوں اور میں گھات میں انتظار کرنے والا ہوں میں صاد کا ترجمہ ہوں اور میں النجم والا ہوں اور میں رجم گھات لگانے والا ہوں اور میں طور کی جانب ہوں میں صور کا باطن ہوں میں قاف کا عتید ہوں اور میں جماعتوں کو رکھنے والا ہوں اور میں صافات کی تائید کرنے والا ہوں اور میں سبا کا متلو ہوں اور واقعہ کا تلاوت کیا ہوا ہوں میں جماعتوں کی امان ہوں اور میں حجاب میں پوشیدہ ہوں میں قسم کا پورا ہونا ہوں میں کھیعص ہوں میں پیدا کرنے والا ہوں میں نفع والی رحمت ہوں میں حجرات کا دروازہ ہوں میں وعید کا وعدہ ہوں میں نون والقلم ہوں میں اندھیرے کا چراغ ہوں میں ہل اتیٰ کا تعریف کیا گیا ہوں میں نباءالعظیم ہوں میں صراط مستقیم ہوں میں طویل زمانہ ہوں میں فصل کو محکم کرتا ہوں اور میں بارش کے قطروں کو میٹھا کرتا ہوں میں آیات کا جامع ہوں میں متفرق کو جمع کرنے والا ہوں میں حافظ قرآن ہوں اور میں بیان کی وضاحت ہوں میں رسول اللہؐ کا بھائی ہوں میں بتولؑ کا شوہر ہوں میں اللہ کی سونتی ہوئی تلوار ہوں میں اسلام کا ستون ہوں میں بتوں کا الٹانے والا ہوں میں آذان والا ہوں میں جنوں کا قاتل ہوں میں پیاسوں کا ساقی ہوں میں براہمہ کا شیث ہوں اور اراکمہ کا یافث ہوں میں الگ الگ چیزوں کی کائنات ہوں میں پہلوانوں کو خاک چٹانے والا ہوں میں

کرامت کاہر قل ہوں میں ارواح کی روح ہوں میں شموس کا سردار ہوں میں خوشحالی کا حقدار ہوں میں ناامیدوں کی امید ہوں میں بے سہاروں کا سہارا ہوں میں ترک کا بشیر ہوں میں حبشیوں کا اجشیاء ہوں میں فرنگیوں کا جرجیس ہوں میں حبش کا تبریک ہوں میں وحشیوں کا کلعی ہوں میں ہندوؤں کا مہا ہوں میں ایمان کی گرہ ہوں میں جنت کا تقسیم کرنے والا ہوں میں بلند کناروں پر جھانکنے والا ہوں میں روم کا برسوم ہوں میں سدوس کا کرکس ہوں اور میں گرے ہوؤں کا شملہ ہوں میں برجوں کا بدر ہوں میں کروج کا ششاب ہوں میں عجمیوں کا خاتم ہوں میں انجیل کا ایلیا ہوں میں رازوں کا بھید ہوں میں نیک لوگوں کا پسندیدہ ہوں میں اللہ کا حجاب ہوں میں نرم طبیعت ہوں میں رضاعت کا احسان ہوں میں محراب سے گفتگو کرنے والا ہوں میں علم والوں کے لیے سوال ہوں میں عرش کا رنگ ہوں میں فرش کی زینت ہوں میں طاقت والا ہوں میں پرچم اٹھانے والا ہوں میں سب سے پہلے محشر میں جانے والا ہوں میں ساقی کوثر ہوں میں جنت کا تقسیم کرنے والا ہوں میں آگ کے حصے کرنے والا ہوں میں دین کا فریادرس ہوں میں متقی لوگوں کا امام ہوں میں پاکوں کا طہر ہوں میں مختار نبیؐ کا وارث ہوں میں کافروں کو ہلاک کرنے والا ہوں میں پاک آئمہؑ کا باپ ہوں میں یقین کا مالک ہو میں دراکھاڑنے والا ہوں میں بدر و حنین کا سردار ہوں میں آیات کا حافظ ہوں میں مردوں کا مخاطب ہوں میں اژدھوں سے کلام کرنے والا ہوں میں علوم کا وارث ہوں میں شیروں کا شیر ہوں میں سب سے زیادہ طاقت والا ہوں میں ستاروں کا مالک ہوں میں نقطہ اور قدیم ہوں میں باب حطہ (توبہ کا دروازہ) ہوں میں صدیق اول ہوں میں صالح المومنین ہوں میں کافروں پر سزا ہوں میں تمام انوار کا منبع ہوں میں بدبختی کو دور کرنے والا ہوں میں اللہ کی خبریں پہچانے والا ہوں میں اللہ کی قسم اللہ کا چہرہ ہوں میں سختیاں دور کرنے والا ہوں میں سید العرب ہوں میں غموں کو دور کرنے والا ہوں میں معجزات والا ہوں میں تنگی میں فریادرس ہوں میں بہادروں کو گرادینے والا ہوں میں فیصلوں کو واضح کرنے والا ہوں میں دین کی حقیقت ہوں میں مخصوص لوگوں کا مخصوص ہوں میں دینے والے کی عطا ہوں میں

نیک آدمی کی نیکی ہوں میں علامات کی پہچان ہوں میں مشکلات کو حل کرنے والا ہوں میں شبہات کو زائل کرنے والا ہوں میں عوامظ کی حفاظت ہوں میں اعمال کرنے والوں کے اعمال دیکھتا ہوں میں بیمار کی شفا ہوں میں کھنکھناتی مٹی کو حکم دینے والا ہوں میں چھا جانے والے اندھیرے کو دور کرنے والا ہوں میں پھوٹنے والے نور کی خوشخبری دینے والا ہوں میں قیاس کو معطل کرنے والا ہوں میں قبروں کا عذاب ہوں میں اللہ کی مضبوط رسی ہوں میں دین کا ستون ہوں میں باطل کو مٹانے والا ہوں میں مخلوق کی حفاظت ہوں میں فضیلت کو بہانے والا ہوں میں ٹیلوں کا سہارا ہوں میں سخیوں کی سخاوت ہوں میں علم کی اصل ہوں میں حوصلے کی نشانی ہوں میں عصمت کا مقام ہوں میں انصاف کی جگہ ہوں میں فخر کرنے والوں کا فخر ہوں میں صدیق اکبر ہوں میں فاروق اعظم ہوں میں نور کا خالق ہوں میں شاہد وہ مشہود ہوں میں وہ عہد ہوں جو عہد لیا گیا میں بصیرت والوں کی بصیرت ہوں میں ذخیروں کا ذخیرہ ہوں میں حفاظت کا محافظ ہوں میں دانائی کی حکمت ہوں میں جہاد کی تلوار ہوں میں بغاوت کرنے والوں کا قاتل ہوں میں ساتھیوں کا ساتھی ہوں میں جنگجوؤں کو ذلیل کرنے والا ہوں میں پل صراط کا اجازت نامہ ہوں میں یوم حساب کا سردار ہوں میں مومن کا نامہ اعمال ہوں میں حسب و نسب کو بزرگی دینے والا ہوں میں وارثوں کی میراث ہوں میں شریعت کی حفاظت کرنے والا ہوں میں اللہ کا خوف ہوں میں اللہ کا عذاب ہوں میں اللہ کی رحمت ہوں میں اللہ کی نعمت ہوں میں محشر میں شفاعت کرنے والا ہوں میں باطلوں کو باطل کرنے والا ہوں میں نصیب کو مطیع کرنے والا ہوں اور میں فتنوں کو بجھانے والا ہوں اور میں کافروں پر عذاب ہوں۔

سلمان فارسیؑ روایت کرتے ہیں کہ اسی وقت سوید بن نوفل نے ایک زوردار چیخ ماری ایسی چیخ جس سے ہمارے دل ڈر گئے اور جسموں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اس عذاب سے جو اس پر اترا پس وہ اسی وقت ہلاک ہو گیا اسے لوگوں نے اٹھا کر جب مسجد سے باہر پھینکا تو اسکے جسم کی ہڈیوں کا سرمہ بن چکا تھا۔

پس جناب امیرؑ نے اپنے کلام کو جاری رکھا فرمایا حمد ہے ایسی حمد جو قوت دینے والی ہو اور ایسا شکر جو ہمیشہ کے لیے ہو امتوں کے خالق کے لیے اور روحوں کے پیدا کرنے والے کے لیے آپؑ نے یہ کئی مرتبہ دہرایا تو آپؑ کی طرف علماء حکماء اور فضلاء کھڑے ہوئے اور آپؑ کے قدموں کو چومنے لگے اور آپؑ کو قسمیں دینے لگے اور بار بار کہنے لگے کہ آپؑ اپنے کلام کو پورا فرمائیں۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا اے لوگوں کی جماعت ! کیا مجھ جیسے سے مذاق کرتے ہیں مذاق کرنے والے یا مجھ پر اعتراض کرتے ہیں اعتراض کرنے والے کیا یہ علیؑ کے لائق ہے کہ وہ ایسی کلام کرے جو وہ نہ جانتا ہو یا ایسا دعویٰ کرے جس کا اسے حق نہ ہو اللہ کی قسم اگر میں چاہوں تو نہ چھوڑوں اس زمین پر کوئی اللہ کا کفر کرنے والا اور نہ ہی رسول اللہؐ سے نفاق رکھنے والا اور نہ ہی اس کے وصیؑ کو جھٹلانے والا بے شک میں شکایت کرتا ہوں اپنے غم والم کی اللہ سے اور میں جانتا ہوں اللہ کی قسم جو تم نہیں جانتے پھر مقداد بن الاسود الکندی آپؑ کی طرف کھڑا ہوا اور کہا اے میرے مولاؑ میں آپؑ کو محفوظ ہیکل اور ابو لقاسمؐ کے نور کی قسم دیتا ہوں کہ آپؑ ہمارے لیے اپنے کلام کو مکمل کریں آپؑ نے فرمایا اللہ زبردست کی حمد کے بعد اور نبی مختارؐ پر درود کے بعد نہیں انکار کیا عطر والوں نے بے شک سبقت لے گئے چھریرے بدن والے اور تقدیریں چل گئیں اور قلم نے سانس لیا اور امتوں کو ڈرایا گیا اور چمڑے کو پانی میں ڈالا گیا اور نافرمانی کی غصہ پینے والے نے اور حکم لگایا خالق نے اور دیکھا دیکھنے والے نے اور متوجہ ہوا متوجہ ہونے والا اور چمکا چمکنے والا اور ثابت ہو گئے گمانات اور آزمائے گئے فتنہ میں پڑے ہوئے اور چل پڑیں اموات اور زخمی ہو گئیں انٹریاں اس سے جو عنقریب برپا ہو گا اور بے شک تقدیر میں اس کا دسویں صدی میں ہونا لازم ہے برباد ہو گا ایک کافر زوراء میں بنی قنطور میں سے شریر لوگوں اور کفار کے ہاتھوں تباہی ہو گی اور بے شک رحمت ان کے دلوں سے نکال لی جائے گی پس وہ شدید قتل عام کریں گے اور اندھوں کو قید کریں گے اور بچوں کو ذبح کریں گے اور عورتوں کو زندہ چھوڑ دیں گے اور تلاش کریں گے چیدہ چیدہ بنو ہاشم کو ان کو سولی دیں

گے ان کا فتنہ اسلام کو کمزور کرنے لیے ہوگا اور ان کی آگ شام کو جلا دے گی پس افسوس حلب کے لیے ان کے محاصرہ کرنے کے بعد اور ان کی تباہی پر ان کی بربادی پر اور ہرنیاں ان کی خون سے کئی روز تک سیراب ہونگی اور ان کے قیدیوں کو ہانکا جائے گا پس وہ نہ پائیں گے ان کے حفاظت کرنے والوں کو پھر ان میں سے بے دین جابر چل پڑیں گے اور بلا فارقین کی بستی میں اترے گی اور بلند قلعے گرائے جائیں گے اور اس کے شہروں میں آفتیں اتریں گی پس صرف دمشق اور اس کے ارد گرد کے کونے ہی بچیں گے اور اس کے مشرقی حصے اور بلائی حصے پر خون بہائے جائیں گے پھر وہ داخل ہونگے بعلبک میں اور کئی مصیبتیں اتریں گی ایک مصیبت ابنان کے کناروں میں آئے گی پس کس کس قدر مقتول ہونگے جن کے خون زمین کی گہرائی میں ٹپکیں گے اور کتنے قیدی ذلیل ہونگے طومار کی بستیوں میں اور وہ وقت قائمؑ کے ظہور کی نشانیوں میں سے ایک ہوگا۔

اے لوگو! جان لو میں فضیلت کا بہانے والا ہوں میں بلندیوں کی بلندی ہوں میں سخیوں کی سخاوت ہوں میں مدت کی نشانی ہوں حتیٰ کہ ان کے امر سے جدت پیدا ہو پس آئے گا جب ان کے پاس وقت غار کا اور ثابت ہوگا ان پر قطروں کا متعدد ہونا اپنے حملہ کرنے والے مسلح لشکر سے اور وہ چوتھا پیغام دینے والا ہوگا جو ٹھہرے گا اور کامیاب ہوگا اور تقدیر کے حوادثات ایسے لشکر کے ساتھ جن کو بھوک جمع کرے گی اور اس کو بھڑکائے گا پس اسے پیاسے بازار کی طرف ہانکے گا اور ان کے شیطان کنعان کی زمین میں ٹھہر جائیں گے اور ان کے لشکر کو بقیہ لوگ قتل کریں گے اور تمام پر ہلاکت اترے گی پس موافق ہوگا ان سے متفرق کے بعد جو نجات کا مالک ہوگا فرات تک پس وہ دوسرا واقعہ اٹھائیں گے جبکہ کوئی جائے پناہ نہ ہوگی اور یہ فاصلہ ہولناک ہوگا گلا گھٹنے سے پہلے پس اسلام کے نام پر ان کو کثرت عذاب دے گی اور اس وقت ان پر ٹوٹ پھوٹ اترے گی پس وہ جزیرہ کا قصد کریں گے اور خصباء کی طرف جائیں گے اور وہ بربادی کریں گے حدباء کی طرف لوٹنے کے بعد پھر ایک سیاہ ترین دلیر ظاہر ہوگا بصرہ سے نبی عمرہ کی ایک جماعت میں جو ان کے پاس شام سے آئے گا اور وہ مدحش ہوگا پھر اس کا متابع دھوکے

سے ارعش ہو گا پھر اس کے ساتھ مل جائے گا بڑے لشکر کے ساتھ میدان تک پس کس قدر جلد باز ہے وہ جو اس کے حوالے ہو گا اس کے فتنے کے بعد پھر وہ جری عراق کا قصد کرے گا تا کہ اس کے کھوٹ کو چمک سے تبدیل کرے تو اسے انبار میں مقصد سے پہلے ہلاکت ہلاک کر ڈالے گی اور گھس جائے گی اس کے اہل پر بیماری اس کے فضول قسم کے عیبوں سے اور آنکھیں عنقریب دیکھیں گی گندمی رنگت کے کھلنے والے غلام کو جبکہ مائل ہونگے شک کے پہلو پس اس کا لقب ہو گا الحاکم اور وہ معتبر لوگوں کو مانوس کر کے عرب کو قید کرے گا اور طلب کی دوڑ پر روانہ کرنے کے بعد تباہی کو ملاتے ہوئے انبار کے صحرا میں۔ گویا کہ میں ارعش کو دیکھ رہا ہوں اور بے شک امر اس کے سپرد ہو گا اور اس کی مہلت طویل ہو گی اور یہ مقصود کے موافق کی مخالفت سے ہو گا اور اور وہ معلق کرے گا عہد توڑنے والوں کے تعلقات کو تا کہ اس میں ملاوٹ ہو اور ان کو تقدیر آلے جائے پس افسوس مصیبت کے شر سے اس کے وقفہ م میں اور اس کی آرزوؤں کی چمک اس کی پاکی کی صفائی سے پس اس وقت شگاف ڈال دے گی اس کی چھینک اور یہ دسویں صدی کے آخر میں ہو گا جب بنو قنطور مکمل گھومیں گے اور ان کا تیسری مرتبہ اجتماع رمضان کے مہینہ میں ہو گا جس ان سے ابو شواص لڑائی کرے گا اور وہ ابو لفارس ہے تو پھر ان کے درمیان ظلم کرنے والا ظاہر ہو گا اور ہند کا بادشاہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہو گا اور گھر اس کی زندگی میں کہے گا کیا نہیں قسم کھائی میں نے اور سلطنت کا معاملہ کم ہو جائے گا اور جزیرہ والوں کا مقدر ذلت ٹھہرے گی اور تلواریں صبح کے اوقات میں نکلیں گی اور صیصموت کے ممالک میں خون رینگے گا اور لشکروں میں اختلاف ہو گا اور ان پر حملہ آور حملہ کریں گے اور آگ پوشیدہ راستوں سے داخل ہو جائے گی اور ذبحہ کے درمیان لڑائی شدید ہو گی اور غم کے ساتھی ہی مشکلات بھی شامل ہو جائیں گی اور نوبہ کے راستے تباہ ہو جائیں گے اور پیغام لمس کو چھولے گا اور اندلس کے ملک میں اختلاف ہو جائے گا اور عرب کو ڈرانے والا دہشت زدہ کرے گا اور اہل مراکش آپس میں لڑیں گے اور قفحات میں لڑائیاں ہونگی اور ان کے لیے جنگ اپنی پنڈلی پر کھڑی ہو جائے گی اور چوروں کے ابتدائی

لشکر چل پڑیں گے اور ہوائیں کشتیوں کو اڑائیں گی اور جزائر پر نیزے نکل آئیں گے اور دفن شدہ ذخیرہ نکل آئے گا اور قسطنطنیہ کا مالک ہلاک ہو جائے گا اور گرادے گا روم کے کناروں کو ایک دھنسی ہوئی آنکھوں والا غمزدہ چپٹے ناک والوں پر اور خراسان میں فتنے شدید ہونگے اور آل حسان کو کامیابی ملے گی اور بنو قنطور اختلاف کی وجہ سے مختلف ہونگے اور آپڑے گا ان پر ایک آدمی اور گرمیاں گزارنے کی جگہیں مٹ جائیں گی اور کھل جائیں گے لوگ اپنے ظاہر ہونے کی جگہ اور پورا شہر غلطی سے دھنسادیا جائے گا اور برباد کر دیئے جائیں گی چٹیل جگہ کے مقامات اور زیادہ ہونگے زلزلے اور جاوہ کے ممالک میں جھگڑے زیادہ ہونگے اور دسایس کے درمیان عجمی کافر ظاہر ہونگے اور ان پر لڑائی فارس کی زمین میں گرم ہو جائے گی اور مشرق کی آگ بھڑک اٹھے گی پس بچو مکمل طور پر بچو ڈرانے والے سے جب خراسان میں زلزلے ظاہر ہونگے اور ہمدان میں مصائب نازل ہونگے اور عراق کی زمین کانپنے لگے گی اور مزین ہو جائے گا کفر عناق کے ہاں اور شام میں اختلاف پھیل جائے گا اور انصاف اس کے اہل سے رک جائے گا اور حملہ آور ہو گا دریا اپنے کناروں پر سرحدات میں اور کمزور ہو جائیں گے اس کی ٹھوکر سے دھوکے والے اور جھوٹ مصر میں مشہور ہو گا اور اسکے باشندوں میں غم اور لڑائی واقع ہو گی اور کافر پر لشکر اختلاف کریں گے اور ان میں بزدلی زیادہ ہو گی اور عمارتیں حجاز میں پھیل جائیں گی اور حرم پر مقیم ہونے والوں سے خطرہ ہو گا اور لشکروں کا اختلاف ہو گا اور یمن والے اپنے ملک پر ہونگے اور ان میں سے لوگ کشتیوں پر نجات پائیں گے اور موجیں چلیں گی اور لڑائی بھی اور عرب کا مقام ہجرا کھڑ جائے گا اور جزائر کا غم بھڑکے گا اور جنگل کے کناروں کو بھر دے گا اور روم کے لشکروں کے درمیان بھی اختلاف واقع ہو گا اور جو چھپا ہو گا وہ پھیل جائے گا اور فضیلت والے جہان سے کوچ کر جائیں گے اور کمینے لوگ ظلم والے ہونگے اور لوگوں پر بدکاری غالب ہو گی اور لوگ دھوکے سے بادشاہ بنیں گے گناہوں میں ملوث ہو جائیں گے اس کے باشندے اور ان کے علماء بھی گناہوں کا ارتکاب کرنے والے ہونگے اور حق والوں سے حقوق روک لیے جائیں گے اور بعض کو چمک پہنچ جائے گی پس

اس وقت مہدیؑ کا ظہور ہو گا۔

ہم سب اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کی طرف ہی لوٹ جانا ہے مصائب عام اور امید کم ہو گی دعا مصنوعی اور بلا نازل ہو گی دواء نہ ملے گی دین اسلام تنگ ہو گا اور اسے شام میں کافر ہلاک کرے گا پس جب سرخ کافر کھڑا ہو گا اور اس پر دل گھٹ جائیں گے تو وہ نہ رہے گا حتیٰ کہ قتل ہو جائے گا اور اسکے خون کا مطالبہ سرمئی آنکھوں والا کرے گا اور وہاں وہ شرک کی طرف لوٹایا جائے گا اور ترک میں سے ساتواں اسے قتل کرے گا اور دیہاتی لوگ بیدا میں متفرق ہو جائیں گے اور کٹ جائیں گے راستے اور اسباب اور محل روک لیے جائیں گے اور تنگی کو سعادت جانا جائے گا اور داخل ہو گا شور کرنے والا اور بابل کی زمین میں مصیبتیں اتریں گی اور شدید ہو نگی اور پھیل جائیں گی تکلیفیں اور صاف بھی میلا ہو گا اور کمزور پھیل جائیں گے اور تنگدستی سے ملک بھی کانپیں گے اور مخالفت سے ظلم بھی سیاہ ہو جائیں گے اور خیر پر قہر غالب آئے گا اور شر کا جھنڈا اچھلے گا اور لوگوں کو بلا لپیٹ جائے گی اور شام میں مہنگائی اترے گی اور کناروں پر لڑائیاں زیادہ ہو نگی اور لڑائی اپنی پنڈلی پر کھڑی ہو جائے گی اور اعمال اس کی خرابی کی اطاعت کر لیں گے اور اس کی تعمیر کی اجازت پہاڑ دیں گے پس ہائے افسوس ایسے مقتولوں پر جو عمدہ افعال کو اکھٹا کرنے والے ہیں جو محبوب بے پرواہے قتل عمد سے تلوار کے ساتھ جو جائے ولادت ہے ابی سند کی پھر خاتم الالعین کی اور وہ عبداللہ ہے جو وہاں کا رہنے والا ہے پس وہ نہ ٹھہرے گا حتیٰ کہ وہ پالے گا ایسے لشکر کو جو اسے شرک کے لیے پیش کرے گا اور اس میں آگ ہو گی پس وہ اسے مار ڈالے گی اور بھاگنے والا آنسو بہائے گا پس بہت جلد وہ اسے آلے گا اور وہ جامع مسجدیں گرائے گا اور ان کے نشانات بھی اور گہنا دے گا چمک کو اور اسکے اعضاء کو اور کبیرہ گناہوں کو صغیرہ جانے گا اور قبیلوں کو ہلاک کرے گا اور بدکار کو بلند کرے گا اور اچھوں کو پست جانے گا اور ممالک کو غلام بنائے گا اور راہ چلنے والوں کو ہلاک کرے گا اور حقیر و ذلیل لوگوں سے محفلیں سجائے گا اور فاضل لوگ ختم ہو جائیں گے اور معرفت والے چلے جائیں گے اور وہ قرآن جلائے گا اور مخالفت کا اشارہ کرے گا

اور فاسقوں سے ملاقات رکھے گا پس نہ خشک ہو گی چاندی اور نہ ہی کمینے درست ہونگے حتیٰ کہ اسے پالیں اور اسی سال ابن حرب لباس پہنے گا حتیٰ کہ وہ شام سے لوٹے اور اس کے ہمراہ جھینہ بن وھب ہو گا اکیلا اپنے گدھے کے ساتھ جو دھمکایا گیا ہو گا اپنے نکلنے سے جزیرہ قشمیر سے اور اس کے ساتھ اور شیاطین ہونگے پھر ان میں سے ایک سعید کو قتل کرے گا اور اس کی بیٹی کو قید کرے گا جو ولیدہ ہو گی پھر وہ حجاز کے درمیان کا قصد کرے گا اور ان کے ہاتھوں سے آزاد لوگ مارے جائیں گے پھر افسوس کوفہ پر اور اس کی جامع مسجد پر مبارک ہو حقیقت والوں کے لیے مبارک ہو تنگیوں میں کمزوروں کے لیے اور کہاں ہو گا بھاگنا کافر کے ظاہر ہوتے وقت جو شلعین المیل سیاہی پھیلانے والی ہوا کے ساتھ ایسے لشکر کے ہمراہ کہ ان کے غلام کا بھی قصد نہیں کیا جاتا اور نہ ہی ان کا راستہ شمار کیا جاتا ہے اور نہ ہی فدیہ دیا جائے گا اور نہ ہی قیدی کی مدد کی جائے گی اور ان کے ساتھ گینڈے اور ہاتھی ہونگے وہ بوجھل کر دیں گے پشتوں کو اور گھبراہٹ میں ڈال دیں گے بڑی سرحدوں کو اور وہ تیرتے آئیں گے اور وہ لوٹ لیں گے نیک بختوں کو اور وہ روم کے شہروں کا احاطہ کر لیں گے ایک حرمت والے مہینے میں اور وہ بنی حام سے بھی شدید عذاب والے ہونگے پس کس قدر خون بہایا جائے گا زمانے کی زمین پر اور کتنے قیدی ہانکیں جائیں گے حتیٰ کہ کہا جائے گا سیراب کر دیا مصر کو فساد نے اور شکار کر لیا لومڑی نے سانپوں کو یا شیروں کو پس اللہ ہی مالک ہے ان آفات سے اور طلب کرنا حوادثات کو اور محفوظ کر دیا گھر کو کناروں نے حتیٰ کہ بند کر دیا گیا کنارے کو پس اس وقت کوئی کمینہ حکم دے گا کہ بیت المقدس کو برباد کر دیا جائے پس جب وہ اس کے امروں کو تسلیم کر لے گا اور اپنے لشکر کو لے کر چلے گا تو وہ اول سے آخر تک پیاس میں ہلاک ہو جائیں گے پس آپہنچے گی ان کے قیدیوں کو طمع اور زمانہ ان پر پل پڑے گا رملہ میں اور ان کو شمال لپیٹ لے گا ذلت کے ساتھ پس اے اللہ بچا ان ایام سے اور اس سال شر متواتر ہو گا اور یہ سال سیاہ اور قہر والا ہو گا منہ کو بند کر دیا جائے گا اور اس کا خوف نو ماہ میں ہے اور سنو بے شک رک جائے گا جنگل اپنے کنارے سے اور دریا اس پر سواری سے اور بھائی اپنے بھائی کا انکار کرے گا اور بچہ باپ کی نافرمانی

کرے گا اور عورتیں اپنے شوہروں کی مذمت کریں گی اور مائیں اپنی بیٹیوں کی بدکاری کو مستحسن جانیں گی اور فقہاء جھوٹ کی طرف مائل ہونگے اور علماء شک کی طرف مائل ہونگے اور اس وقت کھل جائے گا پردہ حجاب والوں سے اور سورج مغرب سے طلوع ہو گا اور اس وقت آواز دے گا منادی آسمان سے کہ اے اللہ کے ولی ظاہر ہو جائیں وقت ظہور آگیا اس آواز کو مشرق و مغرب والے سنیں گے پس ہمارا قائمؑ ظاہر ہو گا اس کا نور چمکے گا اس کے آگے روح الامین ہو گا اور اس کے ہاتھ میں واضح کتاب ہو گی پھر نبیوں، شہداء اور صالحین کے وارث جن کے آگے عیسیٰ بن مریمؑ ہونگے بیت الحرام میں مہدیؑ سے بیعت کریں گے اور اللہ اس کے لیے مومنین جمع کرے گا پس وہ اس کی بیعت کریں گے ان کے پاس فرشتے آئیں گے اور ارد گرد سے لشکر والے ایک رات میں اگرچہ وہ اطراف میں متفرق ہونگے پس وہ ان کے چہرے مسجد حرام کی طرف پھیر دے گا اور لوگوں کے لیے بڑے امور بیان کرے گا اور وہ ذات کے بارے میں خبر دے گا اور اس کی صفات پر دلیل پیش کرے گا پھر مکہ کا والی جابر بن اصلع ہو گا اور عوام اسے ابطع مقام پر قبول کریں گے پس وہ علیم سے واپس آئے گا اور حرم میں مشرکوں کو قتل کرے گا پھر والی بنے گا رماع بن مصعب اور وہ یثرب کی طرف چلنے کا قصد کرے گا پس وہ بلند کرے گا اپنے لشکر کے لیے پرچم اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ چلے گا پس مہدیؑ والی بنائے گی شبابہ بن وافر، حسین بن ثمیلہ، عفیلان بن احمد اور روامہ بن زید کو حجاز کے امور کا اور نجد کی زمین کا اور وہ والی بنائے گا حبیب بن تغلب اور عمارہ بن قاسم اور خلیل بن احمد اور عبداللہ بن نصر اور جابر بن فلاح کو یمن اور اکامل کے ممالک کا اور وہ والی بنائے گا صور بن عاصم اور جعفر بن مطلوب اور حمزہ بن صفوان اور راشد بن عقیل اور مشہود بن منصور اور احمد بن حسان کو بحرین اور اس کے ساحلوں اور عمان اور اس کے جزیروں کا اور وہ والی بنائے گا راشد بن رشید اور حزیمہ بن عوام اور ہلال بن ھمام اور عبدالواحد بن یحییٰ اور اسماعیل بن جعفر اور یعقوب بن مشرف اور غیلان بن الحسن اور موسیٰ کو جزائر الکرادیس کا اور وہ والی بنائے گا احمد بن سعید اور طاہر بن یحییٰ اور اسماعیل بن جعفر اور یعقوب بن مشرف اور غیلان بن الحسن، اور موسیٰ

بن حارث کو حبشہ کا اور مراکش کے ممالک کا اور والی و حاکم بنائے گا ابراہیم بن المعلیٰ اور حسین بن علاب اور احمد بن موسیٰ اور موسیٰ بن رمیح اور یمیز بن صالح اور یحییٰ بن غانم اور سلیمان بن قیس کو جذلان کے اہم مقامات اور فوفلہ کے علاقوں کا اور حاکم ہونگے طالب بن غالی اور عبدالعزیز بن سعب بن مرہ اور ہشام بن خولان، اور عمرو بن شہاب، اور جبار بن لہلین اور صبیح بن مسلم قریبی ممالک اور جزائر کے اور یہ لوگ شیراز کے گردونواح کے ہیں اور حاکم ہونگے احمد بن سعدان اور یوسف بن مقانح اور علی بن مفضل اور زین بن نصر اور جراد بن ابی العلاء اور کریم بن لیث اور حامد بن منصور حمیر کے علاقوں کے اور حاکم ہونگے عمار بن الحارث اور محمد بن عطاف اور جمعہ بن سعد اور ہلال بن دوادیتہ اور عمر بن الاسعد جزائر ملیسباء کے اور عمائر کی عملداری کے لیے اور الحسن بن ہشام اور حسین بن غامر اور علی بن رضوان اور سماتہ بن بہیج شام اور اردن کے حاکم ہونگے اور حاکم ہونگے جنین بن احمد اور محمد بن صالح اور عزیز بن یحییٰ اور فضل بن اسماعیل یہ سب شام الاقصیٰ کے اور اور شام اوسط کے ساحلی علاقے کے اور محمد بن ابی الفضل اور تمیم بن حمزہ اور مرتضیٰ بن عماد اور علی بن طاہر اور احمد بن شعبان مصر کے ممالک اور جزائر نوبہ کے حاکم ہونگے اور الحسن بن فاخر اور فاضل بن حامد اور منصور بن ذنوب اور حمزہ بن حریم اور عطاء اور حباۃ اور وہب بن حیا اور وہب بن نصر اور جعفر بن ثاب اور محمد بن عیسیٰ اور تفور یہ سب سائط نوبہ اور کرود کی عملداری کے حاکم ہونگے اور احمد بن سلام اور عیسیٰ بن جمیل اور ابراہیم بن سلمان اور علی بن یوسف جابقاء کے گردوانوح کی عملداری اور اسکے ساحل اور اسکے جنگلوں کے حاکم ہونگے اور وثاب بن حبیب اور موسیٰ بن نعمان اور عباس بن محفوظ اور محمد بن حسان اور حسین بن شعبان یہ سب جزائر اندلس اور افریقہ کے حاکم ہونگے اور یحییٰ بن حامد اور نبہان بن عبیہ اور علی بن محمود اور سلمان بن علی اور احمد بن سامر اور علی بن ترخان یہ سب مراکش کے گردونواح اور مصاعد کی سرحدات اور مروجہ النخیل کے حاکم ہونگے اور یہ خراسان کے باشندے ہونگے اور داؤد بن مخیر اور یعیش بن احمد اور ابوطالب بن اسماعیل اور ابراہیم بن سہل یہ سب دیار بکر اور مشارق روم کے

ممالک اور ان کے ساحل کے حاکم ہونگے اور علقمہ بن ابراہیم اور عمران بن شبیب اور فتح بن معلیٰ اور سند بن مبارک اور قائذ بن وفا اور مصنون بن عبداللہ یہ لوگ قسطنطینہ اور قفچاق کے ساحل کے حاکم ہونگے اور دو بھائی محمد و احمد عراق کی دائیں جانب کے حاکم ہونگے اور یہ دونوں اہواز کے ہیں اور سعید بن نفار اور نزار بن سلیمان اور محمد بن کامل فارس کے علاقوں کے اور ہرمز کے ساحل کے حاکم ہونگے اور یہ دنوں ہمدان کے ہیں اور عیسیٰ بن عطاف اور حسین فضال یہ دونوں عراق ری کے ساحل اور پہاڑوں پر حاکم ہونگے اور نصیر بن احمد اور عباس بن فضیل اور طالیع بن مسعود یہ سب موصل کی عملداری اور ارمن کے اہم مقامات کے حاکم ہونگے اور امجد بن عبداللہ اور اسامہ بن ابی تراب اور محمد بن حامد سمعان بن عمران اور ضحاک بن عبدالجبار اور منیع بن مکرم سب خراسان کے علاقوں اور نہرین کی عملداری کے حاکم ہونگے اور مفید بن ارقم اور عون بن ضحاک اور یحییٰ بن یزحم اور اسماعیل بن ظلوم اور عبدالرحمٰن بن محمد کثار بن موسیٰ یہ لوگ کرخ کے پہاڑوں اور عدن کی سلطنتوں اور روس کے حاکم ہونگے اور عبداللہ بن حاتم اور برکہ بن الاصیل اور ابوجعفر بن زرارہ اور ہارون بن سلطان اور سامر بن معلا المالق یہ لوگ چین کے علاقوں اور صحرا کے حاکم ہونگے اور اہبان بن صالح اور عمارہ بن حازم اور عطاف بن مفوان اور ابطال بن حمدون اور عبدالرزاق بن ہشام اور حامد بن عبادہ اور یوسف بن داؤد اور عباس بن ابی الحسن یہ لوگ دیلم کے ممالک اور قماقم کے قشاقس کی سرحدات اور غیلان کے حاکم ہونگے اور مطاع بن جالبس اور محمود بن قدامہ اور علی بن قین اور صف بن اسماعیل اور فصیح بن غیث بن النفیس اور ماجد بن حبیب اور فضل بن ظہر اور غیاث بن کامل اور علی بن زید یہ لوگ مدائن الخطار اور زوابق کے پہاڑوں شجارات کی عملداری کے حاکم ہونگے اور یعقوب بن حمزہ اور محمد بن مسلم اور ثابت بن عبدالعزیز اور حسین بن موہوب اور احمد بن جعفر اور ابواسحاق بن نضیع یہ لوگ مفالیق الضوب اور صواریق کی بستیوں کے حاکم ہونگے اور حسن بن عباس اور مرید بن قحطان اور معلیٰ بن ابراہیم اور دامہ بن داؤد اور مفرج بن مسلم اور سعد بن کامل یہ سب کلب کے علاقوں اور

ظلمات کے گردونواح کے حاکم ہونگے اور فضیل بن احمد اور فارس بن ابی الخیر اور اسد بن مراحات اور باقی بن رشید اور رضی بن فہد اور عباس بن الحسین اور قاسم بن الحسن اور حسین بن عتیق یہ لوگ سدود اور اس کی مضافات کے حاکم ہونگے اور فضلان بن عقیل اور عبداللہ بن غیاث اور بشار بن حبیب اور سعدان بن واثق اور فصیح بن ابی عفیف اور مرقد بن مرزدق اور سالم بن ابی الفتح اور عیسیٰ بن المثنیٰ یہ سب ضحاضح کے ممالک اور قیصان کے ذبح خانے کے حاکم ہونگے اور زاہد بن یونس اور عصام بن ابی الفتح اور علامہ بن جواد یہ سب غربعین اور عرائز کے حاکم ہونگے اور محمد بن قوام اور جعفر بن عبدالحمید اور علی بن ثابت اور عطاء اللہ بن احمد اور عبداللہ بن ہشام اور ابراہیم بن شریف اور ناصر بن سلمان اور یحییٰ بن داؤد اور علی بن ابی الحسین یہ سب المعاید کے ممالک اور ملابس کے پہاڑوں کے حاکم ہونگے اور یہ لوگ عجم کے علاقوں سے ہونگے اور مہدیؑ چنے گا سادات میں سے بڑے لوگ جو عالم ہوں اور پوری معرفت رکھتے ہوں امکان کو قائم کرنے کے لیے ان میں سے بارہ آدمی ہیں اور وہ یہ ہیں محمد بن ابی الفضل، علی بن ابی غابر، حسین بن علی، داؤد بن مرتضیٰ، اسماعیل بن حنفیہ، یوسف بن حمزہ، عقیل بن حمزہ، عقتل بن علی، زید بن علی، جابر بن المصاعد اور ان کو وہ جابرساء اور مشرقی ممالک کی تولیت دے گا اور انہیں حدود قائم کرنے کا حکم دے گا اور عہد کی حفاظت کرنے کا حکم دے گا پھر وہ چند محترم اور نیک و متقی لوگ چنے گا اور وہ معصوم بن علی، طالب بن محمد، ادریس بن عبید، ابراہیم بن مسلم، حمزہ بن تمام، علی بن حسین، نزار بن حسن، اشرف بن قاسم، منصور بن تقی، عبدالکریم بن فاضل، اسحاق بن موید اور تواب بن احمد اور ان کے سپرد جابرقاء اور مغربی علاقے کرے گا اور ان کو بھی وہی حکم دے گا جو اپنے دیگر ساتھیوں کو حکم دے گا پھر وہ بارہ آدمی چنے گا اور وہ طاہر بن ابی قود، ابن کامل، حرث بن محمد، محمد بن ماجد، رضی بن اسماعیل، ظہیر بن ابی الفجر، احمد بن القفل اور الرکن بن الحسن اور ان کو وہ شمال اور روم کی عملداری سپرد کرے گا اور ان کو بھی وہ امر کرے گا جس اس نے ان سے پہلے صدیقین کو کیا ہوگا پھر وہ بارہ آدمی عیوب سے پاک منتخب کرے گا اور وہ اسماعیل بن

ابراہیم، محمد بن ابی القاسم، یوسف بن یعقوب، فیروز بن موسیٰ، حسین بن محمد، علی بن ابی طالب، عقیل بن منصور ،عبدالقادر بن حبیب، سعد بن سعید، سلیمان بن مرزوق، عبدالرحمٰن بن عبدالمنذر اور محمد بن عبدالکریم ہونگے اوران کو جنوب کی طرف اوراس طرف کے تمام ممالک ان کے سپرد کرے گااوران کو بھی وہی حکم دے گا جوان سے پہلوں کو دیا پھراس کے بعد پرچم کو قائم کرے گااور معجزات ظاہر کرے گااور کوفہ کی طرف چلے گااور وہ سلیمان نبیؑ کے تخت پراترے گااور پرندے اس کے سرپر حلقہ باندھیں ہونگے اور وہ سلیمانؑ کی انگوٹھی پہنے ہوئے ہوگااوراس کے ہاتھ میں موسیٰؑ کا عصا ہوگااوراس کا ساتھی روح الامینؑ ہوگااوراس کے ساتھ عیسیٰ بن مریمؑ ہوگا اور مہدیؑ نبیؐ کی چادر زیب تن کئے ہوئے ذوالفقار ہاتھ میں لیے ہوئے ہوگااوراس کا چہرہ گول روشن چاند کی طرح ہوگا جبکہ وہ اپنی جوبن والی راتوں میں ہواور وہ نکلے گا دو گھاٹیوں کے درمیان جیسے کہ چمکتی ہے بجلی اوراس کے سرپر نور کا تاج ہوگااور وہ شیر پر سوار ہوگا اگر کوئی شے کہے گا تو وہ اللہ کے قدرت سے ہوجائے گی اور وہ مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست کرے گااور مردوں کو زندہ کرے گااور زندوں کو موت دے گااور اور زمین اپنے خزانے اس کے لیے اگل دے گی اور وہ آدمؑ کی حکمت، ابراہیمؑ کی وفااور یوسفؑ کے حسن اور محمدؐ کی مسکراہٹ کا جامع ہوگا جبرائیلؑ اس کے دائیں جانب میکائیلؑ بائیں جانب اور اسرافیلؑ اس کے پیچھے اور بادل اس کے اوپر سایہ کئے ہوئے ہوگااور نصرت اس کے آگے اور انصاف اس کے پاؤں کے نیچے ہوگااور وہ لوگوں کے لیے نئی کتاب ظاہر کرے گااور وہ کافروں پر شدید مشکل ہوگی وہ لوگوں کوایک امر کی طرف دعوت دے گا جواس کا اقرار کرے گا وہ ہدایت پائے گااور جو انکار کرے گا وہ گمراہ ہوجائے گا پس خرابی ہے پوری خرابی ہے اس کے لیے جو اس کا انکار کرے وہ مومنوں کے لیے شفقت کرنے والا اور کافروں سے شدید انتقام لینے والا ہوگااور وہ اپنے سامنے بڑے بڑے یہوداوران کے علماءاور دین عیسائیت کے رؤساءاور علماء کو بلائے گااور وہ حاضر کریں گے تورایت اور انجیل اور زبوراور فرقان اور مہدیؑ ان سے ہر کتاب پر ایک ایک سے ان سے اس کی تاویل طلب کرے گااوران کوان

کتب کی تحریف بتائے گا اور ان میں اللہ کے حکم سے فیصلہ کرے گا پھر مہدیؑ اس امت کی طرف رجوع کرے گا جو شدید اختلاف والی اور بہت کم الفت والی ہے اور وہ تمام شہروں سے ان لوگوں کو بلائے گا جن کو وہ لوگ دین کے علماء، فقہاء، حکماء نجومی، فلسفی، طبیب اور تسلیم کرنے والے شیعہ سمجھتے ہونگے پھر وہ ان میں حق کے ساتھ فیصلہ کرے گا جس میں انکا اختلاف ہو گا اور مہدیؑ لوگوں کے درمیان عدل قائم کرنے کے بعد اس آیت کو تلاوت کرے گا (اور نہیں ظلم کیا ہم نے ان پر بلکہ وہ اپنی جانوں پر خود ظلم کرتے ہیں) لوگوں کے لیے حق واضح ہو جائے گا اور سچائی کھل جائے گی اور پوشیدگی دور ہو جائے گی اور جو دلوں میں ہو گا حاصل کر لیا جائے گا اور ہر کوئی دار آخرت اور انجام کو جان لے گا اور حکمت الٰہیہ پوشیدہ ہونے کے بعد ظاہر ہو جائے گی اور شریعت مختار اندھیرے میں جانے کے بعد چمک اٹھے گی اور قرآن پاک کی تاویل ظاہر ہو گی جسے کہ ازل و قدیم کا ارادہ ہو گا ہدایت کرے گا سیدھے راستے کی طرف اور گناہگاروں کے چہروں سے پردے ہٹا دے گا اور شیطان کی آگ بجھا دے گا اور باطل بادشاہی کو ختم کر دے گا اور بے کاروں کو معطل کرے گا اور مفضول و فاضل میں فرق کر دے گا اور لوگوں کے لیے مقتول و ت قاتل بتائے گا اور ذبح ہونے والے پر رحم کرے گا بیمار کو تندرست کر دے گا زہر خوردہ سے بات کرے گا ندامت کو بیدار کرے گا اور محفوظ اس کی طرف ظاہر ہو جائیں گے اور خیانتی ذلیل ہونگے اور دین میں فتویٰ دینے والے علماء سے انتقام لیا جائے گا پس ہلاکت ہو ایسے علماء کے لیے ان کے پیروکاروں کے لیے کیا دین ناقص تھا کہ انہوں نے اسے مکمل کر دیا؟ یا اس میں کجی تھی جسے انہوں نے درست کر دیا؟ یا لوگوں نے مخالفت کا ارادہ کیا تھا پس اب انہوں نے اطاعت کی ہے؟ یا اس نے ان کو درست حکم دیا تھا انہوں نے نافرمانی کی تھی؟ یا وہم ہوا تھا نبی مختارؐ کو اس میں جو وحی آئی پس انہوں نے یاد دلایا یا دین مکمل نہ ہوا تھا آپؐ کے عہد میں پس انہوں (نام نہاد علماء) نے اسے مکمل کر دیا؟ یا کوئی نبی آپؐ کے بعد آیا تھا پس انہوں نے اس کی اتباع کی یا لوگ خاموش تھے آپؐ کے عہد میں پس انہوں نے ضرورت پوری کر لی تو اٹھ کھڑے ہوئے اور

انہوں نے پست و حقیر کر دیا اسے جو ان کے پاس تھا پس بہت دور ہے یہ اور اللہ کی قسم کوئی امر مبہم نہیں رہا اور نہ کوئی حکم مگر رسول اللہؐ نے اسے واضح کر دیا اور بیان کیا حتیٰ کہ نہ رہا فتنہ ان لوگوں کے لیے جو ایمان والے تھے بے شک نصیحت حاصل کرتے ہیں عقل مند لوگ پس کتنے ہی ایسے ولی ہیں جنہوں نے اس کا انکار کیا اور کتنے وصی انہوں نے ضائع کیے اور حق کا انہوں نے انکار کیا اور ایمان والوں کو انہوں نے پریشان کیا اور کتنی باطل حدیثیں رسول اللہؐ اور اہل بیتؑ سے انہوں نے نقل کیں اور کتنے برے کام جو انہوں نے جائز قرار دیئے اور کتنی خبریں انہوں نے اپنے رائے سے ان کی تاویل کی اور کتنی آیات اور معجزے جن کو اللہ نے آپؐ کے ہاتھ سے جاری کیا انہوں نے انکار کیا اور روکا اس کو سننے سے اور حقیر جانا عنقریب ہم بھی کھڑے ہونگے اور یہ بھی کھڑے ہونگے اور ہم سوال کریں گے اور ان سے پوچھا جائے گا اور عنقریب جان لیں گے کافر لوگ کون سی تبدیلی میں یہ لوگ پلٹ رہے ہیں مجھ سے عثمان کے خون کا مطالبہ کیا گیا اور انہوں نے سمجھا میں ان میں سے ہوں یہاں تک کہ مجھ سے عائشہ اور معاویہ نے جنگ کی اور گویا کہ میں تھوڑی دیر بعد اس حالت میں کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ قاتل و مقتول بلند جنت میں ہیں اور وہ بھول گئے جو اللہ نے فرمایا (اور ہم نے لکھ دیا ان پر اس میں کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بھی بدلہ ہوتا ہے) اور اللہ کا قول ہے کہ (جو کسی مسلمان کو قتل کرے جان بوجھ کر پس اس کی سزا جہنم ہے اس میں وہ ہمیشہ رہے گا) اور گویا میں عنقریب ایسا ہونگا کہ لوگ مجھ سے یہ جھوٹ منسوب کریں گے کہ میں نے ابو بکر کی خلافت میں اس کی بیعت کر لی تھی بے شک انہوں نے بہتان عظیم لگایا ہے پس ہائے تعجب ہے اور پورا تعجب ہے اس سے کہ لوگ گمان کرتے ہیں ابن ابی طالبؑ کے بارے میں کہ وہ ایسی چیز کا مطالبہ کرے گا جو اس کا حق نہ ہو اور ایسی آرزو کرے اور امر خلافت کو مجبور ہو کر گھبرا کر گھما دے اور ان کی لالچ میں اتباع کرے اور اللہ کی قسم بے شک علیؑ موت سے نیند کے جھونکے سے بھی زیادہ مانوس ہے بلکہ صبح کو قوم رات کی بات کی تعریف

کرے گی سنو بے شک ہمارے قائمؑ میں جو اہل بیتؑ سے ہے بصیرت حاصل کرنے والوں کے لیے کفایت ہے اور عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے عبرت ہے اور تکبر کرنے والوں کے لیے عطیہ ہے اور اللہ کا قول ہے (اور لوگوں کو ڈراؤ اس دن سے جب ان پر عذاب آئے گا) اور وہ ہمارے قائمؑ کے ظہور کے وقت ہو گا جو غائب ہو گا کیونکہ وہ کافروں پر عذاب ہو گا اور مومنوں کے لیے شفاء اور رحمت ہو گا اور وہ ظاہر ہو گا جب کہ اس کی عمر چالیس سال ہو گی پس وہ اپنی قوم میں اسی (۸۰) سال تک رہے تھا اور ان کو کہا جائے گا سلامتی ہو اور اللہ رحمت بھیجے محمدؐ اور آپؐ کی آل اطہارؑ پر۔

خطبہ البیان تیسرا نسخہ

اور ایک تیسری روایت ہے جو دارالمنظم فی سر الاعظم مولف محمد بن طلحہ الشافعی نے روایت کی ہے اور یہ اہل سنت کے اکابر ترین علماء میں سے ہیں اور اہل طریقت علماء اور مشائخ حنفیہ کے نزدیک یہ روایت صحیح نقل سے اور پوری وضاحت سے ثابت ہے کہ امیر المومنینؑ نے کوفہ کے منبر پر ایک عظیم الشان خطبہ بیان فرمایا جو خطبہ البیان سے معروف ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب حمد اللہ کے لیے ہے جو کہ ایجاد کرنے والا ہے آسمانوں کا اور انکو پیدا کرنے والا ہے اور پھیلانے والا ہے اور مضبوط کرنے والا ہے ان کو اور ان کو قائم رکھنے والا ہے اور جمانے والا ہے پہاڑوں کو اور جاری کرنے والا ہے چشموں کو اور چلانے والا ہے ہواؤں کا اور ان کو روکنے والا ہے اور منع کرنے والا ہے تند ہواؤں کو اور امر کرنے والا ہے ان کو اور زینت دینے والا ہے آسمان کو اور رونق بخشنے والا ہے ان کو اور تدبیر کرنے والا ہے افلاک کی اور چلانے والا ہے ان کو اور تقسیم کرنے والا ہے منزلوں کو اور اندازہ لگانے والا ہے ان کا اور پیدا کرنے والا ہے بادل کو اور کام لینے والا ہے اس سے اور داخل کرنے والا ہے اندھیری راتوں کو اور روشن کرنے والا ہے ان کو اور وجود بخشنے والا ہے جسموں کو اور ثابت کرنے والا ہے ان کو اور زمانوں کو پلٹانے والا اور ان کو بگاڑنے والا ہے اور

کاموں کو وارد کرنے والا اور نکالنے والا ہے اور روزیوں کا ضامن اور تدبیر کرنے والا ہے اور بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرنے والا ہے اور ان کو اٹھانے والا ہے میں اس کی حمد کرتا ہوں اس کی نعمتوں پر اور ان کے کثیر ہونے پر اور وافر ہونے پر اور میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں اس کے انعامات پر اور ان کے مسلسل ہونے پر اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ واحد لا شریک کے ایسی شہادت جو اسے یاد کرنے والے کو سلامتی تک پہنچائے اور اسکا ذخیرہ کرنے والے کو عذاب سے محفوظ رکھے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور اسکے آخری رسول ہیں جو کہ رسالت میں آپؐ سے سابق ہوئے ان کا فخر ہیں اور آپؐ وہ فاتح رسول ہیں جنہوں نے دعوت پیش کی اور اس کو پھیلایا اللہ نے اسے ایسی امت کی طرف بھیجا جو متوجہ تھی بتوں کی عبادت میں اس قوم کے شعور رکھنے والے شیطان کی پرستش پر جمع ہوگئے اور اس کے ماہر لاجواب کر دیتے تھے جہالت کی دلیلوں سے اس کے بے تحقیق بات کرنے والے اور پھاڑ دیا ایک دوسرے کے مشابہ نعمتوں کو بدکاروں کی نافرمانی نے اور راہ پائی شیطان کی زبان پر معصیت کو قبول کرکے اس کے بد نصیبوں نے اور تقسیم کر دیا کام کی چوٹیوں کو مخالفت کی رنگینیوں سے اس کے چالاک لوگوں نے پس رسولؐ نے ان کے تمام حربے ناکام بنادیئے اور ان کی گمراہی کو تباہ کر ڈالا اور جہالت کے گروہوں پر اس کا نور ہدایت غالب آگیا اس نے قرآن کے معجزات سے شیطان کی دعوت کو مٹاڈالا اور اس کے مکر و فریب کی کثرت کو خاک میں ملا دیا اور کافروں کے غرور اور ان کی ناک کو زمین پر رگڑ دیا حتیٰ کہ اس کی دعوت حق کے ساتھ ہوئی اور جس نے اس کی دعوت حق کو قبول کیا وہ بلند شرف ہوا اور اس محمدؐ کی شریعت مطہرہ قیامت تک اس کے فخر کرنے والے کے لیے فخر ہے اور اس کا بلند درجہ ہے اس کے ارکان پاکیزہ ہیں۔

اے لوگو! مثال چلی ہوئی ہے اور عمل ثابت ہے اور اقدام کیا ڈرنے والے نے اور قریب آگئی موت اور خاموش ہو گیا بولنے والا اور تھوک دیا شکست خوردہ نے اور حقیقت ثابت ہو گئی اور ملنے والا مل گیا اور کمریں بوجھل ہو گئیں اور امور ناہموار ہو گئے اور خوشیاں محبوب ہو گئیں اور حقیقت ثابت ہو گئی اور ڈر کر پیچھے ہٹ گئے مغرور

اور خاک آلودہ ہو گیا مالک اور روک لیے گئے راستے اور چل پڑے اندھیرے اور ہلاک ہو گئے ہلاک ہونے والے اور آباد ہوا افرات اور کثرت ہو گئی سیاہ پتھروں کی زمین کی اور تاکید والی ہو گئیں سختیاں اور رک گئیں لغزشیں اور کم ہو گئی مدت اور مطیع ہو گیا ٹھہرا ہوا اور دہشت زدہ ہوئی گنتی اور وحشی بن گیا میٹھی کلام والا اور بھڑک اٹھے وسوسے اور مدہوش ہو گئے خیالات اور معطل ہو گئے رات کو پھرنے والے اور ذلیل ہو گئے رغبت کرنے والے اور گہرے پانی والی ہو گئیں موجیں اور خوفناک ہو جائیں گے راستے اور کمزور ہو گئے حاجی اور گرا ڈالے گئے طریقے اور شدید ہو گیا شوق اور تحفہ دیا گیا پیاس کا اور گرے گا غبار اور سخت گفتگو کی دشمنوں نے اور اختلاف ہوا عرب میں اور طلب شدید ہو گئی اور بیماری محبوب ہو گئی اور لڑائی چھوٹ گئی اور قرضے مانگے گئے اور آنکھیں روئیں اور فتنے والے فتنے میں پڑ گئے اور دھوکے والے خاموش ہو گئے اور بھڑکے متعدل لوگ اور حد سے تجاوز کیا چست لوگوں نے اور شور کیا پریشان لوگوں نے اور پھیل گئے خبیث لوگ اور عاجز ہو گئے اطاعت کیے جانے والے اور الگ ہو گیا دفاع اور اندھیر ہو گئی روشنی اور بند ہو گئے کان اور ختم ہو گئی پاکدامنی اور مرغوب ہو گیا اختلاف اور برا لگنے لگا انصاف اور غالب آ گیا شیطان اور نافرمانی بڑی ہو گئی اور نامردوں نے تسلیم کر لیا اور عورتوں کو حاکم بنا دیا گیا اور بوجھل ہو گئے حوادثات اور پھونکا پھوکنے والے نے اور کھیلا کھیلنے والے نے اور ہجوم کر لیا دیر کرنے والوں نے اور گر گئے حفاظت کرنے والے اور معجزے ڈر گئے اور اختصار ظاہر ہو گیا اور غالب آ گئے رجز پڑھنے والے اور خواہشات مختلف ہو گئیں اور ابتلاء عظیم ہو گئی اور شکایت شدید ہو گئی اور دعویٰ جاری ہو گیا اور کاٹنے والے نے کاٹا اور توڑنے والے نے توڑا اور اٹھنے والا بیٹھ گیا نیک بخت ہوا قرضدار اور اور دیکھا دیکھنے والے نے اور چاٹنے لگا چکھنے والا اور نصیحت کی سختی کرنے والے نے اور رد کیا بداخلاق نے اور آپس میں بھڑ گئے کم درجہ لوگ اور بے دینی پھیل گئی اور نافذ ہونا مشکل ہوا اور قطرے بارش بن گئے اور غبار اڑنے لگے جنگلات میں اور نجات پائی برتن کے پتھروں نے اور حرکت کی جنگلوں نے اور چیخنے لگے والی اور کمزور ہو گئے متکبر اور وہم ہو گیا

لکھنے والے کو اور کافر ہو گیا بڑا خلف اور پھونک ماری پھونک مارنے والے نے اور زلزلہ ہوا زمین پر اور ضائع ہو گئے فرض اور حکم لگایا توڑنے والے نے اور قسط وار ہو گئے قرض اور امانت چھپائی گئی اور خیانت ظاہر ہو گئی اور حفاظت گندی ہو گئی اور خالی ہو گئے بیابان اور خلط ہو گئے نسب نامے اور ٹیڑھے ہو گئے مٹی کے ڈھیر اور بدبودار ہو گئی قمیص اور گنجان ہو گیا جان بچانے والا مقام اور کھڑے ہو گئے دعویٰ کرنے والے اور لے لیا بدبختوں نے اور آگے آ گئے بیوقوف لوگ اور پیچھے رہ گئے نیک لوگ اور پہاڑ پھیل گئے اور شکلیں بدل گئیں پھیلنے لگے جھگڑے اور پھیل گیا وبال و برائی بھڑے اٹھے فصیح لوگ اور باز آ گئے بزدل اور گھڑھے کھودے نکلنے والوں نے نصف کر لیا گیا چارہ اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تعلق والے اور آواز نکالی سخت جگہوں نے اور اندھیرا شدید ہو گیا اور اکیلا رہ گیا قتل کیا ہوا اور الٹا ہوا قصاص والا اور ناگواری کی ناگواروں نے سختی کی بے آوازوں نے اور بے قیمت قیمتی بن گئے اور عزتیں کھینچ لی گئیں اور دوڑے شفقت کرنے والے اور گر گئے اعلیٰ لوگ اور چھپ گئے راستے اور جوش دلایا ساتھی نے اور گھوم گیا جاسوس زائد بڑھ گیا اور سرکش ہو گیا نرم و نازک اور قید کر دیا بیڑی نے اور کوشش کی نصیب نے اور مشکل میں مبتلا کر دیا مشقتوں نے اور بند ہو گئے راستے اور رکاوٹ بن گیا سامنے آنے والا اور مقرر ہو گیا فرض کرنے والا اور چل پڑا اٹوہ لگانے والا اور کھڑا ہو گیا گھوڑا دوڑانے والا اور گمراہی بھی بھٹک گئی اور چوری میں بھی خیانت ہو گئی اور فضیلت ملی فضل کو اور حاصل ہوئی عبرت اور متفرق ہو گئے جدائی والے اور خشک ہو گئیں بوٹیاں اور راستہ اختیار کر لیا ایک سمت والوں نے اور دیت میں تاخیر کی گئی اور کمزوری پکی ہو گئی اور ٹوٹ گئی بیماری اور سلب ہو گیا وہم اور غمناک ہوا ندامت والا اور لوٹ آیا جانے والا اور پگھل گیا پگھلنے والا اور ظاہر ہوا چمکنے والا اور دردمند ہوا مریض اور پہلو موڑ لیا دقران نے اور سرخ ہو گیا دبران اور چھٹے درجے میں آ گیا سرطان اور چوتھی جگہ ہو گیا زبرقان اور تیسرے درجے میں آیا حمل اور قرعہ اندازی کی زحل نے اور دور ہو گئے مکھیوں کے جھنڈ اور رخ کیا نیل نے اور کم ہو گیا بھاگنا اور مقرر کیے گئے بڑے پیٹ والے اور روک دیا گیا فضل والے کو اور

متوجہ ہوا اقرار اور وفقہ مکمل ہوا اور ہجرت کی ابتداء ہوئی اور کثرت کو دھوکہ ہوا اور سختی نے ڈھانپ لیا اور چپٹے ناک والے ظاہر ہوئے اور داغ لگائے گئے کپڑوں کو اور ان کی امانت گھٹیا لوگ کریں گے اور ان پر بنی عباس والے اقدام کریں گے پس وہ جزائر کو تہہ و بالا کریں گے اور باندیوں کے مالک ہونگے اور آزاد عورتوں کی بے حرمتی کریں گے اور کیسان کو آباد کریں گے اور خراسان کو تباہ کریں گے اور ہم نشیں لوگوں کو علیحدہ کریں گے اور وہ داخل ہونگے اویسان میں پس اسے گرادیں گے اور تباہ کردیں گے قلعوں کو اور باہر نکال دیں گے محفوظ چیزوں کو وہ سختی کریں گے شاخوں پر اور اکیلا چھوڑ دیں گے محلات کو اور وہ عراق کو فتح کریں گے اور مخالفوں پر حملہ کریں گے اور منافقت کو بھڑ کائیں گے ایسے خون سے جو بہایا جائے گا پس افسوس پھر افسوس چوڑے چہرے والے اور پتلے ہونٹوں والے پر پھر آپؑ دائیں بائیں متوجہ ہوئے اور ایک آہ کھینچی اور ایک دردناک آہ بھری اور غم سے اف کہا اور رنجیدہ ہو گئے تو اس وقت سوید بن نوفل کھڑا ہوا اور کہا اے امیر المومنینؑ کیا آپؑ اس وقت موجود تھے جب یہ سب کچھ تقدیر کیا جارہا تھا یا آپؑ غیب جانتے ہیں امیر المومنینؑ اس کی طرف متوجہ ہوئے اسے انتہائی غضب ناک نظروں سے دیکھا اور فرمایا گم پائیں تجھے گم پانے والیاں اور اتریں تجھ پر مصیبتیں اے بزدل ترین آدمی کے بیٹے اور جھٹلانے والے اور عہد توڑنے والے عنقریب کم ہو جائے گی تیری مدت اور شیطان تجھ پر غالب آجائے گا۔

سن ! میں رازوں کا راز ہوں میں تمام انوار کا منبع ہوں میں آسمانوں کا رہنما ہوں میں تسبیح پڑھنے والے فرشتوں کا سردار ہوں میں جبرائیل کا آقا ہوں میں میکائیل کا سردار ہوں میں فرشتوں کا قائد ہوں میں افلاک کا منتظم ہوں میں رعد فرشتے کو حکم دینے والا ہوں میں عہد الست کا شاہد ہوں میں الواح کا محافظ ہوں میں اندھیروں میں قطب ہوں میں ہی بیت المعمور ہوں میں ہی آندھیوں کو روکنے والا ہوں میں ہی تند ہواؤں کو حرکت دینے والا ہوں میں ہی بادلوں کو بارش برسانے کا حکم دینے والا ہوں میں اندھیروں کا نور ہوں میں دائروں کا شرف ہوں میں منقولات کا نشان ہوں میں امتحان کی نشانی ہوں میں جلانے والا شہاب ہوں میں عہد و میثاق کا لینے والا ہوں میں

شواہد کو محفوظ کرنے والا ہوں میں فراقد کا حصہ ہوں میں اندھیری راتوں کی شعاع ہوں میں دھوپ کا آفتاب ہوں میں گہرائیوں کی گہرائی ہوں میں حجتوں کی حجت ہوں میں امتوں کا نگران ہوں میں گھر کا سماک ہوں میں معافی کا امام ہوں میں اسباب کا سبب ہوں میں بادلوں کا امین ہوں میں مخلوق کو درست رکھنے والا ہوں میں حقائق کو ثابت کرنے والا ہوں میں قدیم جوہر ہوں میں حکمتوں کو ترتیب دینے والا ہوں میں امید کی آرزو ہوں میں عمل کا عامل ہوں میں شرف الذات ہوں میں متفرق کو وجود میں لانے والا ہوں میں ہی اول ہوں میں ہی آخر ہوں میں ہی باطن اور میں ہی ظاہر ہوں میں چمکنے والی بجلی ہوں میں بلند مینارہ ہوں میں شعریٰ ستارہ ہوں میں زبر قان ہوں اور میں سرطان کا قمر ہوں میں نشرہ کا اسد ہوں میں زھرہ کا سعد ہوں میں کواکب کا مشتری ہوں میں چمکنے والے ستارے کا زحل ہوں میں شرطین کا غفر ہوں میں بطین کا میزان ہوں اور میں اکلیل کا اٹھانے والا ہوں اور میں فضیلت دینے کا عطارد ہوں اور میں عراک کا قوس ہوں اور میں سماک ستاروں کا فرقد ہوں اور میں قرآن کا مریخ ہوں اور میں میزان ہوں میں وحی لے جانے والے کا نگران ہوں میں سب نشانیوں کا جامع ہوں میں مخفی چیزوں کا راز دار ہوں میں دریا کو بھڑکانے والا ہوں میں بارشوں کا پیمانہ ہوں میں جدیدین کا مصاحب ہوں اور میں دو چمکنے والے سورج اور چاند کا امیر ہوں میں قصاص کو گرانے والا ہوں میں اخلاص کا خلاصہ ہوں میں پہاڑوں کو قائم کرنے والا ہوں میں نہروں کو جاری کرنے والا ہوں میں پھلوں کو مٹھاس دینے والا ہوں میں فرات کا بہانے والا ہوں میں تورات کو ظاہر کرنے والا ہوں میں ملک ابن الملک ہوں میں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں میں صحیفوں کو بیان کرنے والا ہوں میں جماعت کا یافث ہوں میں بے نوری کا چمکدار ستارہ ہوں میں شکر گزاروں کا ذخیرہ ہوں میں زبور کو کھولنے والا ہوں میں تاویل کرنے والا ہوں میں انجیل کا مفسر ہوں میں ام الکتاب ہوں میں فضل الخطاب ہوں میں حمد کا راستہ ہوں میں بزرگی کی بنیاد ہوں میں نیکوں کا مددگار ہوں میں سورہ بقرہ ہوں میں میزان کو بو جھل کرنے والا ہوں میں آل عمران کا برگزیدہ ہوں میں بہادروں کا علم ہوں میں تمام تر انعام ہوں میں اہل

کساء کا پانچواں ہوں میں محبت کرنے والوں کی الفت ہوں میں اعراف والا ہوں میں گفتگو کرنے والے کے لیے دلیل ہوں میں انفال والا ہوں میں کشف کا دستر خوان ہوں میں گناہگار کی توبہ ہوں میں سچی مثال ہوں میں مضبوط پہاڑ ہوں میں ابراہیم کا راز ہوں میں کلیم کا اژدھا ہوں میں معبود کا ظاہر ہوں میں ہود کا وصف کرنے والا ہوں میں اللہ کا ظاہر ہوں میں خلیل کی دلی محبت ہوں میں کہف کا مخاطب ہوں میں صف کا محبوب ہوں میں ولیوں کا ولی ہوں میں انبیاء کا وارث ہوں میں راستے کو روشن کرنے والا ہوں میں حجتوں کی حجت ہوں میں مومنوں کا موصوف ہوں میں تسبیح کرنے والوں کا چاند ہوں میں فرقان ہوں میں دلیل ہوں میں مکرم لوگوں کی گرہ ہوں میں دین کا ستون ہوں میں ترک کا شبیر ہوں میں شرک کا متفرق کرنے والا ہوں میں حبش کے دونوں کنارے ہوں میں فرنگ کا جرجس ہوں میں ایمان کی گرہ ہوں میں غیلان کی کتاب ہوں میں روس کا برسام میں مبتلا کرنے والا ہوں میں بروج کا چاند ہوں میں عجمیوں کا حاتم ہوں میں ترجمہ کرنے والوں کا مرکز امید ہوں میں زبور کا اوریاء ہوں میں غفور رب کا حجاب ہوں میں جلالت والے کا برگزیدہ ہوں میں انجیل کا ایلیاء ہوں میں انسانوں کا سہارا ہوں میں مومن کی دولت ہوں میں ساقی کوثر ہوں میں جنت کا تقسیم کرنے والا ہوں میں جہنم کو پھیلانے والا ہوں میں دین کا امیر ہوں میں محشر کا امام ہوں میں مضبوط قوتوں والا ہوں میں علم کا اٹھانے والا ہوں میں متقیوں کا امام ہوں میں مختار نبیؐ کا وارث ہوں میں پاکوں کا مددگار ہوں میں کافروں کو ہلاک کرنے والا ہوں میں نیک پاک اماموںؑ کا باپ ہوں میں دروزہ اکھاڑنے والا ہوں میں جماعتوں کو الگ الگ کرنے والا ہوں میں دو بیعتوں والا ہوں میں بدر و حنین کا تلوار زنی کرنے والا ہوں میں کلمات کا حافظ ہوں میں مردوں سے خطاب کرنے والا ہوں میں اژدھے سے کلام کرنے والا ہوں میں اللہ رحمان کا انعام ہوں میں دو تلواروں سے مارنے والا ہوں میں نیزوں سے مارنے والا ہوں میں سفید پتھر کا شیر ہوں میں حشرات الارض کا مانوس کرنے والا ہوں میں قیمتی جوہر ہوں میں شہر کا دروازہ ہوں میں علوم کا وارث ہوں میں ستاروں کا ھیولی ہوں میں بیانات کی تفسیر ہوں

میں مشکلات کو واضح کرنے والا ہوں میں پہلا تصدیق کرنے والا ہوں میں مفسروں کا امام ہوں میں طور سین کو حکم دینے والا ہوں میں یاسین کی امانت ہوں میں حوامیم کی میم ہوں میں ال م ہوں میں زمر سے پہلے ہوں میں قمر کی آیت ہوں میں نجم سورہ کا صاحب ہوں میں ترجمہ کا صدر ہوں میں طور کی جانب ہوں میں صور کا باطن ہوں میں سورہ قاف کا عقید ہوں میں سورہ احقاف کا وزاغ ہوں میں صافات کی منازل ہوں میں سورہ زاریات کا سہام ہوں میں نفع دینے والی سورہ فاطر ہوں میں پڑھی ہوئی سورہ سباء ہوں اور میں سورہ واقعہ ہوں میں سورہ احزاب کی امانت ہوں میں حجاب کا پوشیدہ راز ہوں میں وعید کا وعدہ ہوں میں سورہ حدید کی مثال ہوں میں کناروں کی موافقت ہوں میں سورہ طلاق کی علامت ہوں میں نون والقلم ہوں میں اندھیروں کا چراغ ہوں میں متی کا سوال ہوں میں ہل اتی کا مدح کیا ہوا ہوں میں نباء العظیم ہوں میں صراط مستقیم ہوں میں طاقت کا مرکز ہوں میں فضیلت کا حکم دینے والا ہوں میں بارش کو میٹھا کرنے والا ہوں میں مہینے کا پہلا چاند ہوں میں قاف کا پہاڑ ہوں میں حروف کا راز ہوں میں ظرفوں کا نور ہوں میں بلند پہاڑ ہوں میں مضبوط پہاڑ ہوں میں غیبوں کی کنجی ہوں میں دلوں کا چراغ ہوں میں روحوں کا نور ہوں میں شکلوں کی روح ہوں میں بار بار حملہ کرنے والا شہ سوار ہوں میں مددگاروں کی نصرت ہوں میں سونتی ہوئی تلوار ہوں میں قتل ہونے والا شہید ہوں میں قرآن کا جمع کرنے والا ہوں میں بیان کی وضاحت ہوں میں رسول اللہؐ کا سگا بھائی ہوں میں فاطمہ بتولؑ کا شوہر ہوں میں اسلام کا ستون ہوں میں بتوں کو توڑنے والا ہوں میں اجازت کا مالک ہوں میں جنوں کا قاتل ہوں میں پیاسوں کا پلانے والا ہوں میں براہمہ قوم کا شیث ہوں میں بہادروں کو کمزور کرنے والا ہوں میں چوٹیوں کی کائنات ہوں میں روم کا عالم ہوں میں اشموم کا سیدس ہوں اور میں ارمن کا حقدار ہوں میں امن والی جگہ کا امین ہوں میں مومنوں کا صالح ہوں میں کامیاب لوگوں کا امام ہوں میں سخاوت کرنے والوں کا امام ہوں میں اسرار نبوت کا خزانہ ہوں میں پہلوں کی خبریں رکھنے والا ہوں اور میں بعد والوں کے واقعات کی خبریں دینے والا ہوں میں قطبوں کا قطب ہوں میں احباب کا محبوب ہوں میں

زمانوں کا مہدی ہوں میں زمانے کا عیسیٰ ہوں میں اللہ کی قسم اللہ چہرہ ہوں میں اللہ کی قسم اللہ کا شیر ہوں میں عرب کا سردار ہوں میں غموں کو دور کرنے والا ہوں میں وہ ہوں جس کے حق میں کہا گیا کہ نہیں ہے کوئی جوان مگر علیؑ میں وہ ہوں جس کی شان میں کہا گیا تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے نبی محمدؐ کے لیے میں بنو غالب کا شیر ہوں میں علی ابن ابی طالبؑ ہوں۔

راوی کہتا ہے کہ سائل چیخ مار کر گرا اور مر گیا تو اس کے بعد امیر المومنینؑ نے فرمایا سب حمد اللہ کے لیے ہے جو روحوں کا پیدا کرنے والا ہے اور امتوں کا پھلانے والا ہے اور درود پاک ہو اسم اعظم پر اور سیدھے نور پر پھر فرمایا مجھ سے آسمانوں کے راستوں کے بارے میں سوال کرو بے شک میں ان کو زمین کے راستوں سے زیادہ جانتا ہوں مجھ سے پوچھ لو میرے گم ہونے سے پہلے بے شک میرے پہلو میں بہت سے علوم ہیں بھرے ہوئے دریاؤں کی طرح۔

راوی کہتا ہے کہ علماء حکماء اور فاضل لوگ اٹھے اور آپؑ کو کامل اولیاء اور بے مثال برگزیدہ لوگوں نے گھیر لیا اور آپؑ کے قدم مبارک کو چومنے لگے اور آپؑ کو اسم اعظم کی قسم دے کر کہنے لگے کہ آپؑ اپنی کلام کو مکمل کریں اور ہمارے لیے علم و معرفت کے دریا بہا دیں تو علم و فضل کی عزت اور عارفین کے نور اور بلند و بالا امام علی بن ابی طالبؑ نے فرمایا

تباہ ہو گئے میدان اور جاری ہو گئی تقدیر اور سانس لیا قلم نے اور وعدہ کر لیا امتوں نے اور حکم دیا خالق نے اور دیکھا دیکھنے والے نے اور حقیقت بن گئے گمانات اور فتنے میں پڑے فتنے میں والے ان چیزوں کے بارے میں جو عنقریب رونما ہونگی سنو بے شک عنقریب اترے گا زوراء میں ایک کافر عجمی بنی قنطور میں سے چند شریروں کے ساتھ اور وہ کس قدر شریر ہونگے اور اس کے ساتھ کافر بھی ہونگے اور رحمت ان کے دلوں سے نکال لی گئی ہو گی اور ان کو امید اپنے مطلوب کی طرف تکلیف دے گی پس وہ ایلہ میں قتل کرینگے اور ٹیلوں و چوٹیوں پر شراب پئیں

گے وہ لڑکوں کو ذبح کریں گے اور عورتوں کو زندہ رکھیں گے اور وہ بنی شداد اور بنی ہاشم کو تلاش کریں گے تاکہ وہ انہیں اپنے ساتھ ہانک کر لے جائیں بکریوں کی طرح اور ان کا فتنہ اسلام کو کمزور کرے گا اور ان کی آگ شام کو جلائے گی پس افسوس حلب پر اس کے محاصرہ کرنے کا اور افسوس اس کی خرابی پر ان کے گھروں کے بعد اور مظلوموں کو لوٹا جائے گا اور ہرنیاں کئی دن تک ان کے خون سے سیراب ہونگی اور ان کے قیدیوں کو ہانکا جائے گا پس ہرگز نہ پائیں گے وہ اپنے لیے کوئی جائے پناہ اور وہ راہ پائیں گے شام کے قلعوں کی طرف اور ان کے شہروں میں آفتیں گھومیں گی پس صرف دمشق باقی رہ جائے گا اور اسکے گرد و نواح اور اسکے بھی مشرقی اور اوپر کے حصے میں خون بہایا جائے گا پھر وہ اس میں داخل ہونگے اور بعلبک میں اور ان کی ابتدائی جماعتیں لبنان کے گرد و نواح میں اتریں گی پس کس قدر مقتول ہونگے محتاجی سے اور کتنے قیدی ہونگے نہر کنارے پس اس وقت یہاں آہ و بکاء سنائی دے گی اور ہولناکی کا ساتھ ہو گا پس اس وقت ان کے لیے مدت طویل نہ ہو گی حتیٰ کہ ان کے امر میں جدت آئے گی پس جب ان کو شکست دے گا ایک خوفناک رونے والا اور اچانک آپڑے گا ان پر بارش کے قطروں کا اکثر حصہ اور وہ چوتھا عجمی کافر ہو گا جس سے نفرت کی جائے گی اور اسے مقام بلوغ قید کرے گا اور ان کو ایسے ہانکے گا جیسے کہ سفید اونٹوں کو اور ان کے شیطان کنعان کی زمین میں رک جائیں گے اور پھر ان تمام پر ہلاکت اترے گی پس وہ متفرق ہونے کے بعد نجات کے برج سے فرات کی طرف جمع ہو جائیں گے پس وہ واقعہ میں چلیں گے جبکہ کوئی جائے پناہ نہ ہو گی اور یہ خوفناک فاصلہ ہو گا اس نافرمان سے پہلے چنانچہ انہیں اسلام پر کثرت گمراہ کر دے گی تو اس وقت ان پر ٹوٹ پھوٹ آپڑے گی تو وہ جزیرہ کا قصد کریں گے اور خصباء جائیں گے اور قتل کرنے کے بعد جدباء کو تباہ کر دینگے یعنی بنجر زمین کو تو پھر ایک بہادر ہلاک کرنے والا بصرہ سے نکلے گا عرب کے چند لوگوں کے ساتھ بنی عمرہ میں سے جو ان کے آگے آجائے گا شام کی طرف اور وہ مدہش ہو گا تو دھوکے سے ارعش اس کی بیعت کرے گا اور غوطہ کی طرف جانے میں وہ اس کے ساتھ چلے گا پس وہ کس قدر جلدی سے اس کی گھیرے میں

آجانے کے بعد اسے حوالے کر دے گا پھر وہ حکم دے گا کہ وہ عراق کا قصد کرے باقاعدہ مقصد کے تحت تاکہ وہ اپنی علت سے اس کی پیاس کو تربتر کر دے پس اسے ہلاکت آلے گی بغیر اپنے مطلوب کی طرف چلنے کے اور اسکے خاندان کو ہلاکت ہلاک کر دے گی اور آنکھیں گندمی رنگ کے غالب آنے والوں کو دیکھ رہی ہونگی جب ان پر شک کے سائے اپنے پر پھیلادیں گے ان کا لقب حکم یا حاکم ہوگا وہ عرب کی محبت اور طلب کی دوڑ دیکھ کر اپنی معلومات لائے گا گویا کہ میں ارعش کو دیکھ رہاہوں کہ وہ ہلاک ہواہے اور اس کی اولاد جو کہ نوجوان اور برص والی ہوگی وہ بے شک بادشاہ بنے گی پس اسکی مدت لمبی نہ ہوگی اور اس کی مدت ایک گھڑی سے زیادہ نہ ہوگی پس یہ کس قدر بری بات ہے اور قتل کرے گا مدرب الجمیل الاحمر اسمر کو قید کر لینے کے بعد مغربیوں کے قاصدوں کے اس تک پہنچنے کے وقت اور ان کے اس کے سامنے کھڑے ہونے کے وقت پھر نکلے گا بڑے ارادہ والا پس لوگوں کو پیش نماز نماز پڑھائے گا پھر تھوڑے سے وقفے کے بعد خادموں اور دوستوں میں لڑائی ہوگی تو اس وقت مغرب سے کچھ لوگ نکلیں گے مشکی گھوڑوں پر گانے بجانے کے آلات کے ساتھ اور جھنڈوں اور طبلوں کے ساتھ پس وہ شہروں کے اوپر قابض ہوتے جائیں گے اور بندوں کو قتل کرتے چلے جائیں گے پھر نکلے گا قید سے ایک غلام جوان کی تعداد کو فنا کر دے گا اور ان کے تیز و پھرتیلے لوگوں کو قید کر لے گا اور ان کو بیت المقدس میں شکست دے گا اور وہ کامیاب اپنے ارادے سے خوش ہونے والا واپس لوٹے گا پس وہ مصر پہنچے گا اور مصر اس حال میں ہوگا کہ دریائے نیل کا پانی کم پڑ گیا ہوگا اور اس کے درخت خشک ہو گئے ہونگے اور آفت و بربادی چہار سو پھیل ہوئی ہوگی تو اس وقت اللہ کے پرچم کو تھامے محمدؐ کا وارث القائم مہدیؑ ذوالفقار کو نیام سے نکالے ظاہر ہوگا جو سچے حال والا سچی گفتگو والا ہوگا اور وہ زمین کو عدل سے پر کر دے گا جیسے وہ ظلم سے بھری ہوئی ہوگی وہ سنت کو زندہ کرے گا اور فرض کو نئی زندگی دے گا تو یہ ایک ہزار ایک سو چوراسی (۱۱۸۴) کے بعد ہوگا جو ہجرت کے بعد فترۃ کے سالوں میں سے ہونگے پھر وہ کہے گا اے میری شان سے اور میرے فضائل سے غافل بے شک میں مظہر العجائب کا

وارث ہوں اور عجائبات کو ظاہر کرنے والا ہوں اور میں نے حجاب کو پھاڑ ڈالا ہے اور تعجب کو اور عجائب کو ظاہر کیا ہے اور میں نے غیب کے خزانے کھولے ہیں اور میں نے دلوں میں دفن چیزوں کو پھاڑ ڈالا ہے اور میں نے معرفت کے لطائف کی کثرت کر دی ہے اور میں نے باریکیوں کے نشانات کو ہلاک کر دیا ہے پس مبارک ہو اسے جو اس کلام سے اور اس کلام کو کرنے والے سے متمسک ہو جائے اور مبارک ہو اس کے لیے جو اس امام القائمؑ کی اتباع کرے اس کے پیچھے نماز پڑھے بے شک یہ علم رکھتا ہے چھپی ہوئی کتاب کے معنی کا اور پھیلے ہوئے اوراق کا پھر وہ بیت میں داخل ہو گا پھر آپؑ نے یہ شعر پڑھا بے شک میں نے اولین کے علم کو جمع کیا ہے اور بے شک میں آخرین کے علم کو چھپانے والا ہوں اور تمام غیبوں کے پردے راز کھولنے والا ہوں۔ اور میرے پاس ماضی، حال اور مستقبل سب کا علم ہے اور میں ہر منظم کے اوپر قائم ہوں اور تمام جہانوں کا احاطہ کرنے والا علم رکھنے والا ہوں ۔ پھر فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو میں صرف سورۃ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھر دوں (ق والقرآن المجید) یہ کلمات خفیہ رازوں والے ہیں اور واضح نشان والی عبادت ہیں اور دلوں کی معرفت کے چشمے ہیں غیب کے معدن اور انجام کے لمحات چمکتے ستاروں کی طرح ہیں اور فہم کی انتہاء علوم کی ابتداء ہیں اور دانائی ہر حکمت والے کی گمشدہ متاع ہے پس پاک ہے وہ قدیم جو کھولے گا کتاب اور پڑھے گا جواب اے قائم المہدیؑ تو لوگوں کا امام ہے پاک ہے وہ جو زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرے گا اور تمام والیات کو اپنے گھروں کی طرف لوٹائے گا اے اللہ کی طرف سے مدد کئے ہوئے آگے بڑھ حفاظتی دیوار کے بنانے کے لیے یہ انتظام ہے زبردست قدرت والے کا۔

یہ آخری الفاظ نورانی ہیں جو مولا امیر المومنینؑ سے سنے گئے اور آپؑ کی روحانی کلام سے روایت کئے گئے۔ درود ہو آپؑ پر رسول پاکؐ پر اور آپؐ کی پاک آلؑ پر۔

(۱۱)خطبہ الدیباج

اس کا بعض حصہ نہج البلاغہ میں مذکور ہے اور تمام کا تمام ان روایات سے لیا گیا ہے جو کہ ہادی کاشف الغطاء نے مستدرک نہج میں پیش کی ہیں۔

اصل عبارت وبیان خطبہ الادیباج۔

ساری حمد اللہ کے لیے ہے جو مخلوق کا بنانے والا اور صبح کو پیدا کرنے والا ہے اور مردوں کو اٹھانے والا اور جو قبروں میں ہیں ان کو اٹھانے والا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود اس کے وہ واحد لاشریک ہے اور بے شک محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اے اللہ کے بندوں ! بے شک سب سے افضل وسیلہ اللہ عزوجل کی طرف اس پر ایمان لانا اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا ہے اور جو وہ اللہ کی طرف سے لے کر آئے اور اس کے راستے میں جہاد کرنا ہے بے شک وہ اسلام کی چوٹی ہے اور کلمہ اخلاص جو فطرت ہے اور صلواۃ کی پابندی ہے بے شک وہ اساس دین ہے اور زکواۃ کا ادا کرنا بے شک فریضہ ہے اور ماہ رمضان کے روزے کہ وہ محفوظ ڈھال ہیں اور حج بیت اللہ اور عمرہ پس بے شک وہ محتاجی دور کرتے ہیں اور گناہوں کو مٹاتے ہیں اور جنت واجب کرتے ہیں اور صلہ رحمی کرنا بے شک وہ مال میں زیادتی ہے اور موت کو ٹالنے والا ہے اور تعداد میں کثرت ہے اور صدقہ کرنا

پوشیدگی میں بے شک وہ مٹاتا ہے غلطیوں کو اور اللہ کے غضب کو بجھاتا ہے اور صدقہ کرنا ظاہر میں پس وہ بری موت کو ٹالتا ہے اور اچھے کام کہ وہ بے شک بری ہلاکتوں سے بچاتے ہیں اور مشغول ہو جاؤ اللہ کے ذکر میں بے شک وہ سب سے اچھا ذکر ہے وہ امان ہے نفاق سے اور آگ سے برات ہے اور یاد داشت ہے اس کے کرنے والے کے لیے ہر خیر میں جو اللہ نے اس کی قسمت میں لکھی ہے اور اس کے عرش کے نیچے گونج ہو گی اور اس میں رغبت کرو جس کا متقی لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے بے شک اللہ کا وعدہ سب سے سچا وعدہ ہے پس جب وہ وعدہ کرتا ہے تو وہ آکر رہتا ہے اور رسول اللہؐ کی سنت کی اقتداء کرو بے شک وہ سب سے افضل طریقہ ہے اور رسول اللہؐ کی سنت پر چلو کہ وہ اعلیٰ ترین سنت ہے اور اللہ کی کتاب پر عمل کرو کہ وہ بے شک سب سے موثر نصیحت ہے اور اس میں فقہ حاصل کرو بے شک وہ دل کی بہار ہے اور اس کے نور سے شفاء حاصل کرو بے شک وہ سینوں کے لیے شفاء ہے اور اچھی طرح قرآن کی تلاوت کرو بے شک اس میں سب سے اچھے قصے ہیں اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور اس کی تلاوت کے وقت خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے اور جب تم اس کے علم کی طرف رہنمائی کئے جاؤ تو اسے جانو اور اس سے علم حاصل کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ پس جان لو اللہ کے بندوں بے شک وہ عالم جو اپنے علم کے بغیر عمل کرے وہ جاہل حیران کی طرح ہوتا ہے جو اپنی جہالت سے صحیح نہیں ہوتا بلکہ اس پر حجت بڑی ہوتی ہے اور وہ اللہ کے نزدیک زیادہ ملامت والا ہوتا ہے اور حسرت اس عالم کی جو اپنے علم سے باہر ہوتا ہے ہمیشہ ہوتی ہے جیسے کہ اس جاہل پر ہوتی ہے جو اپنی جہالت میں حیران رہتا ہے اور دونوں ہی حیران اور تباہ ہوتے ہیں وہ گمراہیوں اور فتنے میں پڑے رہتے ہیں اور وہ جو عمل کرتے ہیں وہ بے کار ہوتا ہے اے اللہ کے بندوں ! خبر دار شک نہ کرنا کہ شبہ میں مبتلا ہو جاؤ گے اور نہ شبہ کرو کہ کافر ہو جاؤ گے اور مت کفر کرو کہ ندامت والے ہو جاؤ گے اور نہ رخصتیں تلاش کرو اپنے لیے ورنہ تم فریب والے ہو جاؤ گے اور رخصتیں تم کو اندھیرے مقام پر لے جائیں گی اور تم ہلاک ہو جاؤ گے اور مت مدافعت کرو حق میں جب وہ تم پر وارد ہوں اور تم اسے پہچان لو ورنہ

تم واضح خسارے میں پڑ جاؤ گے اے اللہ کے بندوں! بے شک عقل مندی یہ ہے کہ تم اللہ سے ڈرواور بے شک حفاظت یہ ہے کہ تم اللہ کے بارے میں دھوکہ نہ کھاؤ اے اللہ کے بندوں! بے شک سب سے زیادہ اپنا خیر خواہ وہ ہے جو اپنے رب کا زیادہ ماننے والا ہے اور اپنے نفس کو سب سے زیادہ دھوکہ دینے والا وہ ہے جو سب سے زیادہ اس کی نافرمانی کرنے والا ہے اے اللہ کے بندوں! بے شک جو اللہ کی اطاعت کرتا ہے وہ امن میں رہتا ہے اور خوش ہوتا ہے اور جو اس کی نافرمانی کرتا ہے وہ ناکام ہوتا ہے اور نادم ہوتا ہے اور محفوظ نہیں رہتا اے اللہ کے بندوں! اللہ سے یقین کا سوال کرو بے شک یقین دین کی چوٹی ہے اور اس کی طرف عافیت میں رغبت کرو بے شک سب سے بڑی نعمت عافیت ہے پس اسے دنیا و آخرت کے لیے غنیمت جانو اور اس کی طرف توفیق میں رغبت کرو بے شک وہ بھروسہ والی قید ہے اور جان لو بے شک سب سے بہترین چیز جو دل کے ساتھ لازم ہے وہ یقین ہے اور بہترین یقین تقویٰ ہے اور حق کے افضل ترین امور اس کے بنیادی امور ہیں اور بدترین امور ہر نئی شے ہے اور ہر نئی شے بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور بدعات سنت سے دور لے جاتی ہیں دھوکے میں وہ ہے جس نے دین میں دھوکہ کھایا اور قابل رشک وہ ہے جس کا دین محفوظ رہا اور جس کا یقین کامل ہو اور نیک بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت لے اور بدبخت وہ ہے جو اپنے خواہش کے لیے دھوکہ کھائے اے اللہ کے بندوں! جان لو بے شک تھوڑی سی ریاکاری بھی شرک ہے اور عمل کا اخلاص یقین ہے خواہش نفسانی جہنم کی طرف لے جاتی ہے اور کھیل کود مجلس قرآن کو بھلا دیتی ہے اور شیطان کو حاضر کرتی ہے اور حکم خداوندی میں اپنی مرضی کرنا کفر میں اضافہ ہے اور نافرمانوں کے اعمال اللہ رحمٰن کے غضب کو دعوت دیتے ہیں اور اللہ کا غضب جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور عورتوں سے باتیں کرنا مصیبت کی طرف لے جاتا ہے اور دل کو کج کر دیتا ہے اور ان کی طرف آنکھوں سے دیکھنا دل کی آنکھوں کے نور کو اچک لیتا ہے اور آنکھوں سے دیکھنا شیطان کا شکار ہے اور بادشاہ کی صحبت آگ کو بھڑکاتی ہے اے اللہ کے بندوں! سچ بولا کرو بے شک اللہ سچوں کے ساتھ ہے اور جھوٹ سے اجتناب کرو بے

شک وہ ایمان سے الگ ہے بے شک سچا آدمی ایمان اور بزرگی کے کنارے پر ہے اور جھوٹا آدمی آگ کے گھڑے اور ہلاکت کے کنارے پر ہے اور حق بات کہا کرو تمہاری معرفت اسی میں ہے اور اگر تم نے اسے جان لیا تو تم حق والے ہو جاؤ گے اور امانت ادا کرو اسے جس نے تمہیں امین بنایا ہے اور صلہ رحمی کرو اس سے جو تم سے قطع کرے اور فضل کا اعادہ کرو اس پر جو تم کو محروم رکھے پس تم عہد کرو تو اسے پورا کرو اور جب کوئی فیصلہ کرو تو انصاف کرو پس جب تم پر ظلم ہو تو صبر کرو اور جب تم سے برا سلوک ہو تو معاف کر دو اور درگزر کرو جیسے کہ تم پسند کرتے ہو کہ تمہیں معاف کیا جائے اور آباؤ اجداد پر فخر نہ کیا کرو اور نہ ہی دوسروں کو برے القاب سے پکارو ایمان کے بعد نافرمانی کفر ہے پس آپس میں مذاق نہ کیا کرو اور نہ غصے میں آیا کرو اور نہ اپنی عظمت جتلایا کرو اور نہ ہی تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی غیبت کرے کیا تمہیں پسند ہے کہ تم اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ اور نہ ہی آپس میں حسد کیا کرو بے شک حسد ایمان کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے اور آپس میں بغض نہ رکھو بے شک یہ آپس میں نفاق پیدا کرتا ہے اور آپس میں اس جہان میں سلام کا رواج ڈالو اور سلام کا جواب دیا کرو اس کے اہل پر اور بیواؤں اور یتیموں پر رحم کیا کرو اور کمزوروں، مظلوموں اور مقروضوں کی مدد کیا کرو اور اللہ کے راستے میں مسافروں اور سائلین کی مدد کرو اور غلاموں کو آزاد کیا کرو اور مساکین کی مدد کیا کرو اور ہمیشہ مظلوم کی نصرت کرو اگر تم ایسا نہ کرو گے تو بے شک اللہ کا غضب تمہارے لیے تیار ہے اور جہاد کرو اللہ کے راستے میں اور مہمان کی مہمان نوازی کرو وضو اچھی طرح کیا کرو اور صلواۃ کے اوقات کی پابندی کیا کرو بے شک اللہ کے حضور حاضر ہونے والے کا خاص مقام ہے اور نیکیوں میں اضافہ کرو بے شک اللہ قبول کرنے والا اور جاننے والا ہے اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کیا کرو اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے سے ہرگز تعاون نہ کرنا اللہ سے کماحقہ ڈرو اور اس حال میں مرو کہ تم مسلمان ہو اور جان لو اے اللہ کے بندوں ! بے شک امید عقل کو ختم کر دیتی ہے اور وعدہ کو جھٹلاتی ہے اور غفلت پر برانگیختہ کرتی ہے اور حسرت پیدا کرتی ہے پس امید کو جھوٹا کر دو بے

شک وہ دھوکہ ہے اور امید والا بوجھ والا ہے اجر والا نہیں پس عمل کرو رغبت و شوق میں اگر تم میں شوق آجائے تو شکر کرو اس کو زائد دینے کے ساتھ۔ بے شک میں نے نہیں دیکھی جنت کی طرح کی کوئی شے کہ اس کے طلب کرنے والے سو گئے اور نہ ہی آگ جیسی کوئی شے کہ اس سے بھاگنے والے سو گئے نہ دیکھا کوئی اکثر کمایا ہوا اس سے جس کی کمائی ذخیرہ کرے اس میں کئی ذخیرے یعنی بڑھ جائے اور آزمائے جائیں اس میں دلوں کے راز اور بے شک جس کو حق فائدہ نہ دے اسے باطل ضرور نقصان دیتا ہے اور جس کے ساتھ ہدایت نہ ہو اسے گمراہی ضرور نقصان دیتی ہے اور سے یقین نفع نے دے اسے شک نقصان ضرور دیتا ہے اور بے شک تمہیں حکم دیا گیا ہے کوچ وسفر کرنے کا اور تمہیں بتا دیا گیا ہے زادراہ۔ اور سنو بے شک سب سے زیادہ خوفناک چیزیں جن کا مجھے تم پر خوف ہے وہ امید اور خواہشات کی اتباع ہیں سنو بے شک دنیا پشت پھیر گئی اور اعلان کر دیا اکھڑ جانے کا اور سنو بے شک آخرت سامنے آگئی اور اعلان کر دیا گیا ظاہر ہونے کا سنو بے شک گھڑ دوڑ آج ہے اور سبقت لے جانے والے کل ہونگے سنو بے شک سبقت جنت ہے اور مدت نار ہے اور سنو بے شک تم ایک مہلت کے ایام میں ہو جس کے پیچھے اجل ہے جو برانگیختہ کرتی ہے بہت جلد۔ پس جو ایمان میں خالص ہے اللہ کے لیے اور اپنا عمل اپنے ایام میں اپنی اجل کے آنے سے پہلے انجام دے گا تو اسے اس کا عمل نفع دے گا اور اسے اس کی اجل کوئی نقصان نہ دے گی اور جو عمل نہ کرے گا اپنی مہلت والے ایام میں تو اسے اس کی اجل شدید اذیت دے گی۔ اے اللہ کے بندوں! فوراً آجاؤ اپنے دین کی مضبوطی کی طرف اور صلواۃ کو اپنے اوقات میں قائم کرتے ہوئے اور زکواۃ کو اپنے وقت پر ادا کرتے ہوئے اور عاجزی، خوف، صلہ رحمی، آخرت کا ڈر، سائل کو دینے اور کمزوروں کی عزت کرنے اور قرآن سیکھنے اور عمل کرنے کی طرف اور سچی بات اور وعدہ کی پابندی اور امانت کی ادائیگی کی طرف جب تمہیں امانت سپرد کی جائے اور اللہ کے ثواب میں رغبت کرو اور اس کے عذاب سے ڈرو اور اللہ کے راستے میں جہاد کرو اپنے مال اور اپنی جانوں سے اور دنیا سے زادراہ لے کر چلو جو تم خود اس سے جمع کرتے ہو اور خیر کا عمل کرو تمہیں بدلا

بھی خیر میں دیا جائے گا جس دن کہ کامیاب ہوگا خیر سے وہی جو آگے بھیجے گا خیر کو۔ میں نے تم کو نصیحت کر دی ہے اور میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں تمہارے لیے۔

(۱۲) خطبہ الدھور

یہ امیر المومنینؑ کے ان خطبات میں سے ہے جن کو شیخ البرسی نے مشارق الانوار الیقین میں نقل کیا ہے اور اس کی سند کتاب الاواحدہ سے لی ہے جو حسین بن حمدان الخصیبی کی تصنیف ہے۔

وجہ تسمیہ۔اس خطبہ کو خطبہ الدھور اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ اس کے شروع میں الحمد اللہ مدھر الدھور ہے۔

خطبہ الدھور کا اصل متن۔

تمام حمد اللہ کے لیے جو زمانوں کو طویل کرنے والا ہے اور تمام امور کی پیشانی کا مالک ہے وہ ذات کہ ہم اس کے بنانے سے بنے میں پہلے جگہ پکڑنے سے تکوین میں جو کہ ادلی اور ازلی ہے ہمارے اندر اس کی حدود تقسیم کی گئیں اور ہمارے لیے ہی اس کے عہد لیے گئے اور ہماری طرف ہی لوٹائے جائیں گے اس کی شہادت دینے والے اور جب گھوم جائیں گے ہزار ہا طریقے اور رات و دن طویل ہو جائیں گے پس نہ ہو گی کوئی علامت سوائے عام و خاص کے نام۔ میں پہلو ہوں اور جانب محمدؐ ہیں اور عرش اللہ کا ہے مخلوق پر میں مقام کا دروازہ ہوں، میں دابتہ الارض ہوں، میں صاحب العصر ہوں، میں فصل القضاء ہوں، میں سفینہ نوحؑ ہوں، میں ہی نجات ہوں۔ نہیں کھڑے ہوئے ستون بارش کے کناروں سے یا کناروں کی سرحد سے اور نہ غلاف پردوں کے خیموں کے مگر ہمارے امور

کے کندھوں پر، میں علم کا دریا ہوں، اور ہم حجاب کی حجت ہیں پس جب گھومے گا فلک اور قتل ہو گا مرے گا یا ہلاک ہو گا۔ سنو بے شک میرے دونوں کنارے مضبوط رسیاں ہیں صاف پانی کے ٹھہرنے تک جگہ پانے کی وسیع مقام میں چین کی سفید پٹی کی طرف طالقانیوں کی قبروں کی طرف یا سین کے ستاروں کی طرف اور سین والے دونوں جہانوں کے علیین میں سے اور طواسین کے اسرار کے پردوں سے غبار آلود چٹیل میدان کی طرف اس زمین کی حد تک۔ سنو میں دین کا دیان (دینے والا) ہوں میں بادلوں کو مرکب کروں گا اور میں گردنوں کو ماروں گا اور میں عادِ ارم کو گراؤں گا ایک ایک پتھر کر کے اور میں ایک پتھر پر بیٹھوں گا جو دمشق میں ہے اور میں چکھاؤں گا عربوں کو موت کی لذت۔ پس پوچھا گیا یہ سب کب ہو گا؟ تو آپؑ نے فرمایا جب میں اس دنیا سے غائب ہو جاؤں گا اور برابر کر دئیں جائیں گی میری قبر پر کچی اینٹیں اور بنا دیئے جائیں گے میری مرقد پر گنبد یا خیمے یا قبے۔

(۱۳)خطبہ الغدیر

یہ خطبہ جناب امیرؑ کے معرکتہ الآراء خطبات میں سے ایک ہے اس خطبہ کی عظیم الشان خصوصیت یہ ہے کہ مولاؑ نے یہ خطبہ غدیر والے دن ارشاد فرمایا۔انتہائی افسوس کی بات ہے کہ اس عظیم الشان اور نادر خطبے کو تاریخ کے صفحات میں سے غائب کرنے کی ناپاک جسارت کی گئی اگراس پر بن نہ پڑاتواس میں ترمیم کرنے کی کوشش کی گئی لیکن ان لوگوں کو یادرکھنا چاہیے کہ حق کو دبایا نہیں جاسکتااور نہ باطل حق پر کبھی غالب آسکتا ہے۔ہم نے اس خطبہ کوایک قدیم نسخہ سےاس کے اصل متن سے ترجمہ کیاہےاور یہ معصومینؑ کاکرم ہے کہ ان پاک ہستیوںؑ نے ہمیں اس عظیم عبادت کے لیے منتخب کیا(الحمد اللہ رب العالمین)اور ہم اپنی یہ کوشش اپنے وقت کے امام زمانہؑ بقیتہ اللہ کی بار گاہ اقدس میں پیش کرتے ہیں اور ہم اپنے امامؑ کے شکر گزار ہیں کہ ہمیں مولاؑ کے اس شاہکار خطبے کو مومنین تک پہنچانے کی سعادت نصیب فرمائی اس خطبہ کے بارے میں حکم مولاؑ ہے کہ اس پیغام کو ہر سننے والا یاپڑھنے والا آگے پہنچائے اور اس سلسلے میں کوئی عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔مولاؑ ہم سب کے ایمان اور معرفت میں اضافہ فرمائے(آمین یارب العالمین)

ہمیں بیان کیاایک جماعت نے ابو محمد ہارون بن موسیٰ االتاسعکبری کی طرف سے انہوں نے فرمایاکہ ہمیں بیان کیا

ابوالحسن علی بن احمد الخراسانی الماجب نے انہوں نے فرمایا کہ ہمیں بیان کیا سعید بن ہارون ابو عمر المروزی نے جبکہ وہ اسی ۸۰ برس سے زائد کے ہو چکے تھے انہوں نے کہا کہ مجھے بیان کیا الفیاض بن محمد بن عمر الطوسی نے سن ۲۸۹ھ میں اور وہ نوے (۹۰) برس کی عمر کو پہنچ چکے تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ امام ابوالحسنؑ علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کی خدمت میں یوم غدیر کے موقع پر حاضر ہوئے اور آپؑ کے پاس آپؑ کے خاص مومنین کی جماعت بھی موجود تھی اور امامؑ آج کے دن کی فضیلت اور اس کے مرتبہ کا ذکر فرما رہے تھے۔آپؑ نے فرمایا کہ مجھے بیان کیا میرے والد گرامیؑ نے انہوں نے فرمایا کہ مجھے بیان کیا والد گرامی امام الصادقؑ نے انہوں نے فرمایا کہ مجھے بیان کیا میرے والد امام الباقرؑ نے انہوں نے فرمایا کہ مجھے بیان کیا میرے والد گرامی امام زین العابدینؑ نے انہوں نے فرمایا کہ مجھے بیان کیا میرے پدر امام الحسینؑ نے اور انہوں نے فرمایا کہ یوم غدیر امیر المومنینؑ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا اس خطبہ میں امیر المومنینؑ نے اللہ کی حمد اور اسکی ثناء ایسے بیان فرمائی کہ پھر کوئی اللہ کی ایسی حمد بیان نہ کر سکا پھر آپؑ نے رسول اللہؐ اور آپؐ کی نبوت کے فضائل بیان فرمائے اور پھر اپنا تعارف بیان فرمایا

خطبہ الغدیر کا اصل متن

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنی حمد کو بغیر اس کے کہ اسے تعریف کرنے والے اور حمد کرنے والے کی ضرورت ہو اپنی لاھویتہ (معبودیت) اور بے نیازی اور ربانیت اور فردانیت (توحید) کے اعتراف کے راستوں میں ایک راستہ بنادیا ہے اور مزید رحمت کا ذریعہ اور سبب بنادیا ہے اور اپنی رہنمائی اور فضل کے طالب کے لیے راہ عمل بنادیا ہے (وہ راستہ، ہدایت، رحمت اور فضل جناب امیرؑ ہیں یعنی مولاؑ کی معرفت کے بغیر نہ ہی توحید پہچانی جاسکتی ہے اور نہ ہی اللہ کی کوئی اور صفت) اور لفظوں کے بطن میں اس بات کا حقیقی اعتراف پوشیدہ ہے کہ وہی ذات ہر حمد پر لفظوں کا احسان کرنے والی ہے اگرچہ وہ عظیم ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو واحد ولا شریک ہے ایسی شہادت جو تہہ بہ تہہ لپٹے ہوئے اخلاص سے نکلی ہے اور زبان نے اسے پوشیدہ سچائی کی تعبیر کرتے ہوئے نطق (بیان) کیا ہے بے شک وہی پیدا کرنے والا ہے، بنانے والا ہے، صورت عطا کرنے والا ہے، اس کے خوبصورت نام ہیں اس کی مثال کوئی شے نہیں ہے کیونکہ شے بھی اس کی مشیت سے ہوتی ہے پس وہ ایسا ہے کہ کوئی اس کی بنائی ہوئی شے اس کے مشابہ نہیں۔ اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں جسے اس نے چن لیا قدیم سے ہی تمام امتوں پر اپنے علم کی وجہ سے وہ منفرد ہے ہم شکل

ہونے اور دوسرے کے مثل ہونے سے اپنے ہم جنس لوگوں میں سے (بظاہر وہ انسانی شکل میں اس دنیا میں آیا لیکن وہ اپنی نورانیت میں مخلوق سے بالکل مختلف ہے) اور اسے منتخب کیا امر کرنے اور نہی کے لیے اور اسے اس کی ادائیگی میں پورے عالم میں اپنا قائم مقام بنایا اس لیے کہ وہ (اللہ) ایسا تھا کہ نہ آنکھیں اس کا ادراک کر سکتی تھیں اور نہ ہی اسے پوشیدہ افکار اس کا احاطہ کر سکتے تھے اور نہ رازوں میں چھپے ہوئے گمانات اس کی مثال دے سکتے تھے نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی (اللہ) جو بادشاہ اور زبردست ہے اس نے محمدؐ کی نبوت کو اپنی لاھویتہ (معبودیت) کے اعتراف سے ملادیا (یعنی توحید کی گواہی کے بعد رسالت کی گواہی بھی لازم قرار پائی) اور اسے اپنے کرم سے ایسی خصوصیات عطا کر دیں کہ اس کی مخلوق میں سے کوئی ان تک نہیں پہنچ سکا پس وہ اپنے خواص اور دلی دوستوں کے ساتھ اس کا اہل ہے اس لیے کہ وہ مخصوص نہیں ہو سکتا جس میں تغیر کا شائبہ ہوا اور وہ دوست نہیں ہو سکتا جسے گمانات لاحق ہوں اور اس نے آپؐ پر آپؐ کے اعزاز کو مزید بڑھاتے ہوئے درود پڑھنے کا حکم دیا ہے اور دعا کرنے والے کے لیے اپنی قبولیت کا راستہ بنایا ہے پس اللہ نے رحمت بھیجی اس پر اور اسے مکرم بنایا اور صاحب شرف و تعظیم بنایا زائد احسان کرتے ہوئے کہ جو ختم نہیں ہوتا اور ہمیشہ ہے اور کبھی منقطع نہیں ہوتا۔

اور بے شک اللہ نے ہمیں اپنے لیے چن لیا اور اور اپنی بلندی سے ہمیں بلند مرتبہ دیا اور اپنے مرتبے میں سے ہمیں مرتبہ دیا اور ہم کو اپنی طرف حق کی دعوت دینے والا بنایا اور ہمیں اپنی ہدایت کا راہنما بنایا ہر ہر دور اور ہر ہر زمانے کے لیے اور ہم عالم قدیم ہی سے ہر پیدا کئے جانے والے اور خلق ہونے والے سے پہلے موجود تھے اور اللہ کی حمد و ثناء میں مصروف تھا اور اللہ نے ہمیں اپنی ذات کے تعارف کے لیے چن لیا اور ہمیں ہر اس شے پر جو اس کی عبدویت کی سلطنت اور ربوبیت کے ملک کا اعتراف کرنے والی ہے حجت اور دلیل بنایا اور گونگوں کو بولنے کی قوت بخش دی قسم قسم کی بولیاں بولنے والوں سے ہمارا اقرار کرنے کے لیے۔ بے شک وہ زمینوں اور آسمانوں کا پیدا کرنے والا ہے اور اس نے ہمیں اپنی مخلوق پر شاہد بنایا اور اپنا امر ہمارے سپرد کر دیا ہمیں اپنی مشیت کا ترجمان

بنایااور اپنے ارادے کی زبان بنایااور ہم ان کی شفاعت کرتے ہیں جسے وہ پسند کرے ہم اس کے احکام کا حکم دیتے ہیں اور اس کی طریقہ پر چلتے ہیں اور اس کے قوانین کو پاس رکھتے ہیں اور اس کے فرائض ادا کرتے ہیں اور اس نے اپنی مخلوق کو جہالت کی تاریکی میں نہیں چھوڑااور نہ ہی کانوں سے بہرا چھوڑااور نہ ہی اندھااور بے زبان (گونگا) چھوڑا ہے بلکہ ان کو عقل جیسی نعمت عطا کی ہے جو ان کے شواہد سے مل جاتی ہے اور ان کے اجسام میں پھیل جاتی ہے اور ہمیں موکد وثابت کر دیا ان کے دلوں میں اور ان کے حواس کو ان کی عقلوں کے لیے غلام بنادیا اور ہمارا اقرار کروایا (یعنی مخلوق ہم کو عقل کے ذریعے پہچانے اور ہماری معرفت حاصل کرے) ان کے کانوں اور آنکھوں پر اور فکروں اور خیالوں پر ہمارے بارے میں اپنی حجت کو لازم کر دیا اور ہمارے ذریعے سے ان کو اپنی دلیل دکھائی اور ہمیں اپنی ذات کا مظہر بنایا اور ہمیں اپنی شہادت سے تیز زبانوں کے ساتھ وہ گفتگو کروائی جس سے مخلوق میں ہمارے زریعے اس کی قدرت اور حکمت قائم ہوئی اور عقلوں کے ساتھ ہی ہمیں خوب واضح اور ظاہر کر دیا تاکہ جو ہمارے بارے میں شک میں پڑ کر ہلاک ہو جانتے بوجھتے ہوئے ہلاک ہو اور جو ہماری معرفت رکھتے ہوئے زندگی حاصل کرے وہ بھی جانتے بوجھتے ہوئے زندہ رہے اور بے شک اللہ تعالیٰ خوب سننے والا اور دیکھنے والا شاہد اور ہر خبر رکھنے والا ہے

اے لوگو! بے شک آج کا دن تمہارے لیے بہت عظیم دن ہے آج اس نے اپنے دین کو کامل کر دیا ہے تمہیں رسول اللہؐ نے اللہ کے حکم کے بارے میں آگاہ کر دیا ہے اور اللہ نے میری ولایت کو تم پر واجب کر دیا ہے تاکہ وہ تم کو میری ولایت کے راستے پر لائے اور اپنی ہدایت کے نور سے تاکہ تم اس نور ہدایت کی پیروی کرتے ہوئے اس کے راستے پر آجاؤ اور اللہ چاہتا ہے کہ تم سب کو شامل کرے اپنے ارادے کے راستے میں اور تم پر اپنی بہترین نعمت کو اور زیادہ کر دے۔ پس آج کے دن اس نے تم کو اپنی طرف بلایا اور دعوت دی تاکہ اس سے قبل والی ہر شے صاف ستھری ہو جائے (تمہارا ایمان کامل ہو جائے) اور ایک مثل سے دوسری مثل کے جو برے اعمال میں ان

کی لغزشوں کو دھونے کے لیے ہو (تمہارے سابقہ گناہ معاف کر دے) اور یہ مومنین کے لیے نصیحت ہے اور متقی لوگوں کے خوف اور ڈر کی دلیل ہے اور اس نے اس دن میں اعمال کرنے پر جو ثواب عطا کیا ہے وہ اہل اطاعت کے لیے اس سے قبل والے ایام سے کئی گنا زیادہ ہے اور اس نے اسے ایسے بنایا کہ وہ اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا مگر جب اس کی اطاعت کی جائے اور اس کے امر کی اور ہر اس چیز سے رکا جائے جو اس نے منع فرمائی ہیں اور اس کی اطاعت کا اقرار کیا جائے جس کی طرف آج اس نے بلایا ہے پس آج کے بعد اس کی توحید، رسول اللہؐ کی نبوت قبول نہیں کی جائے گی جب تک کہ میری ولایت کی گواہی نہ دی جائے اور نہ ہی آج کے بعد کسی کا دین میری ولایت کے بغیر مکمل ہوگا اور نہ ہی آج کے بعد کسی کا دین میری ولایت کے بغیر قبول کیا جائے گا اور جان لو کہ آج کے عظیم دن اس نے اپنے نبیؐ پر سب کچھ نازل کر دیا جس میں اس نے اپنا ارادہ واضح کر دیا اور اپنے مخلص اور اپنے پسندیدہ لوگوں میں ان کو اسے آگے پہنچانے کا ذمہ دار بنایا اور اس نے منافقین اور ٹیڑھے دل والوں کو محفل میں لانے کو چھوڑ دیا اور اسے ان سے بچانے کی ذمہ داری لے لی ہے اور اس نے شک کرنے والوں کے چھپے ہوئے شکوک ظاہر کر دیئے اور مرتدین کے پوشیدہ عزائم اشاروں سے کھولے پس اسے ہر مومن و منافق نے سمجھ لیا پس عزت والا معزز ہوا اور مضبوط ایمان والا حق پر ثابت ہوا اور منافق کی جہالت اور زیادہ ہوگئی اور دین سے نکلنے والے کی موت میں اضافہ ہو گیا اور میں دیکھ رہا ہوں کچھ لوگ اپنے دانتوں کو کاٹ رہے ہیں، کچھ بہت مضطرب ہو رہے ہیں اور کچھ اشاروں کنایوں میں مصروف ہیں اور بولنے والوں کے دلوں کا غبار ظاہر ہو رہا ہے اور اپنی بے دینی پر برقرار رہنے والے اور سرکش ہو جائیں گے اور اب ایک جماعت نے زبان سے مان لیا ہے لیکن ان کے دلوں میں بغض ہے اور وہ ایمان سے دور ہو گئے ہیں اور ایک جماعت نے اپنی زبان اور صدق دل سے اللہ کے اس امر (میری ولایت) کو تسلیم کر لیا ہے اور وہی سچے مومنین ہیں اور اللہ نے اپنا دین مکمل کر دیا اور اپنے نبیؐ اور مومنین اور ان کی اتباع کرنے والوں کی آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیا ہے اور تم دیکھ رہے ہو کہ اللہ کا سب سے بہترین

کلمہ صبر کرنے والوں پر پورا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے میری ولایت کا انکار کرنے والے کو تباہ وہ ہلاک کر دیا جس طرح اس نے فرعون، ہامان، قارون اور ظالمین کے لشکروں کو کیا تھا اور گھٹیا درجہ کے لوگ گمراہوں میں باقی رہ گئے ہیں اور لوگوں کے بارے میں وہ کسی نقصان کی پرواہ نہیں کرتا اللہ ان کا قصد کرے گا ان کے گھروں میں اور اللہ ان کے آثار و نشانات مٹا ڈالے گا اور ان کی علامتیں تباہ کر دے گا اور انجام کا عنقریب ان کو حسرتیں اور افسوس دے گا اور انہیں ایسے لوگوں سے لاحق کرے گا جو ان کے ہاتھ پھیلا دیں گے اور ان کی گردنیں لمبی کر دینگے حتیٰ کہ وہ اللہ کے دین کو بدل ڈالیں گے اور اس کے حکم کو بھی بدل ڈالیں گے اور پھر اللہ کی مدد آئے گی اس کے دشمنوں کے خلاف فوراً اسی وقت اور اللہ تعالیٰ باریک بین خبر رکھنے والا ہے۔

اے لوگو! غور کرو اللہ تم پر رحم فرمائے اس چیز کی طرف جس کی طرف اللہ نے تمہیں آج بلایا ہے اور اس کو تم پر تا قیامت واجب کر دیا ہے اس کے مقرر کردہ طریقہ پر قصد کرو اور اس کے مقرر کردہ راستے پر چلو اور دیگر راستوں کی اتباع نہ کرو ورنہ اس کے راستے سے تم الگ ہو جاؤ گے بے شک یہ دن انتہائی عظیم الشان ہے اس دن میں کشادگی اور سہولت واقع ہوئی اور درجات بلند ہوئے اور دلائل واضح ہوئے اور یہ وضاحت کرنے اور ظاہر ہونے کا دن ہے اور یہ دین کے کمال کا دن ہے یہ ایک مقررہ عہد کا دن ہے اور یہ شاہد و مشہود کا دن ہے، یہ عبد و معبود کا دن ہے، اور یہ عہد و پیمان کے بیان کا دن ہے اور اس دن سے نفاق اور انکار کا بیان اور وضاحت ہوتی ہے اور ایمان کی حقیقتوں کا واضح کرنے کا دن ہے اور یہ شیطان کی شکست کا دن ہے اور یہ قطعی دلیل کا دن ہے اور یہی فیصلے کا دن ہے جس سے تمہیں ڈرایا جاتا ہے اور یہ ہی ملاء اعلیٰ کا دن ہے جس سے تم اعراض کر رہے ہو اور یہ ہی درست رہنمائی کا دن ہے اور بندوں کا عطا کرنے کا دن ہے اور یہ طلب کرنے والوں پر دلیل کا دن ہے یہ وہ دن ہے کہ جس میں سینوں کے چھپے ہوئے راز اور امور کی پوشیدگیاں ظاہر کی گئیں اور یہ اہل خصوص یعنی خاص لوگوں کے لیے نصوص یعنی صریح حکم کا دن ہے یہ شیث کا دن ہے یہ ادریس کا دن ہے یہ یوشع کا دن ہے یہ

شمعون کا دن ہے یہ امن اور مامون کا دن ہے اور یہ چھپے ہوئے محفوظ کے اظہار کا دن ہے اور یہ رازوں میں مبتلاء کرنے کا دن ہے اور یہ اسراروں کا دن ہے اور (جناب امیرؑ مسلسل یہی فرماتے رہے یہ وہ دن ہے اور یہ وہ دن ہے)پس تم مراقب و نگران جانو اللہ عزو جل کو اور ڈرو اس سے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اور مکر و دھوکہ سے بچو اور اس سے دھوکے کا برتاؤنہ کرو اور اپنے دلوں اور ضمیروں کی خوب تفتیش و تحقیق کر لو اور نہ دھوکہ کھاؤ۔

اور اللہ کا قرب تلاش کرو اس کی توحید کے ذریعے اور ان کی اطاعت کے زریعے جنکی اطاعت کرنے کا اس نے حکم دیا ہے اور کافرہ عورتوں کے دھوکے میں مت آؤ کہ ان کی کوئی عزت و عصمت نہیں ہوتی آگاہ رہو کہ گمراہ تم میں کامیاب نہیں ہو سکتا اور تم ان لوگوں کی اتباع کر کے اللہ کے راستے سے بھٹک جاؤ گے جو خود گمراہ ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

اور اللہ عزو جل نے اپنی کتاب میں ایک جماعت کی مذمت فرمائی ہے جب ان میں سے ایک کہے گا کہ **وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا** (سورہ احزاب آیت ۶۷۔۶۸) بے شک ہم نے اطاعت کی اپنے سرداروں اور بڑوں کی پس انہوں نے ہمیں صحیح راستے سے بھٹکا دیا اے ہمارے رب ان کو عذاب میں سے دگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت کر۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا **وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا**(سورہ غافر آیت ۴۷) کمزور لوگ ان سے کہیں گے جو کہ اپنے آپ کو بڑا جانتے تھے اور متکبرین میں سے تھے کہ بے شک ہم تو تمہارے تابع تھے پس کیا تم ہماری طرف سے کچھ کام آؤ گے اللہ کے عذاب میں سے تو وہ کہیں گے اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت دی ہوتی تو ہم تمہیں بھی ہدایت دیتے اور تمہاری رہنمائی کرتے۔

اس میں استکبار (تکبر) کا ذکر ہے کیا تمہیں معلوم ہے کہ استکبار کیا ہے ؟ یہ ان کی اطاعت نہ کرنے کو کہتے ہیں جنکی

اطاعت کا امر دیا گیا اور ان پر اپنے آپ کو افضل جاننا جنکی اطاعت کی طرف ان کو دعوت دی گئی۔

اور قرآن اس میں بہت سے لوگوں کی طرف سے بات کرتا ہے اگر کوئی تدبر کرنے والا سوچنے والا اسکا تدبر کرے اور سوچے تو قرآن نے خوب سرزنش کی ہے اور نصیحت کی ہے۔

اے لوگو! تم جان لو کہ بے شک اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ ان لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو اس کے راستے میں صف باندھ کر لڑتے ہیں اور ایسے گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ تو کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا راستہ (صراط) کون ہے؟ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کی سبیل کون ہے؟ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا طریق کون ہے؟ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کی ہدایت کون ہے؟ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا امر کون ہے؟ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کی ولایت کس کی ولایت ہے؟ کیا تم جانتے ہو اللہ کی حجت کون ہے؟

اے لوگو سن لو میں ہوں اللہ کا صراط، میں ہوں اللہ کا راستہ، میں ہوں اللہ کی سبیل، میں ہوں جنت اور جہنم کا تقسیم کرنے والا، میں ہوں اللہ کی ہدایت، میں ہوں اللہ کا امر، میں وہ ہوں کہ جس نے میری اطاعت سے رو گردانی کی اللہ اس کو منہ کے بل آگ میں گرائے گا، میں ہوں اللہ کی حجت، میں علیؑ کی ولایت اللہ کی ولایت ہے جو آج تم پر واجب کر دی گئی ہے اور تا قیامت واجب رہے گی میں علیؑ روز محشر کا مالک ہوں میں ہوں نور الانوار میں ہوں اللہ کا ہاتھ، اس کی زبان، اس کے کان، اس کا پہلو اور اس کی آنکھ، اور تمہیں اور تمام مخلوق کو مجھے ہی حساب دینا ہو گا۔

پس تم لوگ غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاؤ اور عمل میں جلدی کرو وقت مقررہ آنے سے پہلے اور ایک دوسرے سے سبقت لے جاؤ اپنے رب کی مغفرت کی طرف قبل اس کے کہ وہ دیوار کھینچ دی جائے کہ جس کے اندر تو اللہ کی رحمت ہو اور اس کے ظاہر میں عذاب ہو پھر تم آوازیں دو گے چیخ و پکار کرو گے لیکن تمہاری کوئی ندا نہ سنی جائے گی اور تم شور و غوغا کرو گے لیکن تمہارے شور کی پرواہ نہ کی جائے گی اور قبل اس کے کہ تم فریاد طلب کرو اور

تمہاری فریاد پر نہ پہنچا جائے اور تمہاری فریاد رسی نہ کی جائے اور تیزی دیکھاؤ عبادات واطاعات میں اوقات کے فوت ہو جانے اور نکل جانے سے پہلے گویا کہ تمہارے پاس لذتوں کو گرانے والی چیز آچکی پس کوئی نجات کی جگہ ہی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی مقام چھٹکارے کا اور عادت ڈالو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے اپنے اس محفل و مجلس کے مکمل اور ختم ہونے کے بعد وسعت کرنے اور اپنے اہل و عیال پر اور حسن سلوک کرنے کی اپنے بھائیوں کے ساتھ اور اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنے کی اس کی ان نعمتوں پر جو اس نے تمہیں عطا کی ہیں اور آپس میں اتفاق اور اکھٹے رہو اللہ تمہاری مشکلات کو سمیٹ دے گا اور ایک دوسرے کے ساتھ نیکی کرو اللہ تعالیٰ تمہاری الفت و محبت جوڑ دے گا اور اللہ کی نعمتوں پر خوش ہو جاؤ جیسے کہ وہ تمہیں خوش کرتا ہے اس میں ثواب کے ساتھ دوگنا کر کے اور آج کے دن کو جس طرح اس نے تمہارے لیے ایک بہت بڑی عید قرار دیا ہے اور آج کے دن نیکی و حسن سلوک کے مال کو پھل و پھول لگاتا ہے اور عمر میں اضافہ کرتا ہے اور آپس میں مہربانی کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مہربانی کا تقاضہ کرتا ہے اور تیار کرو اپنے بھائیوں اور اہل عیال کے لیے اپنے عطیات اور فضل سے کوشش کر کے اپنی سخاوت میں سے اور ایسی چیزوں سے جن تک تمہاری استطاعت سے تمہاری قدرت پہنچ سکے اور خوشی کا آپس میں اظہار کرو اور سرور ظاہر کرو اپنی ملاقات میں۔

اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں تمہارے عطیہ کرنے اور تمہیں دینے پر اور مزید بھلائی کی عادت ڈالو اور بار بار بھلائی کرو اپنی طرف میلان رکھنے والوں پر اور اپنے ساتھ برابر کرو کمزوروں کو اپنے کھانے میں اور ہر اس شے میں جس تک تمہاری استطاعت و قدرت ہے اور اس دن ایک درہم ایک لاکھ درہم کے برابر ہو گا اور اس پر بھی مزید اللہ کی طرف سے ہو گا اور اس دن جس نے اپنے مومن بھائی کی مدد کی تو اس کو بے حساب ثواب عطا کیا جائے گا اور جو شخص مومن مردوں اور عورتوں کی کفالت کی ذمہ داری لے تو میں اللہ کی طرف سے اس کا ضامن ہوں کہ اسے امان ملے گی کفر اور فقر سے اور اگر وہ اسی رات مر گیا یا اس دن فوت ہو گیا تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جس نے

اپنے بھائی کے لیے قرض لیا اور اس کی مدد کی تو بھی اللہ پر اس کے لیے ضامن ہوں کہ وہ اسے اس کے قرض کی ادائیگی کے لیے باقی رکھے گا اور اگر اس کی روح قبض کرے گا تو اس کی طرف سے خود قرض ادا کرے گا۔

آج کے دن جب تم آپس میں ملو تو مصافحہ کرو اور اس دن کی نعمت پر خوشی کا اظہار کرو یاد رکھو یہ اللہ کی سب سے خاص نعمت ہے جو آج کے دن تم پر نازل ہوئی پس جو یہاں حاضر ہے وہ غائب کو یہ بات پہنچا دے اور موجود کو اس اجتماع سے الگ ہو جانے والے کو بھی یہ بات پہنچا دینے چاہیے اس کے بعد کسی کے لیے کوئی عذر باقی نہیں رہے گا۔

خطبہ مکمل ہونے کے بعد جناب امیرؑ منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔

(۱۴)خطبہ الدعائم

اس خطبہ میں کفراور ایمان کے ستونوں کا ذکر کیا گیا ہے اور کفر کے ستون کچھ ان میں سے نہج میں قسم رابع میں ذکر کئے ہیں اور دعائم الایمان فقط ان کو قضاعی نے دستور المعالم الحکم میں ذکر کیا ہے اور ان کو تحف العقول میں ذکر کیا ہے اور اس کا طویل حصہ کلینی نے اصول الکافی جزثانی میں ذکر کیا ہے۔

وجہ تسمیہ۔اور یہ آپؑ کے قول کی وجہ سے ہے کہ بے شک ایمان چار ستونوں پر قائم ہے اور کفر چار ستونوں پر قائم ہے اور نفاق چار ستونوں پر قائم ہے اس لیے اس خطبہ کا نام ہی خطبہ الدعائم رکھ دیا گیا۔

الفاظ وعبارت خطبہ الدعائم۔بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام امور کی ابتداء کی اور ان میں سے اپنے لیے چن لیے جو چاہا اور خاص کیا ان میں سے جو پسند آیا پس ان میں سے جو اسے پسند آیا کہ بے شک اس نے پسند کیا ہے ایمان کو۔پس اسے اپنے نام سے نکالا اور عطا کیا اسے جسے اپنی مخلوق میں سے محبوب بنایا پھر اسے بیان کیا پس اس کے احکام کو اس کے لیے آسان کر دیا جو اس میں وارد ہوا اور اس کے ارکان کو اس پر دشوار کر دیا جو اس سے پہلو تہی کرتا رہا اور جو اس سے دوستی کرے اس کے لیے اسے عزت بنادیا اور جو اس میں داخل ہوا اس کے لیے امن بنادیا اور جو اس کی اقتداء کرے اس کے لیے ہدایت رکھ دی اور جو اسے اپنا زیور بنائے اس کے لیے زینت بنادی اور اس کے لیے دین

بنا دیا جو اس کا قصد کرے اور حفاظت بنا دیا اس کے لیے جو اسے تھامے اور ذریعہ بنا دیا اس کے لیے جو اس سے تمسک کرے اور دلیل بنا دیا اس کے لیے جو اس سے گفتگو کرے اور جو اس کی معرفت حاصل کرے اس کے لیے اسے شرف بنا دیا اور جو اس سے بولے اس کے لیے حکمت بنا دیا اور جو اس سے روشنی حاصل کرے اس کے لیے نور بنا دیا اور حجت بنا دیا اس کے لیے جو اس کے ذریعے دلیل قائم کرے اور کامیابی اس کے لیے جو اس کا قصد کرے اور علم اس کے لیے جو اسے محفوظ کرے اور حدیث اس کے لیے جو اسے روایت کرے اور حکم اس کے لیے جو اس کے ذریعے فیصلہ کرے اور حوصلہ اس کے لیے جو بیان کرے اور عقل اس کے لیے جو سوچے اور سمجھ اس کے لیے جو غور کرے اور ایمان کو اللہ نے یقین بنایا اس کے لیے جو عقل سے کام لے اور بصیرت اس کے لیے جو ارادہ کرے اور نشانی اس کے لیے جو غور سے دیکھے اور عبرت اس کے لیے جو نصیحت حاصل کرے اور نجات اس کے لیے جو ایمان لائے اور اللہ کی محبت اس کے لیے جو اصلاح کرے اور قرب اس کے لیے جو اس کی نگہبانی کرے اور اعتماد اس کے لیے جو توکل کرے اور راحت اس کے لیے جو سپرد کر دے اور رنگ اس کے لیے جو اخلاص کرے اور خیر اس کے لیے جو آگے بڑھے اور ڈھال اس کے لیے جو صبر کرے اور لباس اس کے لیے جو تقویٰ اختیار کرے اور پاکیزگی اس کے لیے جو درست عمل بجا لائے اور امن اس کے لیے جو مطیع ہو جائے اور روح ہے سچوں کے لیے پس ایمان ہی اصل ہے حق کی اور اصل حق کا راستہ ہدایت ہے اور اسکی صفت نیکی ہے اور اس کے عمدہ افعال اس کی بزرگی ہیں پس وہ واضح راستہ ہے جو روشنی کی جگہ کو روشن رکھنے والا ہے اور چراغوں کو ضیاء بخشنے والا ہے، بلند مقصود والا ہے اور سبقت کی رغبت رکھنے والا ہے، اصل الاقدیم ہے، عمدہ شہسواروں والا ہے، نیکیاں اس کی روشنیاں ہیں، پاکدامنی اس کے چراغ ہیں اور موت اس کا مقصود ہے اور دنیا اس کا میدان ہے اور قیامت اس کا پھل دینے والا دن ہے اور جنت اس کی سبقت ہے اور جہنم اس کی سزا ہے اور تقویٰ اس کا وعدہ ہے اور نیکی کرنے والے اس کی شہسوار ہیں پس ایمان سے ہی نیکیوں پر دلیل لی جاتی ہے اور نیکیوں ہی سے فقہ کی

تعمیر ہوتی ہے اور موت سے ڈرا جاتا ہے اور موت سے ہی دنیا ختم ہو جاتی ہے اور جمع کی جاتی ہے آخرت اور قیامت سے اور جنت کو قریب کیا جاتا ہے اور جنت اہل جہنم کی حسرت ہے اور جہنم تقویٰ کی نصیحت ہے اور تقویٰ اخلاص کی جڑ واصل ہے اور تقویٰ ایسی انتہاء ہے کہ جو اس کی اتباع کرے وہ ہلاک نہیں ہوتا اور جو اس کے ساتھ عمل کرے وہ نادم نہیں ہوتا کیونکہ تقویٰ سے ہی بامراد ہونے والے کامیاب ہوئے اور نافرمانی کرنے والے خسارے میں رہ کر ہلاک ہو گئے پس عقل والے اس سے نصیحت حاصل کریں اور تقویٰ اختیار کریں پس ایمان کے چار ستون ہیں ایمان چار ستونوں پر ہے صبر پر اور یقین، عدل اور جہاد پر پھر صبر چار حصوں پر ہے صبر شوق پر، صبر خوف پر، صبر دنیا سے بے رغبتی پر اور صبر احتیاط پر پس جو انسان جنت کا مشتاق ہو وہ خواہشات کو بھول جائے اور جہنم سے ڈرے اور جو دنیا سے بے رغبتی اختیار کرے تو اس پر مصائب آسان ہو جائیں گے اور جو موت کا انتظار کرے وہ نیکیوں کی طرف بڑھے اور یقین چار ستونوں پر ہے، بصیرت و سمجھ پر، حکمت کے مطالب پر، عبرت والی نصیحت پر، اور پہلوں کے طریقے پر پس جو سجود میں بصیرت کرے تو وہ حکمت کا مطلب پا لیتا ہے اور جو عبرت کو پہچان لیتا ہے وہ سنت کو جان لیتا ہے اور جو سنت کو جان لیتا ہے گویا کہ وہ پہلے لوگوں میں زندگی پا جاتا ہے اور عدل بھی چار ستونوں پر قائم ہے، عقل کی گہرائی میں، علم کی زیادتی وہ کثرت میں، حکم و حکومت کی رونق میں اور حوصلے کے باغ میں پس جو عقل رکھتا ہے وہ تمام علم کی تفسیر کر لیتا ہے اور جو حکم کو پہچانتا ہے وہ گمراہ نہیں ہوتا اور جو حوصلہ کرتا ہے وہ اپنے امر میں حد سے تجاوز نہیں کرتا اور لوگوں کا محبوب بن کر زندگی بسر کرتا ہے اسی طرح جہاد بھی چار ستونوں پر استوار ہے امر بالمعروف پر، نہی عن المنکر پر، جنگ کے موقع پر سچائی پر اور نافرمانوں سے بغض پر پس جو امر بالمعروف کرے تو وہ مومن کی کمر مضبوط کرتا ہے اور جو منکر سے روکے وہ کافروں کی ناک خاک آلود کرتا ہے اور جو جنگ کے میدانوں میں سچ پر قائم رہتا ہے اس نے اپنے اوپر عائد ذمہ داری پوری کر دی اور جو نافرمانوں سے بغض رکھے وہ اللہ کے لیے غضبناک ہوا اور جو اللہ کے لیے غصہ میں آئے تو اللہ اس سے راضی ہوا

پس یہ ایمان ہے اور اس کے ارکان ہیں اور اس کے شعبے ہیں اور کفر بھی چار ستونوں پر قائم ہے نافرمانی پر، حد سے تجاوز کرنے پر، شک پر، اور شبہ پر پس فسق کے بھی چار شعبے ہیں ظلم کرنا، لالچ میں اندھا ہونا، غفلت اور سرکشی پس جو ظلم کرے وہ مومن کو حقیر کرتا ہے اور اللہ کو غضبناک کرتا ہے اور گناہوں پر اصرار کرتا ہے اور جو اندھا ہو گیا وہ نصیحت بھول گیا اور اپنے خالق سے مقابلے پر آگیا اور اس پر شیطان کا غلبہ طاری ہوا اور جو غافل ہوا اس پر اس کے نفس نے زیادتی کی اور وہ اپنی پشت پر پلٹ گیا اور اس کی اپنی گمراہی کو ہدایت سمجھ لیا اور اس کی آرزؤں نے اسے دھوکہ دیا اور اسے حسرت نے آلیا اور جب معاملہ ختم ہو گا اس سے پردے ہٹ جائیں گے اور اس کے لیے اللہ کی طرف سے وہ ظاہر ہو گا جس کا اس کو گمان بھی نہ ہو گا اور جو اللہ کے امر سے سرکشی کرے وہ شک میں پڑا اور جو شک میں پڑا اللہ اسے ذلیل ورسوا کر دیتا ہے اور جس طرح اس نے اپنی زندگی میں کوتاہی کی اور اپنے کریم رب سے روگردانی کی تو اللہ اسے اپنے جلال سے حقیر کر دیتا ہے اور غلو بھی چار شعبوں پر ہے گہری سوچ پر، جھگڑے پر ، کج روئی پر، اور مخالفت پر، پس جو گہرائی میں گیا وہ حق تک نہ پہنچا اور نہیں اضافہ ہوتا اس کے لیے مگر اندھیروں میں غرق ہونے کا اور نہیں دور ہوتی اس سے آزمائش مگر ڈھانپ لیتی ہے اس کو دوسرے آزمائش پس وہ مشکوک امر میں ہوتا ہے اور جو جھگڑا کرے اور آپس میں نزاع کرے تو قطعی ہو جاتی ہیں ان کے درمیان بزدلی اور مبتلا کر دیا جاتا ہے ان کو طویل جھگڑوں میں اور جو کج رو ہوتا ہے اس کو نیکی بری لگتی ہے اور وہ برائی کی طرف راغب ہوتا ہے اور گمراہی کے نشے میں مست ہو جاتا ہے اور جو مخالفت کرتا ہے اس کے لیے تمام راستوں میں تاریکی پھیل جاتی ہے اور اس پر اس کا امر رکاوٹ بن جاتا ہے اور وہ گمراہیوں کے راستوں کا مسافر بن جاتا ہے اور شک چار شعبوں پر قائم ہے جھگڑا، خوف، شبہ اور مان لینے اور تسلیم کرنے پر پس کون اپنے رب کی نعمتوں کے بارے میں شک کرتے ہیں شک کرنے والے اور جسے اپنے آگے کا خوف ہوا تو وہ اپنی ایڑیوں پر پلٹ جاتا ہے اور جو اپنے دین میں تردد کرتا ہے تو اس سے پہلے والے سبقت لے جاتے ہیں اور بعد والے اسے پا لیتے ہیں اور اسے شیطان کے پاؤں روندھ

ڈالتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو دنیا اور آخرت کی ہلاکت کے سپرد کر دیتا ہے اور وہ دونوں میں ہلاک ہو جاتا ہے اور جو شخص اس سے نجات پاتا ہے تو وہ یقین کے فضل سے ہے اور شبہ بھی چار شعبوں پر ہے زینت پر اترانا، نفس کی تدابیر، غلط تاویل اور حق کو باطل سے ملانا اور یہ ایسے ہے کہ زینت بیان کرنے اور اظہار کی طرف موڑتی اور پھیرتی ہے اور نفس کی تدابیر شہوت کی طرف لے جاتی ہیں اور غلط تاویل بہت بڑی کجی پیدا کر دیتی ہے اور اس کا میلان رکھنے والے کو قیاس کی گمراہ تاریکیاں ہلاک کر دیتی ہیں پس یہ کفر اور اس کے ارکان ہیں اور نفاق چار ارکان پر ہے خواہشات پر، امر دین پر نرمی، تعصب اور لالچ اور ان میں سے خواہش چار شعبوں پر ہے سر کشی پر، زیادتی پر، شہوت پر اور نافرمانی پر پس جو شخص سر کشی کرتا ہے اس کی مہلکات زیادہ ہوتی ہیں اس کے شر سے کوئی محفوظ نہیں رہتا اور جو شخص اپنے نفس کی ملامت نہیں کرتا شہوات سے تو وہ حسرتوں میں گھر جاتا ہے اور وہ اس میں سے کبھی نکل نہیں پاتا اور وہ جو نافرمانی کرتا ہے وہ گمراہ ہوتا ہے جان بوجھ کر بے عذر اور بلا حجت کے پس نرمی کے شعبے یہ ہیں رعب، دھوکہ، ٹال مٹول اور امید اور یہ اس طرح کہ رعب وہیبت حق سے روکتی ہے اور دھوکہ کھانا اس دنیا پر اور وقت مقرر میں کوتاہی کرنا اور ٹال مٹول کی کوتاہی کرنا یہ اندھے پن میں ڈالنے والی ہے اور اگر امید نہ ہوتی تو معلوم ہو جاتا انسان کو حساب اس کا جس میں وہ ہے اور اگر اسے اندر کے حساب کا علم ہو جائے تو وہ خوف سے ہی مر جائے۔ پس کفر و نفاق کے بدترین شعبوں میں تکبر، فخر، نفرت اور عصبیت شامل ہیں پس جو اپنے آپ کو بڑا جانے تو وہ بدبخت ہوتا ہے اور جو فخر کرے وہ گھٹیا ہوتا ہے اور جو نفرت کرے وہ محبت سے محروم ہو جاتا ہے اور جو عصبیت پسند ہو وہ ظالم ہوتا ہے پس بدترین امر وہ ہے جو بدبختی اور نافرمانی اور ظلم کے درمیان ہو اور طمع کے شعبے یہ ہیں فرح، اترانا، لجاجت منت وسماجت اور تکبر پس فرح اللہ کے نزدیک مکروہ ہے اور اترانا تکبر ہے اور لجاجت ومنت وسماجت ابتلاء ہے اس شخص کے لیے جسے وہ گناہوں کے کرنے پر مجبور کرے اور تکبر لہو لعب ہے پس یہ نفاق اور اس کے ارکان ہیں اور اللہ اپنے بندوں پر غالب ہے اس کا ذکر بلند ہے اور قائم ودائم ہے اس کا امر

،اور شدید ہے اس کی قوت ،اور فراواں ہے اس کی برکت ،اور روشن ہے اس کی حکمت اور کامیاب ہے اس کی حجت ،اور اس نے خالص کیا اپنے دین کو اور ثابت ہوئے اس کے کلمات اور سبقت لے گئے اس کے احسانات ،اور پاک ہے اس کا تعلق ،اور عین عدل ہے اس کی میزان ،اس کے پیغامات پہنچا دیئے گئے اس کی مخلوق کو اور موجود ہوتے ہیں اس کے محافظ فرشتے ،اللہ نے گناہ کو برائی قرار دیا اور گناہ کو فتنہ قرار دیا اور نیکی کو غنیمت بنایا اور اپنی رضا کو توبہ اور توبہ کو گناہوں سے پاک کرنے والی پس جو توبہ کرے وہ ہدایت پاتا ہے اور جو فتنہ میں پڑا رہا وہ گمراہ ہوا جب تک کہ وہ اللہ سے توبہ نہ کر لے اور اپنے گناہوں کا اقرار نہ کر لے اور اللہ کی فرمانبرداری اور نیکی کی تصدیق نہ کر لے اور نہیں ہلاک ہوتا اللہ کے غضب سے مگر وہی جو ہلاک ہونے والا ہے پس اللہ تو اللہ ہے کس قدر وسیع ہے جو کچھ اس کے پاس ہے توبہ اور رحمت اور خوشخبری اور عظیم حوصلہ اور کس قدر ناگوار ہے اس کے پاس جو سزا اور جہنم اور اس کی شدید پکڑ پس جو کامیاب ہوا اللہ کی اطاعت سے اس کی اللہ کی رحمت پالی اور جو اللہ کی نافرمانی کرتا رہا تو وہ ضرور چکھے گا وبال اس کی سزا اور انتقام کا وہاں ہی ہے انجام آخری گھر کا۔

(۱۵)خطبہ المونقہ المنزوعہ الاالف

یہ امیر المومنینؑ کا تعجب انگیز خطبہ ہے جو حرف الف سے خالی ہے اس خطبے کا ایک نسخہ منظوم ترتیب وار نہج البلاغہ کے آخر میں پایا گیا ہے جو کہ صفحہ ۲۹۷ میں روضہ الکافی میں لکھا گیا تھا اور اس خطبے کو شیخ الکفعمی نے اپنے مصباح میں ذکر کیا ہے اور معاصرین میں سے سب نے اسے نقل کیا ہے صاحب نہج البلاغہ نے، ہادی کاشف العطاء نے اپنی مستدرک میں ، قزوینی نے اپنی کتاب الامام علیؑ بن المہد الی اللحد میں ، محمد تقی التستری نے ،اور اسی طرح فیروز آبادی نے فضائل الخمسہ من الصاح الستہ میں کنزالعمال سے نقل کیا ہے۔

خطبہ الف سے خالی کی عبارت ۔اس عظیم خطبے کو ہر خاص و عام نے روایت کیا ہے ، مولا امیر المومنینؑ نے اس خطبہ کو فی البدیہہ ارشاد فرمایا تھا۔

حمد ہے اس کی جس کا احسان عظیم ہے اور اس کی نعمت کامل ہے اور اسکے کلمات پورے ہیں اور اس کی مشیت نافذ ہے اور اس کی حجت پہنچ چکی ہے اور اس کا فیصلہ عدل ہے اور اس کی رحمت سبقت لے جاتی ہے اس کے غضب سے میں اس کی حمد کرتا ہے حمد ایسے شخص کی جو اس کی ربوبیت کا اقرار کرتا ہے ، جو نکلنے والا ہو اپنی غلطیوں سے اور ان کا اعتراف کرنے والا ہے اس کی توحید کی پناہ لینے والا ہے اس کی وعید سے امید رکھنے والا ہے ،اور کامل یقین ہے

کہ اس کی مغفرت نجات دینے والی ہے جس دن مشغول ہو گا ہر ایک بے توجہ ہوتے ہوئے اپنے کنبے اور بیٹوں سے۔ ہم اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے ہدایت طلب کرتے ہیں اور اسی پر ایمان لاتے ہیں اور اسی کی عبادت کرتے ہیں اور اسی کی شہادت دیتے ہیں مخلص یقین والے کی شہادت کی طرح اور اس کو واحد جانتے ہیں جیسے کہ واحد جانتا ہے کوئی بندہ جو اس کی ماننے والا ہو اس کا کوئی شریک نہیں ہے اس کے ملک میں اور نہ ہی اس کا کوئی ولی ہے اس کی کاریگری میں وہ برتر ہے ہر مشورہ دینے والے اور وزیر سے اور پاک ہے معین اور مثل سے۔ اس نے جانا اور باطن میں رکھا پھر خبر دی اور مالک ہوا پھر غالب آیا نافرمانی بنائی پھر مغفرت بنائی اور بندہ خلق کیا پھر شکر پر لگایا اور حکم دیا پھر انصاف کیا اور اپنا احسان کیا اور فضیلت دی وہ ہر گز زائل نہ ہو گا اور نہ زائل ہوا اس کی طرح کوئی شے نہیں ہے وہ ہر شے سے قبل ہے اور ہر شے کے بعد ہے، وہ پرورش کرنے والا ہے، اپنی عزت میں سب سے الگ ہے، اپنی قوت سے متمکن ہے اور اپنی بلندی میں مقدس ہے اور اپنی عظمت میں متکبر ہے، نہیں ادارک کر سکتیں اس کا آنکھیں اور نہ ہی نظر اس کا احاطہ کر سکتی ہے، وہ قوت والا اور حفاظت والا ہے، وہ دیکھنے اور سننے والا ہے، بلند اور حکمت والا ہے، شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے، جس نے اس کی صفت کی وہ اس کے اوصاف سے عاجز ہوا اور جس نے اس کی حمد کی وہ اس کی حمد سے گمراہ ہوا پس وہ قریب وہ بعید ہے اور بعید اور قریب ہے وہ قبول کرتا ہے دعا اس کی جو اس کو پکارے اور وہ اس کو رزق دیتا ہے اور عطا کرتا ہے وہ خفیہ مہربانی والا ہے اور قوت والی پکڑ والا ہے، وسیع رحمت والا ہے اور اس کی سزا درد انگیز ہے اور ہم گواہی دیتے ہیں محمدؐ کی بعثت کی جو اس کے بندے اور رسول اور اس کے محبوب اور خلیل ہیں اسے بہترین زمانے میں مبعوث فرمایا اور کفر کے درمیان وقفے میں بھیجا اس سے نبوت کو ختم کر دیا اور اس کی حجت کو قوی کر دیا پس نصیحت کی اور خیر خواہی کی اور بات کو پہنچایا اور کوشش کی اس پر رحمت اور سلام ہو اور برکت ہو اور تعظیم ہو غفور الرحیم کی طرف سے میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اے جماعت جو میرے پاس حاضر ہے اپنے رب سے ڈرنے کی اور اپنے نبیؐ کی سنت کو یاد رکھنے کی اور تم

لازم پکڑو ایسا ڈر جو تمہارے قلوب میں سکونت کر جائے اور ایسی خشیت جو تمہارے آنسو بہائے ایسا ترس کھانا جو تمہیں نجات دے ایسے دن سے پہلے جو تمہیں بھلا دے اور تمہیں مبتلاء کر دے جس دن کامیاب ہو گا جس کے نیک اعمال کا وزن زیادہ ہو گا اور اس کی برائیوں کا وزن ہلکا ہو گا اور تمہیں چاہیے کہ سوال کرو عاجزی سے اور خوف سے اور اپنے گناہوں سے نادم رہو اور چاہیے کہ غنیمت سمجھے تم میں سے ہر ایک اپنی صحت کو بیماری سے پہلے اور اپنے جوان ہونے کو اپنے بڑھاپے سے پہلے اور اپنی وسعت کو فقیر ہونے سے پہلے اور اپنی فراغت کو مشغولیت سے پہلے اور اپنی اقامت کو سفر سے پہلے ، قبل بڑھاپے اور بڑی عمر اور بیماری اور تکلیف کے کہ اکتا جائیں اس سے اس کے طبیب اور اعراض کریں اس سے اس کے دوست واحباب۔ قبل اس کے کہ وہ دردمند ہو اور جسم اس کا لاغر ہو پھر وہ ڈالا جائے شدید جان کنی کے عالم میں اور اس کے پاس ہر قریب وہ بعید حاضر ہو جائے پس اس کی آنکھیں اوپر کی طرف ڈھل جائیں اور اس کی نظر کمزور ہو جائے اس کی پیشانی عرق آلود ہو جائے اور اس کی آہیں سکون پکڑ جائیں اور اس پر اس کی بیوی رونے لگے اس کی قبر کھودی جائے اور اس کی اولاد یتیم ہو جائے اور اس کی تعداد متفرق ہو جائے اور اس کی جمع کردہ دولت تقسیم ہو جائے اور اس کی آنکھیں بے نور ہو جائیں اور اس کے کان ختم ہو جائیں اور اسے عریاں کیا جائے اسے الگ کیا جائے اور اسے غسل دیا جائے اور اس کے جسم پر اس کا کفن پھیلا دیا جائے اور اس سے اس کے چہرے کو باندھ دیا جائے اور اسے قمیض پہنائی جائے اور دستار باندھی جائے اور اسے الوداع کیا جائے اور سلام کیا جائے اور اسے اس کی چارپائی پر رکھ دیا جائے اور اس پر تکبیر سے نماز پڑھی جائے اور اسے خوبصورت گھر سے منتقل کر دیا جائے اور مضبوط محلات سے اور رکھ دیا جائے لحد والی قبر میں تہہ در تہہ اینٹوں میں اور ڈال دی جائے اس پر اس کی مٹی اور ڈالی جائیں اس پر کچی اینٹیں اور لوٹ آئیں اس سے اس کے وارث اور دوست اور نسب والے اور رشتہ دار پس وہ قبر کا اضافہ اور خالی گھر کا مرہون ہو گا اپنے حشر کے دن تک پس وہ اٹھے گا اپنی قبر سے جس دن صور پھونکا جائے گا اور اس کو جمع ہونے اور اٹھنے کی طرف بلایا جائے گا پس وہاں

پر اٹھایا جائے گا قبروں سے اور حاصل کر لیا جائے گا پوشیدہ چیزوں کو جو سینوں میں ہیں اور لایا جائے گا ہر نبی اور شہید کو اور واحد لاشریک ہو گا فیصلہ کرنے والا قدرت والا رب جو اپنے بندے کی خبر رکھنے والا دیکھنے والا ہے ایک خوفناک مقام میں اور بارعب حاضری میں بڑے بادشاہ کے سامنے جو ہر بڑی چھوٹی شے کا جاننے والا ہے پس منہ میں آجائے گا اس کا پسینہ اور آجائے گی پریشانی اور پھیلا لیا جائے گا اس کا اعمال نامہ اور ظاہر ہو جائیں گی اس کی بد اعمالیاں پس وہ دیکھے گا اپنے بدترین عمل کو اور اس کو دیکھ کر اس کی آنکھ بھی گواہی دے گی اس پر اور ہاتھ گواہی دینگے اپنے پکڑنے کی اور پاؤں اپنے چلنے کی اور شرمگاہ اپنے چھونے کی اور کھال بھی گواہی دے گی اپنے چھونے کی پس جکڑ دی جائے گی اس کی گردن اور طوق ڈال دیا جائے گا اس کے ہاتھوں میں اور اسے ہانکا جائے گا اکیلے کو پس وہ وارد ہو گا جہنم میں تکلیف اور شدت سے پس وہ رہے گا جہنم میں عذاب دیا جاتا رہے گا اور اسے کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا اور لوہے کے ہتھوڑوں سے اسے مارا جائے گا اور اس کا چمڑا پکنے اور گلنے کے بعد نئی کھال میں لوٹ آئے گا ۔ہم پناہ مانگتے ہیں قدرت والے رب کی ہر انجام کے شر سے اور اس سے سوال کرتے ہیں معافی کا اس سے جس سے وہ راضی ہے اور مغفرت طلب کرتے ہیں اس کی جو وہ قبول کرلے پس وہ میرے سوال کا والی ہے اور میرے مطالبہ کی کامیابی ہے پس جو اپنے رب کے عذاب سے بچا یا گیا تو وہ رکھا جائے گا اس کی جنت میں اس کے قریب اور اسے ہمیشہ جگہ دی جائے گی مضبوط محلات میں اور وہ مالک ہو گا خوبصورت آنکھوں والی حوروں اور غلمان کا اور پہلو بدلے گا نعمتوں میں اور اسے پانی پلایا جائے گا چشمہ تسنیم کا پلایا جائے گا اسے سلسبیل چشمے کا پانی پس یہ مقام ہے اس کا جو اپنے رب سے ڈرتا رہا اس نے اپنے نفس کو محتاط رکھا اور وہ سزا ہے اس کی جس کے لیے اس کی نافرمانی نے تدبیر سوچی پس یہ فیصلہ کن بات ہے اور انصاف کا حکم ہے جو نازل کردہ ہے حکمت والے حمد والے کا اسے لے کر اترا ہے روح القدس جو بیان کرنے والا ہے نبیؐ کے دل پر جو ہدایت والا اور درستگی والا ہے جس پر دعائیں کی ہیں رسولوں نے جو دیکھنے والے عزت والے ہیں اور نیک و پاک ہیں پس چاہیے کہ عاجزی کریں تمہارے عاجزی

کرنے والے اور فریاد کریں تمہارے فریاد کرنے والے اور استغفار کرے ہر پرورش کیا ہوا تم میں سے میرے لیے بھی اور اپنے لیے بھی اور میرے لیے میرا رب اکیلا ہی کافی ہے۔

یہ خطبہ مختلف الروایات اور شدید اختلاف والا ہے اکثر فقرات اور کلمات میں اور اللہ تعالیٰ ہی سب سے بہتر جاننے والا ہے۔

(۱۶)خطبہ الخالیہ من النقط

وہ خطبہ جو کہ نقطوں سے خالی ہے۔اس خطبے کو ابن شہر آشوب نے مناقب میں ذکر کیا ہے جیسے کہ اس سے علامہ مجلسی نے بحارالانوار جلد ۹ طبع تبریز میں نقل کیا ہے۔

اس خطبہ کے بارے میں روایت ہے کہ امیر المومنینؑ نے اسے فی البدیہہ ارشاد فرمایا اپنے اصحاب کے مجمع میں۔

خطبے کی سند۔ کلینی نے روایت کیا ابن صالح سے انہوں نے ابن بابویہ سے انہوں نے اپنی اسناد سے امام علی الرضاؑ تک کی روایت سے آپؑ نے اپنے آباءؑ سے روایت کیا۔

خطبہ کا متن اور اصل عبارت۔ تمام حمد اللہ کے لیے جو سب سے بڑا بادشاہ ہے اور محبت کرنے والا ہے جو تصویر کشی کرنے والا ہے ہر پیدا ہونے والے کی اور وہ انجام ہے ہر دھکیلے ہوئے کا وہ بچھانے والا ہے بچھونوں کا اور پہاڑوں کا بنانے والا ہے اور وہ بادلوں کو بھیجنے والا ہے اور ضرورتوں کا آسان کرنے والا ہے وہ رازوں کا جاننے والا ہے اور ان کو معلوم کر لینے والا ہے اور وہ تباہ کرنے والا ہے ملکوں کو اور ان کو ہلاک کرنے والا ہے اور بدلنے والا ہے زمانوں کو اور بار بار لانے والا ہے ان کو اور وارد کرنے والا ہے تمام امور کو اور ان کو ظاہر کرنے والا ہے عام ہے اللہ کی سخاوت اور کامل ہیں تہہ در تہہ بادل اور ان کا مسلسل برسنا وہ جانتا ہے سوال کو اور امید کو اور وہ وسیع کرتا ہے کم بارش کو اور

تھوڑی بارش کرتا ہے زیادہ کو۔ میں حمد کرتا ہوں اس کی ایسی حمد جو بہت طویل ہو اور پھیلی ہوئی ہو اور اس کی واحدانیت بیان کرتا ہوں جیسے کہ اس کو واحد جانتا ہے آہیں بھرنے والا اور وہ اللہ ہے نہیں ہے کوئی معبود قوموں کے لیے اس کے سوا اور نہیں پھاڑا اس چیز کو جس نے اس کو اور اس کے سوا کو برابر کر دیا اور اللہ نے محمدؐ کو اسلام کی علامت بنا کر بھیجا اور احکام کے لیے امام بنا کر بھیجا اور متفرق لوگوں کو درست کرنے کے لیے بھیجا اور وہ معطل کرنے والا ہے ود اور سواع کے احکام کو اس نے بتایا اور سکھایا اور حکم دیا اور مضبوط کیا اور مقرر کیے اصول اور ان کو بنایا اور ترتیب دیا اور تاکید کر دی وعدہ والے وقت کی اور اس سے ڈرایا اور اللہ عزوجل نے اسے عزت عطا کی اور اکرام تک پہنچایا اور اس کی روح کو سلامتی والے گھر میں امانت رکھا اور آپؐ کی آل اور اہل بیتؑ پر کرم کیا جب تک کہ اس روئے زمین پر کوئی بھی ذی روح باقی ہے اور جب تک اس زمین پر رہنمائی کرنے والا چلے گا اور چاند اور سورج طلوع و غروب ہوتے رہیں گے۔ تمہیں علم ہونا چاہیے کہ مہربانی کرے گا اللہ تم پر اچھے اعمال کی وجہ سے اور تم نیک راستے پر چلو اور چھوڑ دو حرام راستے کو اور اللہ کا حکم سنو اور اسے یاد رکھو اور صلہ رحمی کرو اور اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھو اور خواہشات کی نافرمانی کرو اور ان کو روکو اور تعلق بناؤ نیکی والوں اور پرہیزگاروں کے ساتھ اور قطع تعلق کر لو کھیل کود وہ لہو لعب کرنے والوں سے اور طمع کرنے والوں سے اور تمہارے سسرالی رشتہ دار پاک شریف لوگ ہوں اور نسب کے لحاظ سے بھی خالص ہوں، اور نرم رو ہوں اور اللہ نے تمہیں مالک بنایا ہے تمہیں تمہاری دلہنوں کا اور نہیں ہے کوئی مہر جیسا کہ مہر دیا رسول اللہؐ نے ام سلمہؓ کو کہ وہ انتہائی معزز سسرالی تھے اور ام سلمہؓ کو رسول اللہؐ نے اپنا امانت دار بنایا اور مالک بنایا ان رازوں کا جس کا آپؐ نے ارادہ کیا بلاشبہ وہ اپنے کردار اور افعال میں بہت عظیم تھیں ۔میں سوال کرتا ہوں اللہ سے اس کے ملانے کی تعریف کے حکم کو اور اس کی ہمیشہ نیک بختی کو اور اللہ دل میں ڈال دے ہر ایک کو اس کے حال کی اصلاح اور اپنے انجام کی تیاری اور اپنے لوٹ کر جانے کی جگہ کی تیاری اور اسی کے لیے تمام کی تمام حمد ہے اور مدح اس کے رسولؐ اور آل رسولؐ کے لیے۔

(۱۷)خطبہ الافتخاریہ

یہ وہ خطبہ ہے جسے شیخ رجب البرسی نے اپنی کتاب مشارق الانوار الیقین میں اصبغ بن نباتہ کی روایت سے پیش کیا ہے اور اس کے مضامین خطبہ البیان کے مشابہ ہیں جسے برسی نے اس عنوان کے تحت بیان نہیں کیا جیسے کہ ابن شہر آشوب نے خطبہ البیان کو ذکر نہیں کیا مگر خطبہ الافتخار کو روایت کیا ہے اس لیے ان دونوں خطبات کے متحد ہونے کا احتمال ہے۔

خطبہ الافتخار کی عبارت و متن۔اس خطبہ کو اصبغ بن نباتہ نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ امیر المومنینؑ نے خطبہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا میں رسول اللہؐ کا بھائی اور آپؐ کے علم کا وارث ہوں اور آپؐ کی حکمت کا معدن ہوں اور آپؐ کا رازدار ہوں اور اللہ عزوجل نے اپنے کتابوں میں کوئی حرف نازل نہیں کیا مگر وہ مجھ تک پہنچا ہے اور میرے پاس تمام علم ہے اس کا جو ہو چکا اور جو قیامت تک ہونے والا ہے۔میں نسبوں کا اور اسباب کے علم کا مالک ہوں اور مجھے ہر علم کی ہزار چابیاں دی گئی ہیں اور ہر چابی سے علم کے ہزار دروازے کھلتے ہیں اور میرے پاس تقدیر کا علم ہے اور بے شک یہ میرے بعد میرے اوصیاءؑ میں بھی جاری رہے گا اور جب تک کہ رات و دن گردش کرتے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ زمین کا وارث ہو اور اس کا جو کچھ اس پر ہے مالک ہو اور وہ سب سے بہترین وارث ہے اور مجھے صراط اور میران

عطا کیا گیا اور مجھے لواء حمد اور کوثر عطا کیا گیا اور میں بنی آدم پر سب سے آگے ہوں گا قیامت والے دن۔ اور میں مخلوق سے حساب لینے والا ہوں اور میں ان کو مرتبوں پر نازل کرنے والا ہوں اور میں اہل نار کا عذاب ہوں اور میں اللہ کا فضل ہوں اور جو شخص انکار کرے اس کا کہ میرے لیے زمین پر ایک مرتبہ آنے کے بعد دوبارہ آنا ہے اور رجعت کے بعد لوٹنا ہے تو اس نے ہمیں جھٹلا دیا اور جس نے ہمیں جھٹلایا اس نے اللہ کو جھٹلایا اور میں سب سے قدیم ہوں ، میں دعوات والا ہوں ، میں صلوات والا ہوں ، میں دلائل والا ہوں اور میں عجیب نشانیوں والا ہوں اور میں مخلوقات کا اسرار جاننے والا ہوں ، میں ملائکہ کو ان کا مرتبہ عطا کرنے والا ہوں اور میں ارواح سے روز ازل عہد لینے والا ہوں اور میں ان کو ندا دینے والا ہوں کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں قائم رکھنے والے ہمیشہ سے ہونے والے کے امر سے ۔اور میں اللہ کا کلمہ ناطقہ ہوں مخلوق پر اور میں ہی تمام مخلوقات پر نمازوں میں عہد لینے والا ہوں۔ میں بیواؤں اور یتیموں کا فریادرس ہوں میں علم کے شہر کا دروازہ ہوں اور میں حوصلے کی غار ہوں اور میں اللہ کی عام ہونے والی قائم رہنے والی ذات ہوں۔ اور میں حمد کے پرچم کا مالک ہوں اور میں ہبہ کرنے کے بعد ہبہ کرنے والا ہوں اور اگر میں تم کو خبر دوں تو تم کافر ہو جاؤ میں جباروں کو قتل کرنے والا ہوں میں دنیا میں محفوظ کیا ہوا ذخیرہ ہوں اور آخرت میں مومنین کا سردار ہوں میں ہدایت والوں کا پرچم ہوں میں داہنی جانب والا ہوں میں ہی یقین ہوں میں متقیوں کا امام ہوں میں اللہ کی مضبوط رسی ہوں میں وہ ہوں جو زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم سے بھری ہوئی ہو گی اپنی اسی تلوار سے۔ میں جبرائیل کا آقا ہوں ، میں میکائیل کو تابع کرنے والا ہوں میں ہدایت کا درخت ہوں اور میں ہی مخلوق کا تقویٰ ہوں ، میں جمع کرنے والا ہوں مخلوق کو اللہ کے اس کلمے سے جس پر ان کو خلق کیا گیا ہے۔ میں مخلوق کا خالق ہوں۔ میں احکام کا جامع ہوں ، میں یقین کا دروازہ ہوں ، میں امیر المومنین ہوں ، میں خضر کا آقا ہوں ، میں صاحب البیضاء ہوں ،اور میں وسیع مکان والا ہوں ، میں مد قابل کو قتل کرنے والا ہوں ، میں بہادروں کو ہلاک کرنے والا ہوں ، میں پہلی قوموں والا ہوں ، میں صدیق اکبر ہوں ، میں فاروق اعظم ہوں ، میں وحی سے کلام کرنے

والا ہوں، میں ستاروں والا ہوں،اور میں ہی اپنے رب کے امر سے اس کی تدبیر کرنے والا ہوں اور میں اللہ کا علم ہوں ،اور میں زرد رنگ کے پرچموں والا ہوں اور میں ہی سرخ رنگ کے پرچموں والا ہوں اور میں ہی وہی غائب ہوں جو امر عظیم کا منتظر ہے، میں ہی عطا کرنے والا ہوں، میں ہی خرچ کرنے والا ہوں،اور میں ہی روحوں کا قبض کرنے والا ہوں اور میرا ہاتھ قبض پر ہے، میں بیان کرنے والا ہوں، میں اللہ کے دین کو دیکھنے والا ہوں، میں حمایت کرنے والا ہوں اپنے چچازاد محمدؐ کی، میں رحمٰن کا والی ہوں، میں صاحب خضر ہوں میں ہارون ہوں، میں موسیٰ اور یوشع بن نون کا صاحب ہوں، میں جنت کا صاحب ہوں میں بارش اور قطروں کا مالک ہوں اور میں زلزلوں اور زمین کو دھنسانے کا مالک ہوں، میں ہزاروں کو ڈرانے والا ہوں، میں کافروں کو قتل کرنے والا ہوں، میں نیک لوگوں کا امام ہوں، میں بیت المعمور (فرشتوں کا کعبہ) ہوں، میں بلند مقام ہوں، میں جوش مارتا ہوا سمندر ہوں، میں حرم کا باطن ہوں، میں امتوں کا ستون ہوں، میں امر عظیم کا مالک ہوں، کون ہے وہ بیان کرنے والا جو میرے بیان کا مقابلہ کر سکے ؟، میں اللہ کا عذاب الیم ہوں اور اگر میں نے اللہ کی کلام نہ سنی ہوتی اور رسول اللہؐ کا فرمان میرے پیش نظر نہ ہوتا تو میں اپنی تلوار تمہارے اندر رکھ دیتا اور تمہیں اول سے آخر تک قتل کر دیتا، میں ماہ رمضان ہوں، میں لیلہ القدر ہوں، میں ام لکتاب ہوں، میں فیصلہ کن خطاب ہوں، میں سورہ الحمد ہوں، میں صاحب صلوٰۃ و اقامت ہوں ،میں ہوں حقیقی نماز، میں ہوں حقیقی صوم (روزہ) ،ہم دن ،رات ، مہینے اور سال کی حقیقت ہیں، میں روز حشر کا مالک ہوں، میں ہی امت محمدؐ سے بوجھ کا اتارنے والا ہوں، میں سجدوں کا در ہوں، میں عبادت ہوں، میں شاہد ہوں ،میں مشہود ہوں، میں سبز ریشم والا ہوں ،اور میں ہی ہوں جس کا ذکر آسمانوں اور زمینوں میں ہوتا ہے ،اور میں ہی رسول اللہؐ کے ساتھ آسمانوں پر چلنے والا ہوں، میں ہی صاحب کتاب ہوں، میں شیث بن آدم کا صاحب ہوں، میں ہی موسیٰ کا صاحب ہوں، میں ہی ہوں جس سے مثالیں دی جاتی ہیں، میں ہی سبز آسمان ہوں، میں ہی ناامیدی کے بعد بارش برسانے والا ہوں ،اور میں وہ (ھو) ہوں کون ہے جو میری مثل ہو ؟ میں بڑی کڑک والا ہوں، میں موجیں

مارتا ہوا سمندر ہوں، میں سورج سے کلام کرنے والا ہوں، میں دشمنوں پر ہیبت ہوں، میں اس کا فریاد رس ہوں جو مخلوق میں سے اطاعت کرے ،اور بے شک اللہ ہی میرا رب ہے نہیں ہے کوئی الہ اس کے سوا اور سنو بے شک باطل کے لیے فنا ہے اور حق کی سلطنت ہے اور میں عنقریب کوچ کرنے والا ہوں پس تم بنو امیہ کے فتنے کا انتظار کرو اور کسروی حکومت کا انتظار کرو پھر آئے گی اس کے آگے بنو عباس کی حکومت اور ایک شہر بنایا جائے گا جسے زوراء کہا جائے گا دجلہ اور فرات کے درمیان۔لعنت والا ہو گا جو اس میں رہے گا اس سے نکلے گی مٹی متکبر لوگوں کی اور اس میں محلات بلند کئے جائیں گے اور پردے لٹکائے جائیں گے لوگ مکر اور بدکاری میں مشغول ہوں گے اور اس میں بنو عباس کے بیالیس بادشاہ حکومت کریں گے پھر انتہائی غبار آلود فتنہ برپا ہو گا پھر میں ظاہر کر دوں گا اپنا روشن نورانی چہرہ ممالک کے کناروں میں جیسے کہ چاند چمکنے والا ہو ستاروں کے درمیان اور سنو میرے خروج کی دس علامتیں ہیں ان میں پہلی علامت پرچموں کا ہٹانا کوفے کی گلیوں میں ،اور مسجدوں کو برباد کرنا اجاڑنا،اور حاجیوں کو منقطع کرنا،اور زمین میں دھنسایا جانا،اور کنکر پھینکنا خراسان میں ،اور دم دار ستاروں کا طلوع ہونا،اور ستاروں کا ملنا اور فتنہ ہونا اور فساد ہونا،اور قتل ہونا اور لوٹ مار ہونا یہ دس علامتیں ہیں اور ایک علامت سے دوسرے علامت تک کئی عجائبات ظاہر ہوں گے پس جب یہ علامات پوری ہو جائیں گی تو ہمارا قائمؑ ظاہر ہو جائے گا جو قائم بالحق ہے پھر آپؑ نے فرمایا اے لوگوں ! پاکی بیان کرو اپنے رب کی اور اس کی طرف اشارے نہ کرو پس جس نے خالق کی حد مقرر کی پس اس نے کتاب ناطق کا انکار کیا پھر فرمایا مبارک ہو میری ولایت والوں کے لیے جو میرے لیے قتل ہوں گے اور میرے لیے جلاوطن ہوں گے وہ اللہ کے خزانے ہوں گے اس کی زمین میں اور وہ بڑی گھبراہٹ والے دن نہ گھبرائیں گے میں اللہ کا نور ہوں جو کبھی نہ بجھے گا اور میں وہ راز ہوں جو نہ چھپے گا۔

(۱۸)خطبہ الشقشقیہ

یہ امیر المومنینؑ کے مشہور خطبات میں سے ہے ۔اس کی بہت سے شروحات کی گئی ہیں ۔اس خطبے میں امیر المومنینؑ نے ان حالات کا جو آپؑ پر گزرے کا شکوہ کیا ہے اس لیے اس خطبے کا انکار کرنے والے حرکت میں آئے۔اس خطبہ کے ثقہ ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ اسے شیخ الصدوق جن کی وفات ۳۸۱ھ میں ہوئی نے مکمل اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور ان سے ہی شیخ مفید اور سید الرضی نے اپنی اپنی کتب میں روایت کیا ہے۔

اس خطبہ کی شروحات۔

۱۔شرح خطبہ شقشقیہ۔میرزا ابوالمعالی بن محمد ابراہیم الکباسی المتوفی ۱۳۱۵ھ

۲۔شرح خطبہ شقشقیہ۔سید الاجل الاشریف المرتضیٰ علم الھدیٰ ابوالقاسم علی بن احمد الحسین بن موسیٰ الموسوی المتوفی ۴۳۶ ھ۔

۳۔شرح خطبہ شقشقیہ۔سید علاؤالدین علشان

۴۔شرح خطبہ شقشقیہ۔تاج العلماء السید علی بن محمد دلدار علی النقوی المتوفی ۱۳۱۲ھ

۵۔شرح خطبہ شقشقیہ (فارسی) ۔سید محمد عباس التستری المتوفی ۱۳۰۶ھ

۶۔ شرح خطبہ شقشقیہ۔ سید علی اکبر ابن سلطان العلماء محمد النقوی کتاب التوضیحات الحقیقیہ
۷۔ شرح خطبہ شقشقیہ۔ یہ شرح بعض متاخرین کی ہے اور وہ علی العحا قانی کے پاس ہے
۸۔ شرح خطبہ شقشقیہ۔ شرح شیخ صدوق جس کے بعض فقرے ان کی کتاب معانی الاخبار کے ہیں۔

وجہ تسمیہ ۔اس خطبہ کا نام شقشقیہ اس لیے ہے کہ دوران خطبہ امیر المومنینؑ سے ایک سائل نے مسئلہ پوچھا تو امیر المومنینؑ اسکی طرف متوجہ ہو گئے تو ابن عباسؓ نے کہا اے امیر المومنینؑ کاش آپ اپنا خطبہ مکمل کر لیتے تو آپؑ نے فرمایا اے ابن عباسؓ! بہت دور کی بات ہے یہ تو منہ کا لعاب تھا جو گرا پھر ٹھہر گیا۔

خطبہ الشقشقیہ کی عبارت و اصل الفاظ۔یہ خطبہ امر خلافت کے بارے شکایت پر مشتمل ہے پھر آپؑ کا صبر و استقامت کو ترجیح دینا پھر لوگوں کا آپؑ کے پیچھے آنا اس میں بیان ہو گا۔

سنو اللہ کی قسم بے شک ابو قحافہ کے بیٹے نے اس امر (خلافت) کو ناحق اپنے لیے زیب تن کر لیا ہے اور وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ میرا مقام اس (خلافت) سے ایسا ہے جیسے کی قطب والی لکڑی کا چکی میں اترنا ہے۔ مجھ سے سیلاب اور میری طرف اڑنے والا نہیں غالب آسکتا مجھ پر پس لٹکایا گیا اس کے آگے کپڑا اور سمیٹا گیا اس سے پہلو اور میں رک گیا ہوں درمیان اس کے کہ میں کو دپڑوں کٹے ہاتھ کے ساتھ یا صبر کروں شدید مصیبت پر کہ جس میں بوڑھا ہو جائے جوان اور جوان ہو جائے کمسن بچہ اور مشقت میں پڑ جائے اس میں مومن حتیٰ کہ مل جائے اپنے رب سے (یہ شکوہ تھا آگے صبر کو ترجیح دینا ہے)

پس میں نے دیکھا کہ صبر اس پر زیادہ لائق ہے پس میں نے صبر کیا اور آنکھ میں تکلیف دہ تنکا ہے اور حلق میں زخم ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ تو غمخواری کرتا ہے لوٹ مار کی حتیٰ کہ چلا گیا اول اپنے راستے پر پس دے گیا وہ اسے عمر کو اپنے بعد پھر آپؑ نے بطور مثال اعشی کا شعر پڑھا۔جدا ہوا جو میرا دن اس کے پالان پر اور حیان کا دن جو جابر کا بھائی ہے۔اور تعجب ہے کہ وہ در گزر کرتا رہا اس حکومت سے اس کی زندگی میں جبکہ اسے باندھ دیا دوسرے کے لیے

اپنی موت کے بعد۔ البتہ بہت شدید ہے جو چالا کی کی انہوں نے اور تقسیم کر دیا اس کی دور سیوں کو پس بنا دیا اس کو سخت حفاظت میں۔ غلیظ ہوتا ہے اس کا کلام اور کھر دارا ہوتا ہے اس کا چھونا اور بکثرت ہوتا ہے لڑ کھڑانا اس میں اور معافی مانگنا اس سے پس اس حکومت و خلافت والا ایسے ہوتا ہے جیسے کہ مشکل سواری پر سوار ہوا گر اس کی لگام کھینچتا ہے تو اس کا ناک ٹوٹتا ہے اور اگر اس کے تابع ہوتا ہے تو اس میں گھس جاتا ہے پس آزمائش میں اور امتحان میں ڈالے گئے لوگ اللہ کی قسم دیوانگی سے اور لالچ سے اور کئی رنگ والا ہونے سے اور اعتراض سے پس میں نے طویل مدت صبر کیا اور شدید تکلیف میں حتیٰ کہ جب وہ بھی گزر گیا اپنے رستے پر تو اس نے اسے رکھ دیا ایک جماعت میں کہ میں بھی ان میں سے ایک تھا۔ پس اے افسوس اللہ کے لیے اور دشواری کے لیے۔ کب سامنے آیا شک میرے بارے میں اول کے ساتھ ان میں سے حتیٰ کہ میں ملانے والا ہو گیا ان مثالوں سے لیکن میں نے افسوس کیا جب انہوں نے افسوس کیا اور میں بھی اڑا جب وہ اڑے پس کان میں بات کی ایک آدمی نے ان میں سے اپنے کینے کی وجہ سے اور دوسرا مائل ہوا اپنی سسرالی رشتہ داری کی طرف کمینگی کے ساتھ اور کمینگی سے یہاں تک کہ قوم میں تیسرا اٹھا نکلتے ہوئے اپنی گود سے اپنی لید اور چارے کے درمیان اور اس کے ساتھ اس کے بھائی بھی اٹھ گئے منہ بھر کے کھانے لگے اللہ کا مال جیسے کہ منہ بھر کے کھاتا ہے اونٹ موسم بہار کی انگوریوں اور بوٹیوں کو یہاں تک کہ سر کے بل گر گیا اس پر اس کا قتل اور سامان تیار کیا اس پر اس کے عمل نے اور رسوا کر دیا اس کو اس کی اندرونی سازش نے۔

امیر المومنین علیہ السلام کی بیعت۔ پس نہ گھبراہٹ میں ڈالا مجھے مگر اس بات نے کہ لوگ بجو کی کلغی کی طرح میری طرف آئے امنڈ رہے تھے میری جانب ہر سمت سے حتیٰ کہ حسنؑ و حسینؑ کو روندا گیا اور میرے کندھے پر مشقت ڈال دی گئی جمع ہو کر سب لوگوں نے میرے ارد گرد جیسے کہ بکریوں کا ریوڑ پس جب میں نے اس امر کے ساتھ اٹھا تو ایک جماعت نے اسے توڑا اور دوسری دین سے ہی نکل گئی گویا کہ انہوں نے سنا ہی نہیں اللہ کو یہ کہتے

ہوئے کہ یہ آخرت کا گھر ہم بناتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو نہیں ارادہ کرتے زمین میں بلند ہونے کا اور نہ فساد کا اور انجام کار متقی لوگوں کے لیے ہے ہاں اللہ کی قسم بے شک انہوں نے یہ سن رکھا ہے اور یاد کرر کھا ہے لیکن دنیا ان کی آنکھ میں مزین ہو گئی اور ان کو خوبصورت لگے اس کے نقش و نگار لیکن قسم اس کی جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور پیدا کیا روح کو اگر نہ ہوتا موجود ہونا حاضر کا اور قیام حجت ؑ کا ناصر کے وجود کے ساتھ اور نہ عہد لیا ہوتا اللہ نے علماء سے کہ وہ نہ پنجوں کے بل چلیں کسی ظلم پیٹ بھرنے پر اور نہ کسی مظلوم کے بھوکا ہونے پر تو میں اس کی رسی اس کی گردن میں ڈال دیتا اور میں اس کے آخر کو بھی اس کے اول والا پیالہ پلاتا اور البتہ پاؤ گے تم اپنی اس دنیا کو زیادہ بے رغبتی والی میرے نزدیک بکری کی چھینک سے بھی۔ خطبہ کے دوران ایک بدو آپ ؑ کی طرف کھڑا ہو گیا اور آپ ؑ خطبہ کے اس مقام پر پہنچے تھے اس بدو نے آپ ؑ کو ایک تحریر دی کہا جاتا ہے کہ اس میں مسائل تھے جن کے جوابات کو وہ ارادہ رکھتا تھا پس آپ ؑ اسے دیکھنے میں متوجہ ہو گئے جب آپ اس کے جوابات دینے سے فارغ ہو گئے تو ابن عباس ؓ نے آپ ؑ سے فرمایا اے امیر المومنین ؑ اگر آپ جاری کریں اپنے خطبے کو جہاں سے آپ نے منقطع کیا تھا تو آپ ؑ نے فرمایا افسوس اے ابن عباس ؓ یہ تو لعاب تھا جو کہ منہ سے گرا اور جم گیا تو ابن عباس ؓ نے کہا اللہ کی قسم میں نے کبھی کسی کلام پر اتنا افسوس نہیں کیا جتنا افسوس مجھے اس کلام کے مکمل نہ ہونے پر ہوا کاش کہ امیر المومنین ؑ اس کلام کو پورا فرما دیتے۔

(۱۹)خطبہ الوسیلہ

یہ امیر المومنینؑ کا خطبہ نبویہ ہے اور یہ قدرے طویل خطبہ ہے اس کا کچھ حصہ الشیخ حسن بن علی بن ابی شعبہ الحرانی نے تحف العقول میں روایت کیا ہے اور مکمل خطبہ روضہ الکافی میں روایت کیا گیا ہے اس خطبے میں حجتہ الوداع اور رسول اللہؐ کے خطبہ غدیر کا ذکر ہے۔اور اس خطبہ میں امیر المومنینؑ نے عہد شکنیوں اور ان خلاف ورزیوں کا ذکر فرمایاہے جو منافقین نے رسول اللہؐ کی زندگی اور بعد رحلت کیں۔اور اس خطبہ میں خطبہ شقشقیہ کی نسبت زیادہ صراحت کے ساتھ منافقین کی منافقت کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔

وجہ تسمیہ۔اس خطبہ کا نام خطبہ وسیلہ اس لیے ہے کہ اس میں آپؑ نے نبی پاکؐ کے لیے اس وسیلہ کا ذکر فرمایا ہے جو ایک عظیم مقام ہے اس میں ہزار سیڑھیاں ہیں موتیوں کی، مرجان، عنبر، کافور اور سونے چاندی وغیرہ کی اور ہر سیڑھی کے درمیان تیز رفتار گھوڑے کی ایک سال کی مسافت کے برابر فاصلہ ہے آپؑ کے اس قول تک کہ اس کے دائیں طرف بھی وسیلہ ہے اور بائیں طرف بھی ایسا ہی وسیلہ ہے۔

عبارت واصل متن خطبہ الوسیلہ۔ محمد بن علی بن معمر سے محمد بن علی بن عکایہ التمیمی سے انہوں نے اسے روایت کیا الحسین بن النضر الفھری سے انہوں نے ابو عمرو الاوزاعی بن شمر سے انہوں نے جابر بن یزید سے اور وہ روایت

کرتے ہیں کہ میں امام ابو جعفرؑ کے خدمت میں حاضر ہوااور میں نے کہا فرزند رسولؐ بے شک شیعوں کے آپسی افتراق نے مجھے دکھ میں مبتلا کر دیا ہے تو امامؑ نے فرمایا اے جابر! کیا میں تجھے ان کے اختلاف کی حقیقت سے آگاہ نہ کروں؟ کہ کہاں سے اختلاف ہوااور کس وجہ سے ہوااور وہ کیوں الگ الگ ہوئے میں نے عرض کی کیوں نے اے ابن رسول اللہؐ آپؑ نے فرمایا جب لوگ فرقوں میں بٹ جائیں تو تم اختلاف میں نہ پڑو اے جابر! بے شک ہمارے قائمؑ صاحب الزمانؑ کا انکار کرنے والا ایسے ہی ہے جس نے رسول اللہؐ کی زندگی میں ان کا انکار کیا۔ اے جابر سنو اور یاد رکھو اور اسے آگے پہنچاؤ جہاں تک تجھے تیری سواری پہنچائے بے شک امیر المومنینؑ نے مدینہ میں خطبہ ارشاد فرمایا رسول اللہؐ کی وفات کے سات روز بعد اور یہ وہ دن تھا جب آپؑ قرآن کو جمع کرنے اور اس کی تالیف سے فارغ ہوئے اور آپؑ نے فرمایا۔

تمام حمد اللہ کے لیے ہے جس نے روک دیا وہموں کو کہ وہ پاسکیں سوائے اس کے وجود کے اور روک دیا عقلوں کو کہ اس کی ذات کا تصور کریں تاکہ وہ باز رہیں تشبیہ سے اور ہم شکل بنانے سے بلکہ وہ ایسی ذات ہے جو اپنی ذات سے متفاوت نہیں اور نہ ہی حصے کرنے سے وہ بعض بعض ہوتا ہے اور نہ اس کے کمال میں کسی عدد کے اجزاء ہوتے ہیں وہ سب اشیاء سے الگ ہے لیکن مقامات کے اختلاف پر نہیں وہ ہر جگہ موجود ہوتا ہے مگر ساتھ ملنے اور متصل ہونے کے طریقے سے نہیں اور اس کا علم ان حروف سے نہیں ہے جن کے بغیر علم نہیں ہوتا اور اس کے اور اس کے علم کے درمیان اس کے علاوہ کوئی علم نہیں ہے کہ اس کے ذریعے وہ عالم ہوا اپنے علم کا اگر کہا جائے کہ وہ ہے تو اس کے وجود کے ازل سے ہونے کی اعتبار سے ہے اور اگر کہا جائے وہ ہمیشہ ہے تو اس کا مطلب عدم کی نفی ہوگی پس وہ پاک و برتر ہے اس کی بات سے جو اس کے سوا کی بندگی کرے اور اس کے علاوہ معبود بنائے انتہائی بڑی برتری کے ساتھ۔ ہم اس کی ایسی حمد کرتے ہیں جو اسے اپنی مخلوق سے پسند ہے اور اس نے اس حمد کو اپنے اوپر قبول کرنا واجب کر رکھا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ احد ہے اس کا کوئی

شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ درود و سلام ہو محمدؐ اور آل محمدؐ پر اے لوگو! رسولؐ پر درود و سلام بھیجو مکمل سلام اللہ بھی محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود و سلام بھیجتا ہے۔اے لوگو! اسلام سے اعلیٰ کوئی شرف نہیں ہے اور تقویٰ سے زیادہ عزت والا کوئی کرم و بزرگی نہیں ہے اور پرہیز گاری سے زیادہ محفوظ کرنے والا کوئی عمل نہیں ہے اور توبہ سے زیادہ کوئی کامیاب سفارش نہیں ہے اور عافیت سے زیادہ کوئی لباس خوبصورت نہیں ہے اور سلامتی سے زیادہ بچانے والی حفاظت کوئی نہیں ہے اور کوئی مال قناعت پر راضی رہنے سے زیادہ فاقہ ختم کرنے والا نہیں ہے اور کوئی خزانہ قناعت سے زیادہ غنی کرنے والا نہیں ہے اور جو شخص معمولی مقدار پر کفایت کرے پس اس نے اپنے بیٹے کے لیے راحت کا انتظام کر لیا ہے اور اس نے سکون و آرام کو ٹھکانہ بنالیا ہے اور رغبت مشقت کی کنجی ہے اور ذخیرہ اندوزی مصیبت کی سواری ہے اور حسد دین کے لیے آفت ہے اور حرص گناہوں میں داخل ہونے کی طرف داعی ہے اور وہ محرومی کا سبب ہے اور سرکشی موت کی طرف لیجانے والی ہے اور حرص تمام برے عیبوں کی جامع ہے اور ہر طمع والا ناکام ہوتا ہے اور چھوٹی امید اور تمنا محرومی تک پہنچاتی ہے اور ایسی تجارت ہے جو سراسر خسارہ ہے سنو جو درمیان میں آجائے کسی امور کے انجام کو دیکھے بغیر تو وہ ذلیل کرنے والے مصائب کا سامنا کرتا ہے اور بدترین ہار مسلمان کے لیے گناہ کا ہار ہے۔

اے لوگو! بے شک کوئی خزانہ علم سے زیادہ نفع مند نہیں ہے اور نہ کوئی عزت حوصلے سے بلند ہے اور نہ ہی کوئی حسب نسب ادب سے زیادہ موثر ہے اور نہ ہی کوئی تکلیف گھٹیا ہے غصے سے اور کوئی خوبصورتی عقل سے زیادہ زینت بخشنے والی نہیں ہے اور کوئی برائی جھوٹ سے زیادہ بدترین نہیں ہے اور کوئی حفاظت کرنے والا خاموشی سے زیادہ حفاظت والا نہیں ہے اور نہ ہی کوئی غائب موت سے زیادہ قریب ہے اے لوگو! بے شک جو اپنے عیب کو دیکھے وہ دوسرے کے عیب سے اندھا ہو جاتا ہے اور جو اللہ کے رزق پر راضی ہو تو اسے کسی چیز پر افسوس نہیں ہوتا جو دوسروں کے ہاتھوں میں دیکھتا ہے اور جو بغاوت کی تلوار سونت لے وہ اسی سے قتل ہوتا ہے اور جو اپنے بھائی

کے لیے کنواں کھودے وہ خود اس میں گر کر ہلاک ہوتا ہے اور جو دوسرے کی عزت کو تار تار کرتا ہے تو اس کے گھر کے قابل ستر مقامات عریاں ہو جاتے ہیں اور جو اپنی لغزشوں کو بھول جاتا ہے وہ دوسروں کی لغزشوں کو بڑا جانتا ہے اور جو اپنی رائے کی اچھا جانے وہ گمراہ ہوتا ہے اور جو عقل سے کام نہ لے وہ راستے سے بھٹک جاتا ہے اور جو لوگوں پر تکبر کرے وہ ذلیل ہوتا ہے اور جو لوگوں کو بے وقوف بنائے وہ معاشرے میں حقیر ہو جاتا ہے اور جو خبیث لوگوں کی صحبت میں رہتا ہے وہ ذلیل ہو جاتا ہے اور جو اپنی طاقت سے بڑھ کر بوجھ اٹھاتا ہے وہ عاجز ہو جاتا ہے۔اے لوگو! بے شک کوئی مال نہیں جو زیادہ مفید ہو عقل سے اور کئی محتاجی نہیں جو زیادہ شدید ہو جہالت سے اور کئی واعظ نہیں جو زیادہ موثر ہو خیر خواہی سے اور کوئی عقل تدبیر کی طرح نہیں ہے اور کوئی عبادت غور و فکر کی طرح نہیں ہے اور نہ ہی کوئی غلبہ زیادہ قابل اعتماد ہے مشورہ سے اور نہ ہی کوئی تنہائی زیادہ شدید ہے خود پسندی سے اور نہ ہی کوئی پرہیز گاری حرام سے بچنے کی طرح ہے اور کوئی حوصلہ صبر و خاموشی کی طرح نہیں ہے۔اے لوگو! انسان میں دس خصلتیں ہیں جن کو اس کی زبان ظاہر کرتی ہے شہادت اور اپنے ضمیر کی خبر دینا اور حاکم خطاب کے درمیان فرق بیان کرتا ہے اور بولنے والے سے جواب لوٹایا جاتا ہے اور شفاعت کرنے والا ضرورت کو اس سے پایا جاتا ہے اور وصف بیان کرنے والا اس سے اشیاء معلوم ہوتی ہیں اور امیر اچھائی کا حکم کرتا ہے اور واعظ بری بات سے روکتا ہے اور عزت والا اس پر غم سکونت کر لیتے ہیں اور حاضر و موجود سے کینے ظاہر ہو جاتے ہیں اور خوبصورت اور عمدہ گفتگو سے کان لذت حاصل کرتے ہیں۔اے لوگو! ایسی خاموشی جو علم کو چھپا لیے اس میں کوئی خیر نہیں ہوتی بالکل اسی طرح جیسے جہالت والے قول میں کوئی خیر نہیں ہوتی۔

جان لو اے لوگو! بے شک جو شخص اپنی زبان قابو میں نہی رکھ سکے وہ نادم ہوتا ہے اور جو علم نہ رکھتا ہو وہ مجہول ہوتا ہے اور جو حوصلہ نہیں کرتا وہ بہادر نہیں ہوتا اور جو رکتا نہیں عقلمند نہیں ہوتا اور جو عقلمند نہیں ہوتا وہ رسوا ہوتا ہے اس کی تعظیم نہیں کی جاتی اور جس کی تعظیم نہیں کی جاتی وہ ذلیل ہو جاتا ہے اور عقل مند ہی نجات پاتا ہے جو

بغیر حق کے مال حاصل کرتا ہے تو وہ اسے بلا اجرت صرف کر دیتا ہے اور جو شخص نہ دعا کرے جب اس کی تعریف کی جائے تو اس کی مذمت کی جاتی ہے اور جو بیٹھے ہوئے نہ دے تو وہ کھڑے ہوئے بھی روک دیا جاتا ہے اور جو ناحق عزت کا مطالبہ کرے تو وہ ذلیل ہوتا ہے اور جو ظلم سے غالب آئے وہ مغلوب ہوتا ہے اور جو حق سے عناد رکھے اس پر بزدلی غلبہ پا جاتی ہے جو فقہ حاصل کرتا ہے اس کی تعظیم کی جاتی ہے اور جو تکبر کرے اس کی تحقیر کی جاتی ہے اور جو احسان نہیں کرتا اس کی تعریف نہیں ہوتی۔اے لوگو! بے شک موت گھٹیا کام سے پہلے ہے اور مضبوطی گرفت حاصل کرنے سے قبل ہے اور حساب عذاب سے قبل ہے اور قبر محتاجی سے بہتر ہے اور آنکھ کو نیچے رکھنا بہت زیادہ دیکھنے سے بہتر ہے اور زمانہ دو دن کا ہے ایک دن تیرے حق میں اور ایک دن تیرے خلاف پس جو دن تیرے حق میں ہو اس پر اترانا مت اور جو دن تیرے خلاف ہو تو اس پر صبر کرنا پس تجھے دونوں کے ساتھ آزمایا جائے گا۔اے لوگو! سب سے زیادہ عجیب شے انسان میں اس کا دل ہے اس کے کئی مواد ہیں حکمت کے اور اس کے کئی اجزاء اس کے خلاف ہیں پس جب اسے امید سوجھتی ہے تو اسے لالچ مطیع کر لیتا ہے اور اگر لالچ بھڑک اٹھے تو حرص اسے ہلاک کر دیتی ہے اور اس پر ناامیدی غالب آجائے تو افسوس اسے ہلاک کر دیتا ہے اور اگر اس پر غصہ غالب آجائے تو اس کا بغض شدید ہو جاتا ہے اگر اسے رضا کی سعادت حاصل ہو تو وہ ذمہ داری بھول جاتا ہے اور اگر اسے خوف ملے تو اسے احتیاط مشغول کر لیتی ہے اور اگر اس کو وسیع امن ملتا ہے تو اسے تکبر و نخوت چھین لیتی ہیں اور اگر اسے کوئی نعمت ملتی ہے تو اسے غرور آلیتا ہے اور اگر اسے مال ملے تو مالداری اسے سرکش بنا دیتی ہے اور اگر اسے فاقہ گھیر لے تو اسے مصیبت مشغول کر لیتی ہے اگر اسے مصیبت پہنچے تو اسے گھبراہٹ رسوا کر دیتی ہے اور اگر اسے بھوک لاغر کر دے تو اسے کمزوری گھیر لیتی ہے اور اگر وہ سیر ہونے میں تجاوز کرے تو گھٹن میں ڈال دیتی ہے اسے پیٹ کی بیماری پس ہر کوتاہی اس کے لیے نقصان دہ ہے اور ہر زیادتی اس کے لیے مفید ہے۔اے لوگو! بے شک جو کند ہوا وہ ذلیل ہوا جس نے کوشش کی وہ سردار بنا جس کا مال زیادہ

ہوا وہ رئیس بنا اور جس کا حوصلہ زیادہ ہوا وہ عقلمند ہوا اور جس نے اللہ کی ذات کے بارے میں سوچا وہ زندیق بے دین ہوا اور جو کسی شے کی کثرت کرے وہ اس کو پہچان لیتا ہے اور جس کا مذاق زیادہ ہو وہ بے قدر ہو جاتا ہے اور جس کا ہنسنا زیادہ ہو اس کی ہیبت ختم ہو جاتی ہے جس کے پاس ادب نہیں ہوتا اس کا حسب و نسب برباد ہو جاتا ہے ۔بے شک افضل ترین کام یہ ہے کہ عزت کی مال سے زیادہ حفاظت کی جائے جو جاہل کے پاس بیٹھتا ہے وہ عقل مند نہیں ہے جو جاہل کا ہم نشین ہو پس ایسے قیل و قال کی تیاری رکھنی چاہیے اور موت سے کوئی نجات نہیں پا سکتا نہ مالدار اپنے مال سے اور نہ فقیر اپنی کم مائیگی سے۔

اے لوگو! اگر موت خریدی جاسکتی تو اسے اہل دنیا میں سے ایک تو سخی خوشی میں خرید لیتا اور دوسرا کمینہ آدمی جو حرص و لالچ میں ڈوبا ہوا ہو۔اے لوگو! بے شک دلوں کے لیے شواہد ہوتے ہیں انسانی نفوس کوتاہی والوں کے درجے میں چلتے ہیں اور نصیحت کے لیے سمجھداری جو کہ نفس کو خطروں سے بچنے کی دعوت دیتی ہے اور دلوں کے لیے خیالات خواہشات کے ہوتے ہیں اور عقلیں روکتی اور منع کرتی ہیں اور تجربات میں نیا علم حاصل ہوتا ہے اور یقین ہدایت کی طرف لے جاتا ہے اور قیاس ہلاکت کے راستے پر ڈال دیتا ہے اور تیرے نفس کے لیے ادب کے طور پر یہ کافی ہے کہ جو تو اپنے لیے برا جانے اسے غیر کے لیے بھی برا جان اور تیرے اوپر اپنے مومن بھائی کے لیے اسی طرح حق ہے جیسے تیرے لیے اس کے اوپر ہے۔بے شک اپنے آپ کو خطرے میں ڈالا اس نے جو اپنی رائے میں بے پرواہ ہو گیا اور تدبر عمل سے پہلے تجھے ندامت سے محظوظ رکھے گا اور جو سامنے رکھے مختلف آراء کو تو وہ غلطی کے مقامات کو پہچان لیتا ہے اور جو انسان فضول کاموں سے رک گیا تو عقلیں اس کی رائے کو معتدل رکھتی ہیں اور جس نے اپنی شہوت کو محفوظ رکھا تو اس کی شان بھی محفوظ ہو گئی اور جس نے اپنی زبان کو روکے رکھا تو اسے اس کی اپنی قوم امن دیتی ہے اور حالات کے پلٹا کھانے میں مردوں کے جوہر کا علم ہوتا ہے اور زمانہ تیرے لیے پوشیدہ راز ظاہر کر دیتا ہے اور جو جہالت کے اندھیروں میں گم ہوا اسے دنیاوی روشنی بھی کوئی فائدہ

نہیں دے سکتی اور جو حکمت سے معروف ہو اسے آنکھیں وقار اور ہیبت سے دیکھتی ہیں اور اعلیٰ ترین دولت تمنا کو ترک کرنا ہے اور صبر فاقہ کی ڈھال ہے اور حرص محتاجی کی علامت ہے اور بخل ذلت کی چادر ہے اور محبت کرنا زائد حاصل ہونے والی قربت ہے اور فقیر سے ملنا بہتر ہے متکبر دولتمند سے اور نصیحت محفوظ غار ہے اس کے لیے جو اسے یاد کرلے اور جو اپنی آنکھ کو آزاد چھوڑ دے تو اس کا افسوس بھی بکثرت ہوتا ہے اور بے شک زمانہ واجب کرتا ہے اس پر شکر کرنا جسے اپنا سوال حاصل ہو اور بہت کم انصاف کرے گی تجھ سے زبان کسی بری یا اچھی بات کو پھیلانے میں اور جس کے اخلاق ناپسندیدہ ہوں تو اس سے اس کے اپنے گھر والے بھی اکتا جاتے ہیں اور جس نے علم حاصل کیا اس نے طویل زندگی پائی۔ بہت کم صداقت بتائیں گی تجھے تیری آرزوئیں اور عاجزی تجھ پر رعب کا لباس پہنائیں گی اور وسعت اخلاق میں رزق کے خزانے ہیں۔ کتنے لوگ ہیں جو گناہ سے رک جاتے ہیں اپنی عمر کے آخری ایام میں اور جس شخص کو حیا اپنا لباس پہنادے لوگوں پر اس کے عیب چھپے رہتے ہیں اور بات کرنے میں درمیانہ راستہ اختیار کر بے شک جو درمیانی راہ اختیار کرے اس پر مشقت آسان ہو جاتی ہے۔ نفس کی مخالفت میں ہی تیری ہدایت ہے جس نے زمانے کو پہچان لیا وہ تیاری سے غافل نہ ہوا سنو بے شک ہر گھونٹ کے ساتھ تلخی ہے اور ہر لقمہ میں گلے میں اٹکنا ہے۔ نہیں ملتی کوئی نعمت مگر دوسری کے زائل ہونے سے اور ہر ذی روح کے لیے روزی مقرر ہے اور ہر دانے پر اس کے کھانے والے کا نام ثبت ہے اور تو موت کی خوراک ہے۔ اے لوگو! جان لو بے شک جو بھی اس زمین کی سطح پر چلا وہ ضرور اس کے پیٹ میں جائے گا اور رات دن دونوں اپنی اپنی منزلوں پر رواں ہیں۔ اے لوگو! احسان کی ناشکری کمینگی ہے اور جاہل کی صحبت نحوست ہے بے شک بزرگی نرم کلام کا نام ہے اور عبادت میں سے ہے زبان کا اظہار کرنا اور سلام کو رواج دینا اور بچو تم دھوکہ دہی سے بے شک یہ کمینے کی عادت ہے۔ ہر طلب کرنے والا اپنے مقصد نہیں پہنچتا اور نہ ہی ہر غائب واپس آتا ہے اور نہ رغبت کر واس میں جو تم سے بے رغبتی کرے بہت سے دور والے قریب سے بھی قریب تر ہوتے ہیں۔ سفر سے پہلے ہم سفر کو دیکھو

،راستے سے پہلے ساتھی کو دیکھو اور گھر خریدنے سے پہلے اپنے پڑوسی کے بارے میں جانو۔ سنو جو شخص چلنے میں تیزی دیکھائے تو اس پر دوپہر کی نیند غالب آجاتی ہے۔ اپنے بھائی کی ستر کو چھپاؤ جیسے تو جانتا ہے اپنے بارے میں ۔اپنے دوست کی لغزش کو در گزر کر وے ایسے دن کے لیے جس دن تیرا دشمن تجھ پر سوار ہو۔ جو شخص اس پر غضبناک ہو جس کو ضرر پہنچانے کی وہ قدرت نہ رکھتا ہو تو اس کا غم طویل ہو جاتا ہے اور وہ اپنے آپ کو ہی تکلیف دیتا ہے اور جو اپنے رب سے ڈرے اس کا ظلم رک جاتا ہے (دوسری روایت میں ہے) جو اپنے رب سے ڈرے تو وہ اس کے عذاب سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جو اپنی کلام میں کجی نہیں کرتا اسکا فخر ظاہر ہو جاتا ہے اور جو خیر کو شر سے نہ پہچانے تو وہ بمنزلہ حیوان کے ہے۔ بعید ہے بعید ہے اس حالت میں کہ تم نہیں برا جانتے مگر اسی نافرمانی اور گناہوں کو جو تمہارے اندر ہیں اور نہیں ہوتی قریب راحت مشقت کے اور تنگی نعمت کے اور وہ شر کوئی شر نہیں کہ جس کے بعد جنت ہو اور وہ خیر کوئی خیر نہیں جس کے بعد جہنم ہو۔ اور ہر نعمت جنت کے سامنے حقیر ہے اور ہر مصیبت آگے کے سامنے عافیت ہے اور ضمیروں کو درست کرنے سے کبیرہ گناہ ظاہر ہو جاتے ہیں۔ عمل کی تطہیر کرنا یہ خود عمل سے مشکل ہے اور نیت کو فساد سے چھڑوانا اور خالی کرنا عمل کرنے والوں پر طویل جہاد سے بھی شدید ہے۔

ہائے بعید ہے بہت کہ اگر خوف و تقویٰ نہ ہوتا تو میں عرب کا سب سے زیادہ چالاک انسان ہوتا۔ اے لوگو! بے شک اللہ عزوجل نے اپنے نبی محمدؐ سے وسیلہ کا وعدہ کیا ہے اور اس کا وعدہ سچا وعدہ ہے اور اللہ ہر گز اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا سنو بے شک وسیلہ جنت کی سیڑھیوں پر ہے اور قرب کے گیسو کی بلندی پر اور آرزو و تمنا کی مدت کی انتہاء پر اس کی ہزار منزلیں ہیں اور ہر منزل سے دوسری منزل تک کی مسافت تیز رفتار گھوڑے کی رفتار سے سو سال کی مسافت پر ہے اس کی ایک منزل موتیوں دوسری منزل لعل و جواہر اس کے آگے کی منزل زبرجد اگلی منزل مرجان و لولو اس سے اگلی منزل یاقوت اس سے اگلی زمرد اس سے اگلی کافور اس سے اگلی منزل عنبر

یہاں تک کہ آخری منزل نور کی بنی ہوئی ہے بے شک اس نے سایہ کرر کھا ہے تمام جنتوں پر اور رسول اللہؐ اس دن اس پر تشریف فرما ہونگے دو قسم کی چادر اوڑھے ہوئے ایک چادر رحمت کی چادر ہو گی اللہ کی طرف سے اور دوسری چادر اللہ کے نور سے بنی ہوئی ہو گی اور آپ کے سر اقدس پر نبوت کا تاج ہو گا اور رسالت کا گلوبند ہو گا اس کا نور سارے مقام کو روشن کر دے گا اور میں اس دن درجہ رفعیہ پر موجود ہوں گا اور میں بھی اس دن دو قسم کی چادریں اوڑھے ہوئے ہوں گا ایک چادر نور کی بنی ہوئی ہو گی اور دوسری چادر کافور کی اور تمام انبیاء و رسل بھی کھڑے ہوئے ہوں گے اور زمانے کی علامات اور دہر کی حجتیں ہمارے دائیں طرف ہوں گی اور ان کو ڈھانپ رکھا ہو گا نور نے اور کرامت کے حلوں نے نہ ہمیں دیکھ سکے گا کوئی نبی مرسل اور مقرب فرشتہ مگر وہ مبہوت ہو جائے گا ہمارے نور سے اور تعجب کرے گا ہمارے مقام مرتبے اور ہماری بزرگی سے اور وسیلہ کے دائیں طرف رسول اللہؐ کی اپنی جانب ایک بادل آنکھ کی وسعت و کشادگی کے برابر ہو گا جس سے ندا آئے گی اسے میدان محشر والوں خوشخبری ہو اسے جو علیؑ سے محبت کرتا رہا اور محمدؐ پر ایمان لایا اور جس نے انکار کیا پس جہنم اس کے وعدہ کی جگہ ہے اور وسیلہ کے بائیں جانب رسول اللہؐ کے بائیں جانب ایک سائبان ہو گا اس سے ندا آئے گی اسے ہل محشر مبارک ہو اس کے لیے جو علیؑ سے محبت کرتا رہا اور محمدؐ پر ایمان لایا جس کے لیے اعلیٰ سلطنت ہے نہیں کامیاب ہوتا کوئی اور نہ وہ حاصل کرے گا روح اور جنت کو مگر وہی شخص جو اپنے خالق سے علیؑ کی محبت اور رسول اللہؐ پر ایمان لا نا لے کر ملے گا اور جو ان کی اتباع کرتا رہا ہو گا اے اللہ کی ولایت والو تمہارے چہرے نور سے دمک رہے ہیں اور تمہارے لیے اعلیٰ ترین مقام ہے اور تمہارے لیے وہ تمام انعامات ہیں جن کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا اور اے منہ پھیرنے والو اللہ کے ذکر سے ،اس کی آیات کو جھٹلانے والوں ،اس کے نبیؐ کو جھٹلانے والو ، نبیؐ کے وصیؑ کو جھٹلانے والوں دیکھو اپنے سیاہ چہروں کی طرف اور تیار ہو جاؤ اللہ کے غضب کے لیے ان اعمال کے لیے جو تم دنیا میں کرتے رہے ہو۔

اے لوگو سنو! نہیں گزرا کوئی نبی اور نہ ہی پہلے کوئی گزرا کوئی رسول مگر وہ خبر دیتا رہا اپنی امت کو اس رسولؐ کی جو

اس کے بعد آنے والا تھااور خوشخبری دینے والا تھااللہ کے رسولؐ کی اور حکم دیتا رہااپنی قوم کواس کی اتباع کی اور اس کا حلیہ بتاتا رہااپنی قوم کوتا کہ وہ اسے اس کی صفات سے پہچانیں اور تا کہ وہ اس کی شریعت کی اتباع کریں اور تا کہ وہ اس کے بعد گمراہ نہ ہوں پس جو بھی ہلاک ہوااور گمراہ ہواان تمام خبروں اور ڈرادینے کے بعد تو وہ واضح دلیل اور حجت کے یقین کے بعد ہوااور تمام امتیں ہمیشہ امید میں رہیں رسولوں کی اور انبیاء کے وارد ہونے کی اور اگر اس امت کو دکھ ملاان کے نبی کے جانے سے اپنی عظیم مصیبت اور درد پر تو بے شک وہ امید کی گنجائش پر رہیں۔اور کوئی مصیبت بڑی نہیں ہوتی اور کوئی دکھ شدید نہیں ہوتا جیسے کہ اس کے نگران اور محافظ کا دکھ ہوتا ہے یعنی اللہ کے رسول محمدؐ کا جو کہ آخری ہیں کیونکہ ان کے بعد ڈرانے والے اور عذر والے ختم ہو گئے اور ان سے دلیل لینااور اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان عذر ختم ہو گیا کہ اللہ نے آپؐ کو اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان اپنادروازہ بنایا ہے اور اپنا نگران بنایا ہے وہ جو کہ نہیں قبول کرتا کوئی دعا مگر اس کے ذریعے اور نہیں ہوتی عبادت مگر اس کی اطاعت سے اور اللہ عزوجل نے اپنی محکم کتاب میں ارشاد فرمایا جو شخص اطاعت کرتا ہے رسولؐ کی اس نے اطاعت کی اللہ کی اور جو منہ پھیرے پس نہیں بھیجاہم نے آپ کو ان پر محافظ بنا کر۔پس اللہ نے اپنی اطاعت رسولؐ کی اطاعت کے ساتھ ملادی اور اپنی معصیت اس کی نافرمانی کے ساتھ ملادی اس لیے یہ دلیل ہے اس پر جو آپؐ کو سپرد کیا گیااور شاہد ہے اس پر جو آپؐ کی اتباع کرے یانافرمانی کرے اور اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں کئی مقامات پر یہ ارشاد فرمایا ہے پس اللہ عزوجل فرماتا ہے اپنے رسول کی اتباع پر برانگیختہ کرتے ہوئے اور اس کی تصدیق کی ترغیب دینے کے لیے اور اس کی دعوت کو قبول کرنے کے لیے کہ اے رسولؐ کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گااور تمہارے گناہ معاف کرے گا۔پس آپؐ کی اتباع اللہ کی محبت اور آپؐ کی رضا گناہوں سے معافی ہے اور کامیابی کی ضامن ہے اور جنت کا وجوب ہے اور جو اس سے منہ پھیرے اور اعراض کرے تو وہ اللہ سے اعلان جنگ کرتا ہے اور اس کے غضب اور ناراضگی کو دعوت دیتا ہے اور نبیؐ سے دوری

جہنم کا ٹھکانہ ہے اور یہ اللہ کا فرمان ہے کہ جو اس کا انکار کرے گا ان جماعتوں میں سے پس آگ اس کے وعدہ کی جگہ ہے۔

اے لوگو! جان لو کہ میں اور محمدؐ ایک ہی نور سے ہیں۔ نبوت محمدؐ کے لیے تھی اور وصائیت میرے لیے۔ اللہ میرے ذریعے اپنے بندوں کا امتحان لیتا ہے اور میرے ہاتھ سے اپنے مخالفوں کا قتال کرتا ہے اور میری تلوار سے اپنے منکرین کو فنا کرتا ہے اور اللہ نے مجھے مومنین کے لیے ذریعہ قرب بنایا ہے اور متکبر لوگوں پر موت کا حوض بنایا ہے اور مجرموں پر اپنی تلوار بنایا ہے اور میرے ذریعے سے اپنے رسولؐ کی کمر مضبوط کی ہے اور مجھے کرامت و بزرگی بخشی ہے اپنی نصرت سے اور مجھے مشرف بنایا ہے اپنے علم سے اور مجھے عطا کیے ہیں اپنے احکام اور مجھے مخصوص کیا ہے اپنے رسولؐ کا وصی بننے کے لیے اور مجھے چن لیا ہے اس کی خلافت کے لیے اس کی امت میں ۔ تمہیں اچھی طرح یاد ہے کہ رسول اللہؐ نے میرے لیے فرمایا اس وقت جب کہ آپؐ کو گھیر رکھا تھا مہاجرین اور انصار نے اور بھری ہوئی تھیں ان سے محفلیں۔

رسول اللہؐ نے فرمایا اے لوگو! بے شک علیؑ مجھ سے ایسے ہے جیسے کہ ہارونؑ موسیٰؑ کے سے مگر یہ کہ میرے بعد نبی نہ ہو گا پس ایمان والے اللہ کی طرف سے رسول اللہؐ کی گفتگو کو سمجھ گئے کیونکہ وہ مجھے جانتے تھے کہ میں آپؐ کا سگا بھائی نہیں ہوں جیسے کہ ہارون موسیٰؑ کا سگا بھائی تھا اور نہ ہی میں نبی ہوں پس نبوت مکمل ہو گئی لیکن یہ اللہ کے حکم سے مجھے خلیفہ بنانے کے لیے مجھے ہارون سے نسبت دی تھی جیسے کہ خلیفہ بنایا تھا موسیٰؑ نے ہارونؑ کو جبکہ انہوں نے کہا۔ کہ آپؑ میرے بعد رہیں میری قوم میں اور اصلاح کرتے رہیں اور نہ اتباع کرنا فسادیوں کے راستے کی۔ اور آپؑ کا قول ہے کہ جب ایک جماعت نے بات کی اور کہا کہ ہم محمد رسول اللہؐ کے موالی اور قریبی ہیں تو رسول اللہؐ حجتہ الوداع کے لیے نکلے پھر غدیر خم پہنچے پس آپؐ نے حکم دیا تو آپؐ کے لیے منبر کی مثل بنادی گئی پھر آپؐ اس پر تشریف لائے اور میرے بازو کو تھام لیا اور بلند کر دیا اور ارشاد فرمایا اے لوگو! جس جس کا میں مولا

ہوں اس اس کا یہ علیؑ مولا ہے اے اللہ محبت کر اس سے جو اس سے محبت کرے اور دشمنی کر اس سے جو اس سے دشمنی کرے پس میری ولایت ہی اللہ کی ولایت ہے اور دشمنی ہی اللہ کی دشمنی ہے اور پھر اللہ عزوجل نے اس دن یہ آیت نازل فرمائی کہ آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کیا ہے۔ پس میری ولایت کامل دین اور رب اکبر کی رضا ہے اور اللہ عزوجل نے میرے لیے مخصوص نازل کی ہے اور مجھے عظمت اور فضیلت عطا کی ہے اور اللہ کا قول ہے۔ پھر سب لوٹائے جائیں گے اللہ کی طرف جو ان کا سچا مالک ہے۔ سنو اسی کے لیے حکم ہے اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ سنو اگر میں اپنے فضائل بیان کر دوں تو تمہارے جگر پھٹ جائیں۔ خلافت کو اپنی قمیض بنالی ہے دو بدبختوں نے اور دونوں نے مجھ سے جھگڑا کیا ہے اس امر میں جس پر ان کا کوئی حق نہیں تھا لیکن وہ شیطان کے راستے پر چل پڑے اور گمراہ ہو گئے اور انہوں نے جہالت سے اعتقاد کر لیا۔ پس بدترین ہے وہ جس پر وہ وارد ہوئے اور اپنے لیے ہمیشہ کی آگ خرید لی۔ وہ دونوں اپنے گھروں میں ایک دوسرے پر لعنت کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں ایک کہتا ہے اپنے ساتھی کو جب وہ ملتے ہیں ہائے کاش میرے اور تیرے درمیان مشرقوں کی دوری ہوتی پس وہ بدترین ساتھی ہے پس دوسرا اس سے بھی بدتر اسے جواب دیتا ہے اپنی بوسیدگی پر ہائے کاش کہ میں نے تجھ کو دوست نہ بنایا ہوتا بے شک تو نے مجھے بھٹکا دیا ہے نصیحت سے بعد اس کے کہ وہ میرے پاس آچکی تھی اور شیطان انسان کو رسوا کرتا ہے۔

جان لو کہ میں ہی وہ ذکر ہوں جسے انہوں نے بھلا دیا اور میں ہی وہ راستہ ہوں جس سے وہ بھٹک گئے میں ہی وہ ایمان ہوں جس کا انہوں نے انکار کیا اور میں ہی وہ قرآن ہوں جس کو انہوں نے ترک کر دیا اور میں ہی وہ دین ہوں جس کو انہوں نے جھٹلایا اور میں ہی وہ صراط مستقیم ہوں جس سے وہ ہٹ گئے اگر وہ دونوں غلاظت کے ڈھیر سے کھاتے رہیں یہاں تک کہ وہ پہنچ جائیں گے آگ کے کنارے پر اپنے انجام کے لیے اور پہنچ جائیں گے لعنت

والے مقام پر اور میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ دونوں چیخ رہے ہیں ایک دوسرے پر لعنت کرتے ہوئے اور آواز دے رہے ہیں حسرت کے ساتھ کہ ان کے لیے کوئی راحت نہیں ہے اور نہ ہی ان کے عذاب سے کوئی ہٹانے والی چیز ہے۔ بے شک لوگ مسلسل بتوں کی پوجا کرنے والے ہیں اور بتوں کی خدمت کرتے ہیں اور ان کے لیے کئی قسم کے امور انجام دیتے ہیں اور ان کے لیے عتبرہ (یعنی پہلا بچہ بتوں کے لیے ذبح کرتے) کرتے ہیں اور ان کے لیے قربانی کرتے ہیں اور ان بتوں کے لیے بحیرہ، وصیلہ، سائبہ اور حام مقرر کرتے ہیں اور وہ تیروں سے قسمت کا حال جانتے ہیں اور اندھے ہوگئے ہیں اللہ عزوجل سے جس کا ذکر سب سے بڑا ہے اور حیران ہیں ہدایت سے، سر جھکاتے ہیں بتوں کو بے شک ان پر شیطان نے غلبہ کر لیا ہے اور ان کو جاہلیت کی سیاہی نے ڈھانپ لیا ہے اور انہوں نے جہالت میں اس کا دودھ پیا ہے اور گمراہی میں ان کا دودھ چھڑایا ہے پس اللہ نے ہمیں ان کی طرف رحم کرنے کے لیے معبوث کیا اور ہمیں ان پر طلوع کیا ہے شفقت کے لیے اور جو ہم سے محبت کرنے لگے وہ ہماری وجہ سے پردوں سے نور بن کر چمک اٹھے۔ پس فضیلت ہے اس کے لیے جو اللہ عزوجل کی اطاعت کرے اور اس کی تائید کرے جسے اس نے اپنی تصدیق بنایا پس وہ مستحق ہوئے عزت کے اور اللہ نے ایمان والوں پر رحم کیا اور ان کے دشمنوں کو ہیبت میں ڈال دیا اور ان کے لیے تابع ہوگئے بڑے بڑے متکبر لوگ اور ان کی جماعتیں۔ پس وہ قابل ذکر نعمت والے ہوگئے اور آسان بزرگی والے بن گئے اور امن والے ہوگئے بعد خوف کے اور جماعت والے بن گئے بعد متفرق ہونے کے ہماری وجہ سے اللہ نے ان کو یہ تمام نعمتیں دیں اور ہماری ہی وجہ سے ان پر ہدایت کے دروازے کھل گئے اور ہم نے ہی ان کو دار السلام جنت میں داخل کیا اور ہم نے ہی ان کو ایمان کے لباس میں ملبوس کیا اور ہماری ہی وجہ سے ان کو جہان میں کامیابیاں نصیب ہوئیں اور رسول اللہؐ کی جنگوں نے ان کے لیے صالحین کے آثار ظاہر کیے ہیں اور مجاہدوں کی کی قاطع تلوار سے کئی خشوع سے نماز پڑھنے والے اور اعتکاف میں بیٹھنے والے اپنے زہد سے ظاہر ہوئے ہیں اور ہماری ہی وجہ سے ان کو امانت کی ادائیگی جیسے ثواب کے

کام کرنا نصیب ہوا یہاں تک کہ وہ وقت آن پہنچا جب اللہ عزوجل نے اپنے نبیؐ کو اپنے پاس بلا لیا اور اسی ایک لمحہ میں بجلی کی چمک کے دوانیہ سے بھی کم تم لوگ اپنی ایڑیوں پر لوٹ گئے اور اپنے چھپے ہوئے کفر کو ظاہر کر دیا اور تم مطالبہ کرنے لگے بدلے کا اور تم لشکر کی صورت میں حملہ آور ہوئے اور اہل بیتؑ کے گھروں کے دروازوں کو گرایا اور جلایا گیا اور روند دیا نبیؐ کی اہل بیتؑ کو اور رسول اللہؐ کے آثار کو تبدیل کر دیا اور اس کے احکام سے منہ موڑ لیا اور اس کے نور سے دور ہو گئے اور انہوں نے اللہ کے خلیفہ کا انکار کر کے اپنے لیے خود ہی خلیفہ چن لیا حالانکہ وہ ظلم کرنے والے تھے اور انہوں نے گمان کیا کہ جسے انہوں نے آل ابی قحافہ سے منتخب کیا ہے وہ زیادہ اولیٰ ہے رسول اللہؐ کے مقام پر کھڑا ہونے کے لیے۔ بے شک ابی قحافہ کے خاندان کا بنی ہاشم کے خاندان سے کوئی مقابلہ نہیں۔ ہمارا خاندان عزت و شرف والا ہے جسے اللہ نے اپنی کرامت سے نوازا ہے۔ سنو بے شک پہلے ہی وقت میں پہلی جھوٹی شہادت جو اسلام میں واقع ہوئی وہ ان کی شہادت ہے کہ ان کا یہ ساتھی رسول اللہؐ کا خلیفہ ہے پس جب سعد بن عبادہ کا معاملہ ہوا تو سب نے اس سے رجوع کر لیا اور کہا بے شک رسول اللہؐ چلے گئے ہیں اور آپؐ نے اپنا کوئی خلیفہ نہیں بنایا پس رسول اللہؐ جو پاک و پاکیزہ اور مبارک ہیں سب سے پہلے وہ ذات قرار پائے جن پر جھوٹی شہادت دی گئی اسلام میں اور ان پر بہتان باندھا گیا اور بے شک بہت جلد وہ اس فساد کا بدلہ پا لیں گے جسکی بنیاد ان لوگوں نے رکھی ہے اگرچہ ان کو وسیع مہلت دی جائے گی اور ان کو ڈھیل دی جائے گی مگر ان کا اندوہ ناک انجام اس دنیا میں بھی ان کا مقدر ہے اور آخرت میں بھی جیسے کہ اللہ نے شداد بن عاد کو بھی مہلت دی تھی اور ثمود بن عبود کو بھی اور بلعم بن باعور کو بھی مہلت دی تھی بظاہر یہ ظالم بھی دنیا پر حکومت کرتے رہے اور اسے نعمت خیال کرتے رہے ان کو خوب مال بھی اللہ نے دیا اور عمر طویل بھی عطا کی اور ان کو توبہ کا موقع بھی دیا کہ وہ اللہ کی نعمتوں کو یاد کریں اور اللہ کا خوف کریں اور اس کی طرف رجوع کریں اور تکبر سے رک جائیں پس جب ان کی مہلت ختم ہو گئی اور وہ اپنی مدت مقررہ تک پہنچ گئے اور اپنا رزق جو اللہ نے ان کے لیے دنیا میں مقرر کیا تھا پورا کھا لیا تو اللہ عزوجل

نے ان کو اپنے عذاب کا مزہ چکھایا اور انہیں نیست و نابود کر دیا پس بعض کو تو ان میں سے چیچک اور خسرہ میں مبتلا کیا گیا اور بعض کو دردناک عذاب نے گرفت میں لے لیا اور کچھ کو ان میں سے سائبان نے جلادیا اور ان میں سے بعض کو زلزلے نے تباہ کر دیا اور بعض کو زمین میں دھنسا کر ہلاک کر دیا اور بے شک اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔ سنو بے شک ہر مقررہ مدت کی تحریر ہے جب وہ تحریر کے مطابق مدت پہنچے گی تو اگر اسے تیرے لیے ظاہر کر دیا جائے جس کی طرف وہ ظالم جائیں گے اور جو خسارے والوں کا انجام ہو گا تو تو اللہ عز و جل کی پناہ کی طرف بھاگ جائے ان کے شر سے دور بھاگ جائے جس پر یہ ظالم ڈٹے ہوئے ہیں اور جس خوفناک انجام کی طرف وہ جا رہے ہیں اور سنو بے شک میں تمہارے درمیان ایسا ہی ہوں جیسا کہ ہارونؑ تھے آل فرعون میں اور جیسے کہ باب حطہ بنی اسرائیل میں اور جیسے کہ نوحؑ کی کشتی قوم نوحؑ میں بے شک میں نباء العظیم ہوں اور میں ہی صدیق اکبر ہوں اور میں ہی مومن کی امید اور آرزو ہوں اور عنقریب تم جان لو گے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے اور نہیں ہے اس دنیا کی حیثیت ایک لقمہ کھانا کے برابر اور پینے والے کے لیے ایک گھونٹ پانی کے برابر اور نیند کے ایک جھونکے کے برابر پھر ان کو ان کے ظلم اور عیب گرفت میں لے لیں گے اور ان کے لیے اذیت ناک رسوائی ہے دنیا و آخرت میں اور ان کو شدید عذاب کی طرف لوٹایا جائے گا اور اللہ عز و جل اس سے بے خبر نہیں ہے جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔ پس عذاب شدید ہے اس کے لیے جو صراط مستقیم سے ہٹ گیا اور اللہ کی حجت کا انکار کر دیا اور اپنے ہادیوں کے خلاف کھڑا ہو گیا اور اللہ کے نور سے دور ہو گیا اور ظلمت میں داخل ہو گیا اور پانی کے بدلے سراب لے لیا اور نعمت کے بدلے عذاب خرید لیا اور کامیابی کے بدلے ناکامی خرید لی اور خوش بختی کے بدلے بد بختی کا طالب بن گیا اور خوشحالی کے بدلے بدحالی لے لی اور وسعت کے بدلے تنگی لے لی اور ان کو ان کے تمام اعمال کا ایسی سزا سے بدلہ دیا جائے گا جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہے پس وہ لوگ اللہ کے وعدے پر یقین رکھیں اور اس دن کا انتظار کریں جس دن وہ آوازِ حق سنیں گے اور وہی دن ہو گا ان کو

ان کے اعمال کی جواب دہی کا اور عذاب الیم کا۔ بے شک ہم زندہ کرتے اور مارتے ہیں اور ہماری طرف ہی تمام مخلوق کو لوٹ کر آنا ہے اس دن جس دن زمین شق ہو جائے گی اور قیامت کبریٰ برپا ہو گی بے شک ہمارے لیے یہ سب کچھ کرنا بہت آسان ہے پس مومن کا عمل یہ ہے کہ وہ نصیحت کرتا رہے اس شخص کو جو وعید سے ڈرے۔

(۲۰)خطبہ الطالوتیہ

یہ امیر المومنین ؑ کا وہ خطبہ ہے جسے کلینی نے الروضہ میں روایت کیا ہے یہ خطبہ امیر المومنین ؑ نے مدینہ میں ارشاد فرمایا تھا لیکن یہ خطبہ نہج البلاغہ میں مذکور نہیں ہے۔

وجہ تسمیہ ۔اس خطبہ کا نام طالوتیہ رکھا گیا کیونکہ اس میں آپ ؑ نے اللہ کی قسم کھائی ہے کہ بے شک اگر ہوتی میرے پاس تعداد طالوت کے ساتھیوں کی یا بدر والوں کی تو میں اپنے حق کے لینے کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا۔

اصل متن وعبارت خطبہ الطالوتیہ۔

محمد بن علی بن معمر سے انہوں نے محمد بن علی سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ایوب الاشعری نے روایت کیا انہوں نے عمر والاوزاعی سے انہوں نے عمر بن شمر سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے ابی الہیثم بن التیہان سے انہوں نے روایت کی ہے کہ امیر المومنین ؑ نے مدینہ میں لوگوں کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا۔

تمام حمد ہے اللہ کے لیے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے بغیر کسی کیفیت کے اور اس کے لیے کان نہیں ہے اور نہ ہی اس کے کان کے لیے کیف ہے اور نہ ہی اس کے لیے این ہے اور نہ وہ کسی شے میں ہے اور نہ ہو کسی

شے پر ہے اور نہ ہی اس کے کان کے لیے کوئی جگہ بنی ہے اور نہ ہی وہ قوت والا ہوا کسی شے کے بنانے کے بعد اور نہ ہی وہ کمزور تھا قبل اس کے کہ وہ کوئی شے ہو اور نہ ہی وہ تنہائی والا تھا قبل اس کے کہ وہ ایجاد کرتا کوئی شے اور نہ ہی اس کے مشابہ کوئی شے ہے اور نہ ہی وہ ملک سے خالی تھا اس ملک کو پیدا کرنے سے پہلے اور نہ ہی وہ اس سے خالی ہو گا اس ملک کے ختم ہو جانے کے بعد وہ الہ ہے زندہ ہے بغیر حیات کے اور وہ کسی چیز کے پیدا کرنے سے پہلے ہی مالک ہے اور کائنات کو بنانے کے بعد بھی وہ مالک ہے اور نہیں ہو سکتی اللہ کے لیے کوئی کیفیت اور نہ ہی کوئی حد جس سے وہ معلوم کیا جائے اور نہ ہی کوئی شے اس کے مشابہ ہے اور وہ اپنی طویل زندگی سے بوڑھا نہیں ہوتا اور نہ ہی کسی خوف سے کمزور ہوتا ہے اور وہ نہیں خوف کھاتا جیسے کہ اس کی مخلوق کسی شے سے خوف کھاتی ہے وہ بہت سننے والا ہے بغیر کانوں کے اور بہت دیکھنے والا ہے بغیر آنکھوں کے اور وہ قوی ہے بغیر قوت کے۔ نہیں ادراک کر سکتیں اس کا دیکھنے والوں کی آنکھیں اور نہ ہی احاطہ کر سکتے ہیں اس کے سمع کا سننے والے کان۔ جب وہ ارادہ کرتا ہے کسی شے کا تو وہ ہو جاتی ہے بغیر مشورہ کے اور بغیر غلبہ کے اور بغیر کسی سے رائے لیے ہوئے اور نہ ہی وہ سوال کرتا ہے اپنی مخلوق میں سے کسی سے جب اس کا ارادہ کرتا ہے اسے آنکھیں ادراک نہیں کر سکتیں لیکن وہ تمام آنکھوں کا ادراک کر لیتا ہے اور وہ باریک بین خوب خبر رکھنے والا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی الہ اللہ کے سوا وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں ان کو بھیجا اللہ نے ہدایت اور دین حق دے کر تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے اگرچہ مشرک ناپسند کریں پس آپؐ نے اپنی رسالت پہنچائی اور ہدایت کا طریقہ مقرر کر دیا۔

اے وہ امت جسے دھوکہ دیا گیا تو وہ دھوکہ کھا گئی اور اسے جس نے دھوکہ دیا اس کے دھوکہ کی پہچان ہے پس اسے جو معلوم تھا اسی پر اصرار کیا اور اپنی خواہش کی اتباع کی اور چلی گئی اندھے پن میں اپنی گمراہی کی۔ اور بے شک ظاہر ہو گیا اس کے لیے حق پس وہ رک گئی اس سے اور واضح راستہ ظاہر ہوا پس وہ ہٹ گئی اس سے۔ سنو قسم اس

کی جس نے دانے کو شگافتہ کیااور روح و نفس کو نکالا اگر تم علم اس کے معدن اور اصل کان سے حاصل کرتے اور تم پانی کو اس کی مٹھاس کے ساتھ پیتے اور تم بھلائی کا ذخیرہ جمع کرتے اس کے اصل مقام سے اور تم ہدایت کا راستہ ہدایت والوں سے لیتے اور تم حق میں اس کے مقررہ راستے پر چلتے تو میں تمہارے لیے راستہ مقرر کر دیتا اور تمہارے لیے علامات ظاہر ہوتیں اور تمہارے لیے اسلام روشن ہو جاتا پس تم پر رزق کی فراوانی ہو جاتی اور نہ محتاج ہوتا تم میں کوئی محتاج ہونے والا اور نہ ظلم ہوتا تم میں سے مسلم اور ذمی پر لیکن تم اندھیرے راستے پر چل پڑے پس اندھیر ہو گئی تم پر تمہاری دنیا باوجود اس کے وسیع ہونے کے پس بند ہو گئے تم پر علم کے دروازے پس تم نے اپنی خواہشات سے کہنا شروع کر دیا اور تم نے اپنے دین میں اختلاف کیا پس تم نے فتویٰ دیا اپنے دین میں بغیر علم کے اور تم نے اتباع کی گمراہوں کی پس انہوں نے تمہیں گمراہ کر دیا اور تم نے آئمہؑ کو چھوڑ دیا پس انہوں نے تمہیں چھوڑ دیا اب تم اس طرح ہو گئے ہو کہ اپنی خواہشات سے فیصلہ کرتے ہو۔ جب کسی امر کا ذکر کیا جائے تو تم پر لازم تھا کہ تم سوال کرتے اہل ذکر سے لیکن جب تم نے اپنی رائے سے فتویٰ دیا تو کہا کہ یہ علم ہے جبکہ وہ سراسر جہل تھا پس کیسے علم حاصل ہو تمہیں جب کہ تم جہالت کے پیروکار بن چکے ہو اور تم نے حق کی مخالفت کی۔ کچھ دیر ٹھہر جاؤ عنقریب تم وہی کاٹو گے جو تم نے بویا ہے اور تم محسوس کرو گے ضرر اس کا جو تم نے جرائم کیے ہیں اور جو تم نے اعمال کیے۔ قسم اس ذات کی جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور پیدا کیا نفس کو بے شک تم جانتے ہو کہ میں وہی ہوں جس کا تمہیں امر دیا گیا ہے اور میں ہی تمہارا عالم ہوں جس کے علم سے تمہاری نجات ہے اور میں تمہارے نبیؐ کا وصی ہوں اور تمہارے رب کا پسندیدہ ہوں اور تمہارے لیے نور کی زبان ہوں اور جاننے والا ہوں اس کا جس میں تمہاری اصلاح ہے اور بے شک تم نے مجھے چھوڑ دیا پس عنقریب تھوڑی دیر میں اترے گا تم پر وہ عذاب جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے جو تم سے پہلی امتوں پر اترا تھا اور ضرور ضرور سوال کرے گا تمہارا رب تم سے تمہارے اماموں کے بارے میں انہیں کے ساتھ تمہیں اٹھایا جائے گا اور کل تم اللہ عزوجل کی طرف لے

جائے جاؤ گے۔ سنو اللہ کی قسم اگر ہوتے میرے لیے طالوت کے ساتھیوں کی تعداد کے برابر یا اہل بدر کی تعداد میں مومنین تو میں تمہیں تلوار کا وہ مزہ چکھاتا کہ تم لوٹ آتے حق کی طرف اور تم بیان کرنے لگتے سچائی کو اے اللہ پس تو فیصلہ کر ہمارے درمیان حق کے ساتھ اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

روای کہتا ہے کہ پھر آپؑ مسجد سے نکلے حتیٰ کہ ایک مویشیوں کے باڑے کے قریب سے گزرے جس میں تیس کے قریب بکریاں تھیں تو آپؑ نے فرمایا اللہ کی قسم اگر میرے پاس چند آدمی ہوتے جو خیر خواہ اور مخلص ہوتے اللہ عزوجل کے لیے اور اس کے رسولؐ کے لیے ان بکریوں کی تعداد کے برابر تو میں دور کر دیتا مکھیاں کھانے والے کے بیٹے کو اس کے ملک سے۔ روای کہتا ہے کہ جب شام ہوئی تو آپؑ کے ہاتھ پر تین سو ساٹھ آدمیوں نے موت پر بیعت کر لی تو ان کو امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ صبح کو میرے ساتھ حجاز الزیت تک حلقہ باندھے ہوئے چلنا اور امیر المومنینؑ نے حلقہ بنا لیا پس تمام وہ لوگ جنہوں نے موت پر بیعت کی تھی سب اپنی ایڑیوں پر پلٹ گئے سوائے سلمانؓ، ابوذرؓ، مقدادؓ، حذیفہ یمانیؓ اور عمار بن یاسرؓ کے پس آپؑ نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا اے اللہ بے شک قوم نے مجھے کمزور سمجھا ہے جیسے کہ کمزور سمجھا تھا بنی اسرائیل نے ہارونؑ کو اے اللہ بے شک تو جانتا ہے جو کچھ ہم چھپاتے ہیں اور جو کچھ ہم ظاہر کرتے ہیں اور سب جانتا ہے اور نہیں چھپ سکتی کوئی شے تجھ پر اس زمین میں اور نہ آسمانوں میں تو مجھے اٹھا اسلام کی حالت میں اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر دے مگر قسم ہے بیت کی اور بیت تک پہنچانے والے کی اگر عہد نہ ہوتا جو عہد لیا مجھ سے رسول اللہؐ نے تو میں مخالفین کو موت کی وادیوں میں اتار دیتا اور میں ان پر موت بن کر ٹوٹ پڑتا اور عنقریب تم جان لو گے۔

المصادر۔ وہ کتب جن سے یہ خطبات روایت کیے گئے ہیں۔

۱۔ نہج البلاغہ

۲۔ الذریعہ الی تصانیف الشیعہ۔

۳۔ معانی الاخبار شیخ الصدوق

۴۔ من لایحضر الفقیہ

۵۔ مختصر البصائر الدرجات

۶۔ مستدرک نہج البلاغہ

۷۔ مصباح الکفعمی

۸۔ مصباح المتھجد

۹۔ روضہ الکافی

۱۰۔ تحف العقول

۱۱۔ مشارق الانور الیقین

۱۲۔ جوامع الکلم

۱۳۔ شرح الخطبہ التطتنجیہ

۱۴۔ الکتاب المبین

۱۵۔ الکشکول

۱۶۔ تصنیف نہج البلاغہ

۱۷۔ الامام علیؑ من المہد الی اللحد

۱۸۔ بحار الانوار

گزارشِ ولایت مشن (رجسٹرڈ)

مومنین کرام ! خطب النادرہ امیر المومنین علیہ السلام حاضر خدمت ہے الحمد ہے اس ذات کے لیے جس نے ہمیں یہ توفیق عطافرمائی ہے کہ ہم اس عظیم وشان کتاب کا ترجمہ مومنین کی خدمت میں پیش کر سکیں۔ ہم اپنے مولاؑ کے حضور دعا گو ہیں کہ ولایت مشن کے تمام اراکین اور وہ تمام مومنین جو ہمارے ساتھ اس مقدس مشن میں شامل ہیں ان کو اس پُر آشوب دور میں دینِ ولایت علیؑ پر قائم رکھے اور ان کی اور ہماری توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

مومنین آپ سے گزارش ہے کہ اگرآپ کو کتاب میں پروف ریڈنگ کی کوئی غلطی نظر آئے تو براہ کرم ہمیں اس سے آگاہ کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں وہ غلطی درست کردی جائے اس کے علاوہ آپ کی تجاویز وآراء ہمارے لیے بے حد اہم ہیں ہماری آئندہ آنے والی کتب میں آپ کی رہنمائی ہمیں اس مشن کو اور بہتر انداز میں سرانجام دینے میں بہت مدد گار ہو گی۔ شکریہ۔

ٹیم ولایت مشن (رجسٹرڈ) پاکستان

www.wilayatmission.org

info@wilayatmission.org

03214167156

03214066598